

آداب انگشتری



قیمتی مُسبک پتھر اور نیکنے

ارشادات امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام

مرتبہ !

محمد وصی خان





حضرت مولانا علی

علیہ السلام سے ایک شخص نے سوال کیا مولانا مجھ کو سونا
بنانا بتا دیجئے۔
آپ نے ارشاد فرمایا۔

خذ الفراس والطلق
وشیء دیشبہ البوق
فادر جہا یکن ملکاً
للشرق والغرب

ترجمہ :- بے پائے دریا بروں سیاہ اور وہ شے جو مثل بجلی کے مشابہ ہو پس ان کو
سلائے اور مالک بن جا مشرق اور مغرب سے کا
حضرت علی علیہ السلام کے اس ارشاد کے مطابق اہل مغرب تو فائدہ
اٹھاتے ہیں لیکن مسلمان علی دنیا میں ترقی اور نام پیدا کرنے کے بجائے آپس میں
برسر پیکار ہیں۔

(از حکیم مصطفیٰ خان)

پیش اللہ و نبی دونوں کا ہے یہ مرتبہ
فاطمہ انگشتی ہے اور علی اس کا نگین

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اسم اعظم هُوَ الْعَلِيُّ الْعَلِیُّ اسم اعظم

۹۲ صلو علیہ وآلہ ۱۱۰

جدید تحقیق کی روشنی میں

نگینوں کی پر اسرار معلومات پر ایک لازوال
کتاب جو اس وقت اپنا ثانی نہیں رکھتی

نقش چهارده معصومین علیهم السلام

اِس پر نظر ڈالنا باعثِ اجرِ عظیم ہے۔

بَارِعَالِیَا مَظْهَرَ الْحَجَابِ بِأَحَدِهِ عَوْنًا لَكَ فِي

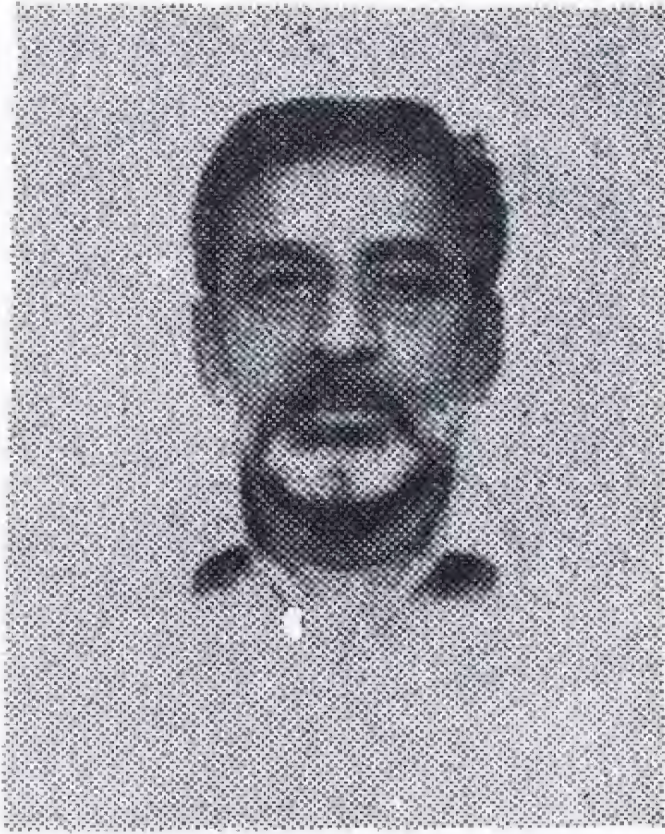
النَّوَابِیْ كُلِّیْهِ وَنَظَرٌ سَدِّیْهِ جَلْبَیْ بُولَا یَتِیْ لَكَ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ

۸۸۹				۸۸۹			
۲۳	۳۴	۲۹	۱۶	۱۱	۲۱	۳۰	۱۲
۲۸	۱۷	۲۲	۲۷	۲۲	۳۳	۲۱	۲۷
۲۸	۲۱	۲۲	۲۷	۲۰	۲۶	۲۵	۲۳
۲۵	۲۸	۱۱	۲۰	۲۱	۱۷	۲۰	۲۸

۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵
۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳
۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱
۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹
۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷
۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵
۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳
۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱
۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹
۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷
۹۸	۹۹	۱۰۰	۱۰۱	۱۰۲	۱۰۳	۱۰۴	۱۰۵

بَارِعَالِیَا مَظْهَرَ الْحَجَابِ بِأَحَدِهِ عَوْنًا لَكَ فِي النَّوَابِیْ كُلِّیْهِ وَنَظَرٌ سَدِّیْهِ جَلْبَیْ بُولَا یَتِیْ لَكَ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ

سَبِّحْ جَلْبَیْ بُولَا یَتِیْ لَكَ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ



پنجتن تبرکات

مینٹر

پروپرائٹر: انور علی

غزاداری سید الشہداء علیہ السلام
کے جملہ تبرکات نہایت مناسب

ہدیہ پر حاصل کریں

اس کے علاوہ

ہر قسم کے قیمتی متبرکات

پتھر اور نگینہ بھی دستیاب

ہیں۔ اپنے نام کالکی اسٹور

ہم سے مفت معلوم کریں۔

۲۶۹/۱، محمد علی حبیب روڈ

ایکسٹینشن بندر روڈ نزد محفل

شاہ خراسان سو لجر بازار کراچی۔ ۵

پاکستان

نوٹ: - ضریح بنانے کیلئے

آرڈر فیکس نمبر پر دیجئے

۹۲-۲۱-۷۷۲۸۱۳۴



۶ هُوَ الْعَلَمُ الْكَلَامُ

علم النجوم جاننے والے حضرات اور عامل صاحبان (نوروز ۲۱ مارچ کو بہت اہمیت دیتے ہیں کیونکہ یہ دن مولائے کائنات امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کا جشن تاجپوشی کا دن ہے۔ ہر قسم کے تعویذ اور انگشتریوں پر نقش اس دن کندہ کرتے ہیں جو باعث خیر و برکت ہوتے ہیں۔
مرزا غالب نے اس دن کی اہمیت پر ایک قطعہ تحریر کیا ہے جو جناب سن متبر صاحب کے توسط سے پیش خدمت ہے۔

قطعہ
نور و زرخیز و جمید جہاں گشت معطر
از لولئے گل و لاله و سرین صنوبر
بر تخت خلافت نشست آں تہہ ابرار
داماد نبی - شیر خدا - ساتی کونثر

پاکستان کی تاریخ کا اہم دن

(۲۱ مارچ ۱۹۴۷ء کو شہر لاہور میں قائد اعظم محمد علی جناح نے ہزاروں لوگوں کو منع کرنے کے باوجود ایک تاریخی جلسہ خطاب کیا۔ اس جلسہ میں قرارداد پاکستان پاس ہوئی۔ یہ مبارک دن (۲۱ مارچ ۱۹۴۷ء) نوروز کا دن تھا۔

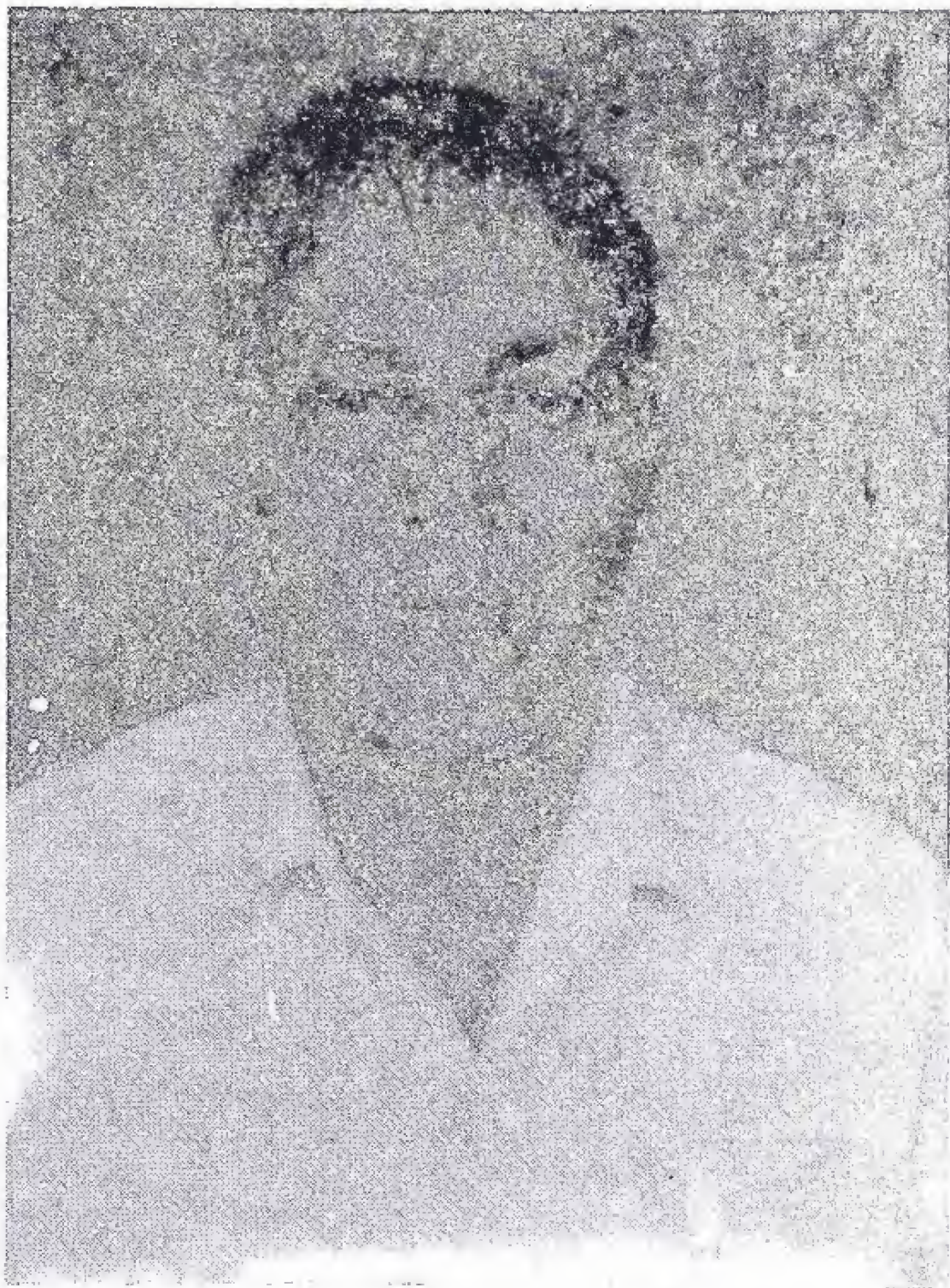
نوٹ:- ۲۱ مارچ بروز نوروز آپ بھی اپنی تمام انگشتریوں کو ایک صاف برتن میں رکھ کر شیرینی کے ساتھ مولانا مشکلی کشا کی نذر ہر سال دینا نہ بھولیں۔ اس طرح نیکند اثرات بڑھ جاتے ہیں۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۹۲ صا و علیہ وآلہ - ۱۱۵

صاحب کتاب کے بارے میں
میری شہرت کا سبب بدعتِ جبر ہے وہی
ورنہ اربابِ سخن میں میرا رتبہ کیا ہے



محمد وحی خان مصنف کتاب

شہدِ روا بھی غذا بھی ﴿﴾ ارشادات حضرت علی علیہ السلام

حضرت علیؑ کے فیصلے، وارث مذکور بیعت علیؑ شیعہ دارالیکڑی تزاریخ سر
حسینؑ، بیچ ابلاغہ کی ردشمنی میں زندگی کا منظر شیعان علیؑ کی قسریاں
سوانح مولانا مصطفیٰ جبر سر۔ حضرت امام موسیٰ کاظمؑ کے معجزات۔ وغیرہ۔

ورد کیجئے صبح و شام یا علیؑ مدد

ہر درد و لاددا کی رد یا علیؑ مدد
کر کے دھو خدا و محمدؐ کے ام سے
بدعت نہیں ہے نام علیؑ لینا دوستو
جبر میں یہ صدائے محمدؐ سن تو بھائیوں
برجی کے پھل کو ہاتھ میں لے کر حسینؑ نے
مشکیزہ لے کے دانتوں میں عباسؑ نے کہا
مایوس ہو کر قاسمؑ دلیگیر نے کہا
آتا ہوا جو تیر کو دیکھا سوئے سپر
شام غریباں آئی تو گھبرا کے بار بار
رازِ حزیں کو پھر سے بلا لیتے جفت
ہر دم ہی ہے دل کی دعا یا علیؑ مدد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فہرست مضامین

تاریخ کا ایک بند

نظم ریاض شاہ مدینہ بدل گیا ظاہر میں اک ذرا سا قرینہ بدل گیا
سمجھونہ جانشینی حیدر سے اور کچھ انگشتی وہی ہے نگینہ بدل گیا
حکیم محمد کاظم اعلیٰ اللہ مقامہ

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	نقش چہارہ معصومین علیہم السلام	۴
۲	پنجتن تبرک سینٹر	۵
۳	نوروز کی اہمیت مرزا غالب کی زبانی	۶
۴	مصنف کا فولو	۷
۵	دُرود کیجئے صبح و شام یا اعلیٰ مدد	۸
۶	مقصد تالیف	۱۹
۷	سعودی عرب کے عجائب خانہ میں علم کے نیچے	۲۱
۸	پیش لفظ از حجۃ الاسلام سید غلام حسین صاحب قبلہ	۲۲
۹	نگینوں اور انگشتی پہننے کے آداب اور فضیلت	۲۵
۱۰	آداب انگشتی اور اس کے مصنف از آل محمد رزمی محقق عصر	۴۰
۱۱	متبرک اور قیمتی پتھروں کی روحانی کہانی	۴۵
۱۲	رنگ سنگ میں زندگی کے شرارے	۵۰
۱۳	تقریظ جفرت سلیمان کی انگشتی از محمد بشیر صاحب قبلہ انصاری	۵۹
۱۴	تقریظ - پروفیسر سید علی رضا شاہ نقوی صاحب قبلہ	۶۳
۱۵	تقریظ - از قلم علامہ سید رضی جعفر صاحب قبلہ	۶۶

نمبر شمار	مضامین	نمبر
۱۶	تقریظ - علامہ مرزا یوسف حسین صاحب لکھنوی	۶۹
۱۷	تقریظ - علامہ حسنین سفینہ	۷۱
۱۸	اسلام میں سائنس کا تصور "سرد سیارہ"	۷۲
۱۹	تقریظ - علامہ ذکی اجتہادی عامل فیض روحانی	۷۳
۲۰	تقریظ - حجتہ الاسلام محمد موسیٰ صاحب قبلہ	۷۷
۲۱	تقریظ - علامہ ناصر حسین صاحب فیض آبادی	۸۲
۲۲	تقریظ - جناب طاہر حسین بٹ چیف ایڈیٹر درس عمل	۸۵
۲۳	تقریظ - حجتہ الاسلام سید ظل حسنین زیدی صاحب قبلہ	۸۷
۲۴	تقریظ - حجتہ الاسلام طالب حسین کرمیالوی صاحب	۹۱
۲۵	خط - از طرف حجتہ الاسلام علامہ غلام حسین نجفی صاحب قبلہ	۹۳
۲۶	تقریظ - از عالیجناب مرزا جعفر صاحب قبلہ	۹۴
۲۷	تقریظ - از قلم سید فیض احمد شاہ نقوی	۹۵
۲۸	مختصر تعارف، عامل فیض روحانی سید فیض احمد شاہ نقوی	۹۷
۲۹	تقریظ - از قلم محقق عملیات حضرت اسد زنگیو صاحب قبلہ	۹۸
۳۰	تقریظ - از قلم سید جواد علی جعفری صاحب	۱۰۳
۳۱	دُعائے حاجات	۱۰۵
۳۲	تقریظ - حکیم سید ریاض حسن صاحب	۱۰۶
۳۳	انگشتی پہنے کی فضیلت معصومین کی زبانی	۱۱۰
۳۴	شادی کی انگشتی	۱۱۱
۳۵	سحری انگشتی	۱۱۲
۳۶	فلکیاتی انگشتی	۱۱۳
۳۷	مذہبی انگشتی	۱۱۴

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
۱۱۲	انگشتی کا تاریخی واقعہ	۳۸
۱۱۴	رسول خدا اور ولی خدا کی انگشتی کا تاریخی واقعہ	۳۹
۱۱۵	رسول خدا کی انگشتی کی مہر اصلی حالت میں	۴۰
۱۱۶	انگشتی کس ہاتھ میں پہننا چاہیے	۴۱
۱۱۶	دائیں ہاتھ میں انگشتی پہننا سنت نبویؐ ہے	۴۲
۱۲۰	امیر معاویہ نے سب سے پہلے سنت نبویؐ کی مخالفت کی	۴۳
۱۲۱	آتش پرست بھی بائیں ہاتھ میں انگشتی پہنتے تھے	۴۴
۱۲۱	لطیف	۴۵
۱۲۴	داہنے ہاتھ میں انگشتی کیوں پہننا چاہیے	۴۶
۱۲۵	داہنے ہاتھ میں انگشتی پہننا رنج و غم کو دور کرتا ہے	۴۷
۱۲۶	انگشتی داہنے ہاتھ کی کس انگلی میں پہننا چاہیے	۴۸
۱۲۶	ایک تاریخی واقعہ	۴۹
۱۲۷	انگشتی کس دھات کی ہونی چاہیے	۵۰
۱۲۸	رسول خدا کی انگشتی چاندی کی تھی۔	۵۱
۱۲۹	نئی انگشتی پہننے کے وقت کی دعا	۵۲
۱۲۹	انگشتی پہننے سے پہلے اس کی زکوٰۃ دینا ضروری ہے	۵۳
۱۲۹	آپ کو نگینہ راس کیوں نہ آیا؟	۵۴
۱۳۰	شب جمعہ کا ایک آزمودہ اور کامیاب عمل	۵۵
۱۳۱	انگشتی کے لئے بخورات روشن کرنا	۵۶
۱۳۲	نگینوں کے لئے صدقہ دینا	۵۷
۱۳۲	دعوت سورہ "قل ھواللہ احد" برائے قبولیت دعا	۵۸
۱۳۳	معصومین علیہم السلام کی انگشتیوں کے تاریخی نقوش	۵۹

صفحہ نمبر	مفہم	نمبر شمار
۱۳۳	حضرت محمد مصطفیٰ کی انگشتی کا نقش	۶۰
۱۳۳	حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی انگشتی کا نقش	۶۱
۱۳۳	امیر المومنین حضرت علیؑ کی انگشتی کا نقش	۶۲
۱۳۴	حضرت امام حسنؑ کی انگشتی کا نقش	۶۳
۱۳۴	حضرت امام حسینؑ کی انگشتی کا نقش	۶۴
۱۳۵	حضرت امام زین العابدینؑ کی انگشتی کا نقش	۶۵
۱۳۵	حضرت امام محمد باقرؑ کی انگشتی کا نقش	۶۶
۱۳۵	حضرت امام جعفر صادقؑ کی انگشتی کا نقش	۶۷
۱۳۶	حضرت امام موسیٰ کاظمؑ کی انگشتی کا نقش	۶۸
۱۳۶	حضرت امام رضاؑ کی انگشتی کا نقش	۶۹
۱۳۶	حضرت امام محمد تقیؑ کی انگشتی کا نقش	۷۰
۱۳۷	حضرت امام محمد تقیؑ کی انگشتی کا نقش	۷۱
۱۳۷	حضرت امام حسن عسکریؑ کی انگشتی کا نقش	۷۲
۱۳۷	حضرت قائم آل محمد علیہم السلام کا نقش	۷۳
۱۳۷	رزق میں برکت کا عمل	۷۴
۱۳۸	عظیم الشان انگشتی	۷۵
۱۳۹	چار تاریخ ساز انگشتیاں	۷۶
۱۴۲	اسم اعظم کا نقش	۷۷
۱۴۳	قمر در عقب کیا ہے اس کے انسانی زندگی پر اثرات	۷۸
۱۴۵	چاندی	۷۹
۱۴۶	ایک تاریخی واقعہ	۸۰
۱۴۷	چاندی کی دھات کے ذریعہ خاں بیمارلوں کا علاج	۸۱

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
۱۴۷	چاندی صاف کرنے کا طریقہ	۸۲
۱۴۸	چاندی کی چند تاریخی چیزیں	۸۳
۱۴۸	چاندی کی تختی یا انگشتی پر مجرب و کامیاب نقش	۸۴
۱۴۹	حروف مقطعات کا نقش، خواجہ حسن نظامی کی زبانی	۸۵
۱۵۰	نگینے اور جواہرات کا انتخاب	۸۶
۱۵۲	نگینے انتخاب کرنے کا طریقہ	۸۷
۱۵۳	پتھروں کی تاثیرات معلوم کرنے کے لئے حضرات کا عمل	۸۸
۱۵۴	بچوں کے لئے امتحان میں کامیابی کا عمل	۸۹
۱۵۵	حضرت علیؑ کے چار پسندیدہ نگینے	۹۰
۱۵۵	آل محمد علیہم السلام کے پانچ پسندیدہ نگینے	۹۱
۱۵۶	یا قوت (اقسام - صلاحیت - رنگت - قوت - العکاس)	۹۲
۱۵۸	کیمیائی مرکبات	۹۳
۱۵۹	یا قوت کی شناخت	۹۴
۱۶۰	یا قوت کے عیب	۹۵
۱۶۰	یا قوت کے طبی خواص	۹۶
۱۶۱	یا قوت کے سمی خواص	۹۷
۱۶۲	یا قوت کے نگینہ کی انگشتی کن حضرات کو پہننا چاہیے	۹۸
۱۶۲	علم النجوم کی روشنی میں	۹۹
۱۶۳	یونانی حساب کی روشنی میں	۱۰۰
۱۶۴	علم الاعداد کی روشنی میں	۱۰۱
۱۶۴	تعارف برج حمل	۱۰۲
۱۶۴	برج حمل کے دوست	۱۰۳

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۰۴	حمل کی بیماریاں	۱۶۴
۱۰۵	حمل کے لئے موزوں پیشے	۱۶۵
۱۰۶	برج عقرب کا تعارف	۱۶۵
۱۰۷	عقرب کے زیر اثر بیماریاں	۱۶۵
۱۰۸	یا قوت کے متعلق معصومین علیہ السلام کے ارشادات	۱۶۶
۱۰۹	تاریخی واقعہ نمبر ۱	۱۶۸
۱۱۰	تاریخی واقعہ نمبر ۲	۱۶۹
۱۱۱	تاریخی واقعہ نمبر ۳	۱۷۱
۱۱۲	فیروزہ	۱۷۵
۱۱۳	فیروزہ کی شناخت	۱۷۵
۱۱۴	فیروزہ کے طبی خواص	۱۷۶
۱۱۵	فیروزہ کے سحری خواص	۱۷۶
۱۱۶	فیروزے کی انگشتی کن حضرات کو پہننا چاہیے	۱۷۸
۱۱۷	فیروزے کا رنگ صاف کرنے کا طریقہ	۱۷۹
۱۱۸	فیروزے کے متعلق معصومین علیہم السلام کے ارشادات	۱۸۰
۱۱۹	فیروزے کی انگشتی کے تاریخی واقعات	۱۸۱
۱۲۰	نماز استغاثہ	۱۸۲
۱۲۱	عقیق	۱۸۵
۱۲۲	عقیق کے اقسام	۱۸۶
۱۲۳	عقیق پر کمیادی عمل کا اثر	۱۸۷
۱۲۴	عقیق کے طبی خواص	۱۸۸
۱۲۵	عقیق کے سحری خواص	۱۸۹

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
۱۹۰	عقیق کی انگشتی کن حضرات کو پہننا چاہیے	۱۲۶
۱۹۲	عقیق سُرخ کی فضیلت ارشاد رسولؐ میں	۱۲۷
۱۹۳	عقیق کے متعلق معصومین کے ارشادات	۱۲۸
۱۹۵	عقیق پر سائنس کی نظر	۱۲۹
۱۹۶	عقیق کی انگشتی کے تاریخی واقعات	۱۳۰
۱۹۹	عقیق کے نگینے پر تبرک نقوش	۱۳۱
۲۰۱	عقیق کی انگشتی کے ذریعہ چور کا نام معلوم کرنا۔	۱۳۲
۲۰۱	عقیق کے نگینہ پر نقش کنندہ کرنے کا طریقہ	۱۳۳
۲۰۵	دُر بخف اور اس کے جملہ خواص	۱۳۴
۲۱۱	حدید چینی کے جملہ خواص	۱۳۵
۲۱۳	حدید چینی کے متعلق ائمہ معصومینؑ کے ارشادات	۱۳۶
۲۱۴	حدید کی انگشتی کے تاریخی واقعات	۱۳۷
۲۱۶	حدید چینی کی انگشتی کن حضرات کو پہننا چاہیے	۱۳۸
۲۱۷	حدید چینی کا ایک اہم تاریخی واقعہ	۱۳۹
۲۱۹	اصلی حدید چینی کی پہچان	۱۴۰
۲۲۱	مولا علیؑ کا قدم مبارک کا پتھر	۱۴۱
۲۲۲	دعا کس طرح مانگی جائیے	۱۴۲
۲۲۳	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کا کامیاب عمل	۱۴۳
۲۲۳	محمدؐ و آل محمدؑ علیہم السلام پر درود کا کامیاب عمل	۱۴۴
۲۲۴	زمرد اور اس کے جملہ خواص (انسانی زندگی پر اثرات)	۱۴۵
۲۲۹	کواکب یعنی سیارگان کا شرف (عروج) و مہبوط (زوال)	۱۴۶
۲۳۲	موتی اور اس کے جملہ خواص	۱۴۷

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
۲۳۷	برکاتِ انبیاء	۱۴۸
۲۴۰	مرجان / مونگا اور انسانی زندگی پر اچھے برے اثرات	۱۴۹
۲۴۳	ادب	۱۵۰
۲۴۷	ہینا / کٹس آئی	۱۵۱
۲۵۰	لاجورد	۱۵۲
۲۵۲	شکم مادر میں لڑکا ہے یا لڑکی	۱۵۳
۲۵۵	معجزہ شق القمر کی تفصیل	۱۵۴
۲۵۷	واقعہ شق القمر تاریخ اسلام کی زبانی	۱۵۵
۲۵۸	معجزہ شق القمر اسی رات ہندوستان میں بھی دیکھا گیا ہے۔	۱۵۶
۲۶۰	وزیرِ رتن سین کی عرب روانگی	۱۵۷
۲۶۱	رتن سین تین دن علی کے مہمان رہے	۱۵۸
۲۶۲	حضرت امام حسینؑ کے گلے میں سچے موتیوں کا ہار مٹرخ ہو گیا	۱۵۹
۲۶۳	صوابی رسول حضرت ابوذر غفاریؓ تبلیغ دین کے لئے ہندوستان آئے۔	۱۶۰
۲۶۵	شق القمر معجزہ کے متعلق ہندوستان کے دیگر راجاؤں کی کہانی۔	۱۶۱
۲۶۵	چاند کا محیط	۱۶۲
۲۶۶	مہینہ کا چاند دیکھ کر یہ نقش دیکھنا	۱۶۳
۲۶۷	آسمانی پتھر	۱۶۴
۲۷۰	برتھ اسٹون (رنگینہ) خود معلوم کیجئے	۱۶۵

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
۲۷۷	حجر اسود جنتی پتھر	۱۶۶
۲۸۲	عنبریت	۱۶۷
۲۸۴	اعجازِ بسمِ اللہ الرحمن الرحیم	۱۶۸
۲۹۲	بسمِ اللہ کا نقش	۱۶۹
۲۹۷	نقشِ عربی نمبر ۱	۱۷۰
۲۹۳	عدوی نقش	۱۷۱
۲۹۴	نقشِ برائے حفظ و امان	۱۷۲
۲۹۴	سونے کی انگشتری کا تاریخی واقعہ	۱۷۳
۲۹۶	تسبیحِ فاطمہؑ کی فضیلت اور خصوصیات	۱۷۴
۳۰۱	تسبیحِ فاطمہؑ کی فضیلت ائمہ اطہار علیہم السلام کی نظریں	۱۷۵
۳۰۲	فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی تسبیح کی ساخت	۱۷۶
۳۰۴	تاریخ اسلام کے قیمتی نایاب متبرک پتھر	۱۷۷
۳۰۵	چندر کا میاب اور آزمودہ وظائف	۱۷۸
۳۰۷	عملِ عظیم التاثر	۱۷۹
۳۰۸	بیماریوں کے دور کرنے کی دعا	۱۸۰
۳۰۹	لا علاج مرض کا شرطیہ علاج	۱۸۱
۳۱۱	ڈوبتا ہوا جہاز بچ گیا	۱۸۲
۳۱۲	عملِ سورہ حمد برائے حب	۱۸۳
۳۱۳	امام حسن عسکری علیہ السلام کی آویح شریف قلعہ پہاؤ پور میں آمد	۱۸۴

نمبر شمار	مضامین	نمبر
۱۸۵	اوج شریف کے علمی نوادر	۳۱۴
۱۸۶	مخصوص چیزیں جن کو ہر ماہ کے پانچ کو دیکھ کر دیکھنا چاہیے	۳۱۶
۱۸۷	ذکر الہی	۳۱۷
۱۸۸	دعائے ردِ بلا	۳۱۷
۱۸۹	مشکل اور اضطراب کی دعا	۳۱۷
۱۹۰	رُکے ہوئے کام پورے ہونے کی دعا	۳۱۸
۱۹۱	حصار برائے حفاظت	۳۱۸
۱۹۲	منت ماتنے کے افضل طریقے	۳۱۹
۱۹۳	خوشحالی و خوش بختی کے لئے	۳۱۹
۱۹۴	پانی پینے کے آداب	۳۱۹



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مقصدِ بالیف

شروع کرتا ہوں رب حلیل کے نام سے جو بڑا مہربان اور مسلسل رحم کرنے والا ہے۔ اور درودِ سلام محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آلِ پاک پر یہی وہ پاک ہستیاں ہیں جن کے تصرف کے لئے پورے گارِ عالم نے پوری کائنات کو خلق کیا اور اس کائنات پر ہر چیز کو ان کے طابیع کر دیا۔ اور ان ہستیوں کی قدر و منفرت کو دنیا والوں کے سامنے اس طرح پیش کیا کہ ان کے اسماء گرامی کو دعا کی مقبولیت کا ذریعہ قرار دیا اور دورانِ نماز ان کے اوپر درودِ سلام کو واجب کر دیا۔

ارشادِ خداوندی ہے کہ اپنی پریشانیوں کو دور کرنے کے لئے اپنی دعاؤں میں محمد و آلِ محمد علیہ السلام کو واسطہ اور وسیلہ بناؤ تاکہ اُن کے وسیلہ سے تمہاری دعا قبولیت کے درجے سے ہمکنار ہو۔ الجھن پریشانی بھیدت۔ آفت۔ بیماری۔ افلاکِ مفلسی کے ایام میں یہی ہستیاں باعثِ تقویت ہیں اور ان ہی حضرات کے ارشادات و ہدایات زندگی کو بہتر سے بہتر بنانے اور سنوارنے میں وہ ہر اور رہنما ثابت ہوتے ہیں۔

زیرِ نظر کتاب دکھی دل انسانوں کے لئے تحریر کی گئی ہے تاکہ وہ امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور ان کی آلِ پاک سے ارشادات کی روشنی میں اپنی الجھن اور پریشانیوں کا مداوا کر سکیں۔ جہاں انسان اور بہت سے کارِ تعمیر اور قرآنی آیات کی تلاوت کے ذریعہ اپنے عمل سے خیر اور برکت حاصل کرتا ہے وہاں اس عبادتِ پائے

کو چار چاند لگانے کے لئے جب دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو اس کے ہاتھ کی انگلیوں میں
ایسے پتھر کی انگشتیاں ہوں جو پتھر محمد و آل محمد علیہم السلام کو بہت محبوب ہوں اور

وہ پتھر دعا کی قبولیت کا ذریعہ بنے۔
بدور دگار عالم کا ارشاد ہے کہ اگر کسی مردِ مومن کے ہاتھ میں فیروزہ، عقیق

یا درخشف کی انگشتی ہو اور وہ ہاتھ میری بارگاہ میں دعا کے لئے اٹھے تو میری رحمت
جوش میں آجاتی ہے اور میں اس مردِ مومن کی دعا ضرور قبول کرتا ہوں۔

زیرِ نظر کتاب میں امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے پسند
کردہ محبوب ترین نیکنوں کے خواص اور ان کے انسانی زندگی پر اثرات کو بڑی
تفصیل اور حوالہ سے تحریر کیا ہے تاکہ عام انسان اس سے استفادہ حاصل کر سکیں۔ میں
اپنی اس سچی سعی کو آپ ہی کے نام نامی سے منسوب کرتا ہوں۔ تاکہ بارگاہ
امیر المومنین میں سرف قبولیت عطا ہو۔ اور ساتھ ہی میری بخشش کا سامان۔

کر دادم این تندر مولائے نجف
گر قبول افتد رہے عز و شرف

خاکبائے درمِ تفضّل

فون نمبر: 4514382

محمد وصی خان

”العسکری“ ۲۳ سر دے، ۶۲،

جعفر طیب رسوسائٹی ملیر

کراچی۔

Saudiya. World Volume 9

No. 9 Sept. 1990



سعودی عرب

کے میوزیم

میں علم کے

دو پنجر رکھے

ہوئے ہیں

جسکی فولو سعودیہ ورلڈ والیوم

نمبر ۹ اشاعت ستمبر ۱۹۹۰ء

میں ہوئی۔



پیش لفظ

حجۃ الاسلام علیہ بنجاب عرت
مآب سید غلام حسین صاحب قلم
ناحصل عربی سلطان الانا فاضل

امام الجمعہ والجماعت جامع مسجد حسین آباد پلیر کراچی
الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اٰہْلِہٖ اِمَّا بَعْدُ !

موجودہ ہنگامی اور مصائب و آلام سے پُر دور میں ہر انسان مادی
کنش اور دینی فلتقار سے دوچار نظر آ رہا ہے۔ زندگی کا ہر کرب و بے چینی
میں گزر رہا ہے۔ اگرچہ بعض چہروں پر سکون و اطمینان کی ہلکی سی جھلک نظر
آ جاتی ہے لیکن اندرونی طور پر اس کا دل اچھی طرح جانتا ہے کہ وہ کتنے دکھوں
کے بوجھ اپنے ناتواں کاندھوں پر اٹھائے ہوئے کشتی زلیست کو گردش و دوراں
حولے کے پوتے گردش سفر ہے۔

ایسے پُرخطر حالات میں ہمیں صرف وہ چودہ معصوم ہتیاں یاد آتی ہیں جنکی
محبت میں رب العالمین نے عالمین کو خلعت وجود بخشا تاکہ انہیں اپنی معرفت کا
دریغہ بنائے۔ اور ان کے ذریعہ اپنی صدقوں کا اظہار کرے۔ اسی لئے ان کی محبت
اور ان کی اطاعت و اتباع کو لازم قرار دیا تاکہ لوگ ان کے اقوال و افعال سے
مستفیض ہو کر دنیا و آخرت میں فلاح حاصل کر سکیں۔

خلاق عالم نے "لکم ما فی الارض جمیعاً" فرما کر جمادات و
 نہات و حیوانات کو ہمارے لئے خلق فرمایا تاکہ ہم ان کے پوشیدہ رموز سے
 واقفیت حاصل کر کے مستفید ہو سکیں۔ لیکن ہماری مختصری حیات مستعار
 میں اتنی گنجائش کہاں کہ اس بحر بے کراں کے رازوں کو منکشف کر سکے۔
 اسی لئے ان علم لدنی کی مالک معصوم سنیوں نے لوگوں کو استفادہ
 بروقتاً فوقتاً پردہ اٹھایا اور نہایت مفید معلومات سے سرفراز فرمایا۔ تاکہ ہم لوگ
 باسانی ان سے فیضیاب ہو سکیں۔

چونکہ اس وقت میرا موضوع سخن جناب محمد وھی خان صاحب کی نگینوں
 کی ایک انوکھی کتاب "اداب انگشتی" ہے جس کا مطالعہ میں نے کافی حد
 تک از اول تا آخر کیا ہے۔ محمد وھی خان صاحب ان اہل قلم سے تعلق رکھتے ہیں
 جو فارسی سے صرف مطالعہ کے قائل نہیں بلکہ ان کی اولین خواہش یہ ہوتی ہے
 کہ فارسی ان پر عمل پیرا ہو کر مستفید بھی ہو سکیں۔

میں خالص حساب کی ان کاوشوں کو دادِ حسن پیش کرتا ہوں کہ انھوں نے نہ
 معلوم کتنی کتابوں سے معلومات حاصل کر کے فرموات معصومین علیہم السلام کو مثل
 موتیوں کے ایک لڑی میں پرو دیا ہے۔

یوں تو نگینوں کے سلسلے میں بہتریات ہیں لکھی جا چکی ہیں لیکن اس کتاب
 کی خصوصیت یہ ہے کہ نگینوں کے خواص و فوائد کے ساتھ بعض مقامات پر
 ان سے متعلق لطیف باتیں، اگر انقدر عملیات اور بہت سی نہایت مفید
 معلومات سے کتاب کو چار چاند لگا دیا ہے۔

چونکہ آج کل کے دور میں بہت سے نادان اور جاہل نیکوں کے
 حقائق سے نادان قف ہیں۔ لایعنی باتیں کرتے ہیں، محمد وحیٰ خاں صاحب
 نے ان کا جواب کتب مدلل جواب دے کر بڑی اہم خدمت سر انجام دی ہے
 عوام کے علمی اضافے کے لئے ایک بات عرض کروں کہ مجھے ڈاکٹر سید
 محمد جعفر رضوی جو اس وقت لاہور میں مقیم ہیں اور محقق شخص ہیں نے بتلایا
 کہ عبدہ تحقیق سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ داپنے ہاتھ کی چھنگلی اور
 اس سے متصل انگلی کا جس قدر قلب سے قریبی تعلق ہے۔ ابتداء دوسری
 انگلیوں کا نہیں۔ اسی لئے تو معصومین علیہم السلام نے انھیں دونوں
 انگلیوں میں انگوٹھی پہننے کی تاکید فرمائی ہے۔

میں ابد کرتا ہوں کہ جلد اہل اسلام عموماً اور مومنین کرام خصوصاً
 اس گرانقدر تصنیف سے فائدہ اٹھا کر اپنے مادی و روحانی دکھوں کا
 مداوا فرمائیں گے۔

محمد وحیٰ خان صاحب کو اس عظیم خدمت پر مبارکباد پیش
 کرتے ہوئے بارگاہ رب العالمین میں دعا گو ہوں کہ وہ خاں صاحب کو
 صحت کملی عطا فرمائے تاکہ وہ مزید خدمات سے قوم کو مستفید فرما سکیں فقط

احقر الکویتین الشہید غلام حسین رضوی

۹۶- A سر و نمبر ۶۴۵ جعفر طیار سوسائٹی ملیر کراچی۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نیکیوں اور انگشتی پہننے کے آداب اور فضیلت
از قلم استاد محترم (مقدمہ)

حجۃ الاسلام حضرت علامہ حکیم و ڈاکٹر سید فاضل الموسوی
صاحب قبلہ امام جمعوہ والجماعت خوجہ مرکزی جامع مسجد
کھارادر پرنسپل جامع امامیہ ناظم آباد نمبر ۲ کراچی۔

۱۔ وَمِنْ الْجِبَالِ جُدَدٌ بَيَضٌ وَحُمْرٌ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهَا وَغَرَابِيبُ سُودٌ
(اور پہاڑوں میں قطعات ہیں جن کے رنگ مختلف ہیں کچھ سفید
براق کچھ لال لال اور کچھ کالے سیاہ) (فاطر ۲۷)

۲۔ وَمَا ذَرَأَ الْكَوْفَى الْأَرْضَ مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ إِنَّ فِي ذَلِكَ
لَايَةً لِّقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ۔ (نحل ۱۲)

(اور جو جو طرح طرح کے رنگوں کی چیزیں اُس نے زمین میں تمہارے
نفع کے واسطے پیدا کیں کچھ شک نہیں کہ اس میں بھی عبرت
ونصیحت حاصل کرنے والوں کے واسطے قدرت کی بہت
نشانی ہے)۔

۳۔ حدیث :- امام علی تقی علیہ السلام سے روایت ہے ۔

لِمُؤْمِنٍ خُمْسٌ عَلاَصَاتٍ ۔ مومن کی پانچ علامتیں ہیں

۱۔ صلوٰۃ واحد و خمسين شب و روز واجب اور نوافل

۱۵، رکعت نماز پڑھنا۔

۲۔ جہر فی بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ہر نماز میں ہمیشہ بسم اللہ کو اونچی

آواز میں پڑھنا۔

۳۔ تصغیر الجبین سجدہ کیلئے پیشانی کو مٹی پر رکھنا

امام حسین کی زیارت کو اربعین

۴۔ زیارتہ الاربعین

پر پہنچنا۔

سیدھے ہاتھ کی انگلی میں انگوٹھی

۵۔ ختم بالیمین

پہننا۔

انگوٹھی پہنتے وقت یہ دعا پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱۔ اَللّٰهُمَّ سَوِّمْنِيْ بِسَيِّمَاءِ الْاِيْمَانِ وَتَوَجِّعْنِيْ بِتَاْجِ الْكِرَامَةِ
وَقَلِّدْنِيْ حَبْلَ الْاِسْلَامِ وَلَا تَخْلَعْ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِيْ

یا اللہ ایمانی کی نشانی سے میری شناخت رکھ۔ مجھے بزرگی کا

تاج عنایت کر تسلیم اور رضا کا قلادہ میری گردن میں پڑا رکھ ایمان

میری گردن سے جدا نہ کر۔ ۲۔ ہر مرض اور علت کیلئے ماہ رمضان

مبارک کے پہلے جمعہ کو حدید صنی (سنگ حدید) پر یہ دعا کندہ

کرائے۔ کَعْسَلَهُوْنَ لَا اِهْلَا وَلَا اُولَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا اِلَآ اَ

لَا اُوْلَکَ یَا اللّٰہ، اسی طرح دوسطروں میں لکھے۔ ہر مرض

سے شفا اور حفظ ملے گا۔

۱۔ حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بچے و انگلیوں میں انگوٹھی پہننے سے منع کیا ہے۔

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک انگوٹھی تھی چاندی کی اور اس مجلس ساخت کا ایک نگینہ تھا۔ اور اُسے اپنے ہاتھ میں پہنتے تھے۔

۳۔ امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ وہ انگشتی جس پر اسمائے الہی کندہ ہو کسی ناپاک جگہ پر نہ رکھیں نہ حمام اور لیٹرین میں لے جائیں بلکہ اگر بدن نجس ہو تو نہ پہنیں۔ استنجا کے وقت بھی نہ پہنیں۔
۴۔ بعض روایت میں ہے کہ عقیقہ یمنی۔ درخف۔ فیروزہ اور سنگ حدید اگرچہ اس پر آیت کندہ بھی نہ ہو اسے پہن کر غسل خانہ لیٹرین اور نجس جگہ نہیں جانا چاہیے۔

۵۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حیوانوں کی تصاویر نگینہ پر کندہ کر کے پہننے سے منع کیا ہے۔ سوائے نقوش مخصوص اور آیات کے کچھ اور کندہ کرنا مناسب نہیں۔

۶۔ احادیث اور مسائل شرعیہ میں ہے کہ مردوں کو سونے کی انگوٹھی پہتنا حرام ہے اور اس میں نماز باطل ہے۔

۷۔ رسول اکرم اور آپ کے اصحاب انگشتی اپنے ہاتھ میں پہنتے تھے

۸۔ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ انگشتی

داہنے ہاتھ میں پہننا سنت آدم علیہ السلام ہے۔

- ۹۔ رسالت مآب نے فرمایا کہ انگشتی شہادت یا انگشت میاں میں نہ پہنویہ قوم لوط کا طریقہ ہے۔ چھوٹی انگلی میں انگشتی پہننا بہ نسبت دوسری انگلیوں کے بہتر اور اچھا ہے۔
- ۱۰۔ کنز الحقائق میں لکھا ہے انگوٹھی انگلی کے سرے پر نہ پہنویہ بھی طریقہ قوم لوط کا ہے۔

یا قوت

روایت ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کی ایک انگوٹھی یا قوت کی تھی امام صادق فرماتے ہیں کہ یا قوت فقر کو دور کرتا ہے۔ کتاب کنز العمال میں شیخ محمد بن بابویہ لکھتے ہیں کہ یا قوت کی انگوٹھی پہننا ثواب ہے۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا بہترین انگوٹھی یا قوت کی ہے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یا قوت کانچکنہ پہننا فخر اور کار ثواب ہے ام الصبیان اور ورم کا علاج ہے اسقاط حمل کو روکتا ہے۔ امام رضا نے فرمایا کہ یا قوت پہننے سے انسان محتاج نہیں ہوتا۔ اور خاص کربو یا قوت زرد ہو۔ یا قوت کی طبی خاصیت مفرح قلب اور مقوی اعضاء رئیسہ ہے خون کو متحرک رکھتا ہے۔ پیاس کی شدت کو کم کرتا ہے۔ مرگی، جنون، مرض گھٹیا کا علاج ہے۔ دافع زھر ہے اشرفی فراخ دلی اور محبت کو بڑھاتا ہے دل سے وسوسہ کو دور کرتا ہے اور قدر و منزلت و عزت بڑھتی ہے۔ ارسطو کا قول ہے یہ دشمن کو زیر کرتا ہے قوت ارادی اور حوصلہ بلند کرتا ہے۔

زمرہ

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ زمرہ ہر کام کو آسان کرتا ہے۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا زمرہ بُرے خواب کو دور کرتا ہے دشمن کو زیر کرتا ہے۔

اثر کے لحاظ سے غم و غصہ کو دور کرتا ہے محبت اور وفاداری پیدا کرتا ہے دیکھنے سے بصارت میں قوت آتی ہے دشمنوں کے دلوں میں رعب بڑھاتا ہے اگر عورت پہنے تو اسے حقیقی محبت ملتی ہے مرد پہنے تو بیوی کی محبت ملتی ہے۔ یہ پتھر مفرح ہے حرارت غریزی بڑھاتا ہے۔ مرگی اور عورتوں کے امراض کو شفا دیتا ہے۔ مرض سل کو دور کرتا ہے معدہ کو تقویت دیتا ہے۔ نبض کی حرکت کو تیز کرتا ہے۔ اگر اس کا کشتہ ناسور پر ملایا جائے تو صحت بخشتا ہے۔ سر پر باندھنے سے سردی دور ہوتا ہے۔ مرض جذام میں مفید ہے۔ اجڑے خون، شدت پیاس، اور جگر کے امراض میں مفید ہے۔ اس کا کشتہ گردوں کی ساخت کو مضبوط کرتا ہے۔ ذیابیطس کے مرض کا سد باب ہے وضع حمل کو آسان کرتا ہے۔ اس کا لینے والا اگر پاکی دامن کھورے تو اس میں شکاف آجاتا ہے۔ زمرہ لینے والے کو اگر کوئی زہر دے تو ظاہر ہو جاتا ہے۔ وہ کھانا پھوٹے سا تھ اس کا چہرہ پسینہ سے تر ہو جاتا ہے۔ یہ پتھر شہرت اور نام بخشتا ہے۔ مزاج میں خوشی اور نشاط دیتا ہے۔

نبیلم :- روایت ہیکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر جب اللہ تعالیٰ کے

احکام عشرہ نازل ہوئے وہ نیلم کے پتھر پر کندہ تھے۔ انجیل میں اس پتھر کو مقدس لکھا ہے۔ یہ ایک منحوس نگینہ شمار ہوتا ہے۔ بڑے بادشاہ دس ہزار ہان جکے پاس رہا اس کا انجام بہت بُرا ہوا۔ اس کا سر وہ مقوی بھر ہے۔ آنکھوں کے درم اور سفیدی کو دور کرتا ہے۔ کمزور نظر کے لئے اس کو دیکھا بہت مفید ہے۔ اسی لئے آنکھوں کی دوائی نیلے رنگ کی بوتل وغیرہ میں رکھی جاتی ہے۔ مفرح دل و دماغ ہے۔ کمر میں باندھنے سے باہ کو بڑھتا ہے۔ بخار کے مریض کے سینے پر رکھنے سے بخار میں کمی ہوتی ہے اس کے کشتہ کے چند خوراکیوں سے زہر کا اثر دور ہو جاتا ہے۔ نکسیر والے انسان کے پیشانی پر رکھنے سے نکسیر بند ہو جاتی ہے۔ اس کے پہننے سے انسان کا مزاج مستقل ہوتا ہے۔ کمزور انسان خود میں قوت اور طاقت محسوس کرتا ہے۔ محبت اور شفقت بڑھاتا ہے۔ دشمن مہربان ہو جاتا ہے۔ قید سے رہائی ملتی ہے۔ رنج و الم کو دور کرتا ہے شہوت انگیز خیالات کو دور کرتا ہے۔ اس کے پہننے سے شک، غم، حسد، سستی، ڈر اور شر میلے پن سے نجات ملتی ہے۔ اس کو پہننے والا ہوشیار ہو جاتا ہے۔ نوجوان لڑکی کے لئے خوش بختی لاتا ہے۔ استقامت، عشق اور سچائی پیدا کرتا ہے۔

مولیٰ، مروارید: خداوند تعالیٰ نے قرآن کریم میں لؤلؤ اور مرجان کا ذکر کیا ہے۔ لؤلؤ موتی ہے۔ بادشاہوں کی زینت ہے۔ ارسطو کا قول ہے کہ موتی لینے سے شادی کامیاب ہوتی ہے۔ اس لئے یہ زیورات میں زیادہ شامل کیا جاتا ہے۔ طبی علاج میں اکثر معاجیں اور دواؤں میں

استعمال ہوتا ہے۔ دل کے امراض کا علاج ہے۔ دوران خون میں روئی پیدا کرتا ہے۔ دماغ کو قوت بخشتا ہے۔ یادداشت کے لئے بہت مفید ہے اس میں کاسیم بہت زیادہ ہے۔ زیادہ خون جلنے سے اور اسہال سے جو کمزوری ہوتی ہے اُسے دور کرتا ہے۔ سیلان رحم میں مفید ہے۔ منہ سے خون آنے کو روکتا ہے۔ کمر پر اگر عورت باندھے تو اسقاط حمل نہیں ہونے دیتا۔ اس کا کشتہ اگر شیرخوار بچے کو دیں تو اسے کبھی چھپک اور خسہ نہیں نکلے گا۔ یرقان کے لئے مفید ہے۔ الغرض طب اسلامی اور یونانی میں بہت استعمال ہوتا ہے۔ اس کے پہننے سے زندگی خوش بسر ہوتی ہے۔ شادی کامیاب۔ مزاج میں نیکی۔ ناپاک خیالات دور ہوتے ہیں۔ اس کے پہننے والے کو صبر اور استقلال میسر ہوتا ہے۔ بیتیاری، بے وفائی کے حالات کی اصلاح کرتا ہے۔ استعمال شدہ موتی کبھی نہیں پہننا چاہیئے۔ کیونکہ سابقہ امراض اور اثر کو نقل کرتا ہے ہمیشہ نیا لے کر استعمال کریں۔

دھانہ فرھنگ :- اس کو عربی میں فرنج کہتے ہیں۔ خوشنما پتھر ہے عام طور پر برکت کے لئے پہنا جاتا ہے۔ امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ آنکھ کی پتلی پر سفیدی آجائے تو اس پتھر کو باریک پیس کر سرمہ کی طرح استعمال کرنے سے مرض دور ہو جاتا ہے۔ اس کو انگوٹھ میں اس طرح لگایا جائے کہ نیچے بدن کو چھو رہے۔ اس کا پہننا زندگی کو خوشگوار بناتا ہے۔ ناپاک خیالات سے دور کرتا ہے۔ بے قراری اور بے وفائی کی حالات سے نکالتا ہے۔ شادی مبارک ہوتی ہے۔ درگزر اور پتے

میں مفید ہے۔ پیشاب کی سوزش کا علاج ہے۔

کہربا۔ اس پتھر کا ذکر انجیل میں آیا ہے۔ عرب ممالک اور ایران میں اسکی تسبیح بہت استعمال ہوتی ہے۔ اس کا ذکر انجیل میں بطور سنگ مقدس آیا ہے۔ اس میں اچھے طبی اثرات ہے۔ دل دماغ اور جگر کو قوت بخشتا ہے۔ اعضاء رئیسہ کو قوت دیتا ہے۔ درد امراض رحم خاص کر سرطان کے مرض میں بہت مفید ہے۔ ارسطو اور افلاطون جیسے مفکروں نے اس کی تعریف کی ہے۔ کمزوری کو دور کرتا مردانہ قوت بڑھاتا ہے۔ پٹھوں کو مضبوط کرتا ہے۔ عقل اور ذہن کو بڑھاتا ہے۔ مرض بانجھ کے لئے مفید ہے۔ ترکستان میں پرانے زمانے میں اسے گھوڑوں کے سرطان میں دیا جاتا تھا۔ جراثیم کو پھیلنے سے روکتا ہے۔ اطباء کو انسانی سرطان میں اس کی استھما کی تحقیق کرنی چاہیئے۔

در نجف :- مفضل سے منقول ہے کہ میں ایک دن امام جعفر صادق علیہ السلام کے خدمت میں در نجف کی انگوٹھی پہنے ہوئے گیا آپ نے فرمایا : اے مفضل اس نگینے کو دیکھنے سے مؤمنین و مؤمنات کی خوشی حاصل ہوتی ہے۔ آنکھوں کا درد دور ہوتا ہے۔ مجھے ہر مؤمن کے لئے یہ بات پسند ہے۔ کہ ان پانچ انگوٹھیوں کو پہنیں

- ۱۔ یا قوت، وہ سب سے عمدہ ہے۔ ۲۔ عقیق، خداوند تعالیٰ اور ہم
- اہلبیت سے خلوص رکھنے والا نگینہ ہے۔ ۳۔ فیروزہ، آنکھ کو قوت
- دیتا ہے۔ سینے کو کشادہ کرتا ہے۔ دل کو تقویت دیتا ہے۔ جب

کوئی پہن کر مہم کام میں جائے مومن کی حاجت پوری ہو جاتی ہے
 ۴۔ حدید صینی، اس کو ہر وقت نہ پہنو۔ بلکہ جب کسی کے شر سے
 ڈر ہو۔ اگر اس کی ملاقات کو جائے پہن کر جائے اُسے محفوظ رکھتا
 ہے۔ شیطان کو دور کرتا ہے۔ ۵۔ درنجف، اُسکی طرف ایک نگاہ
 کرنا حج، عمرہ، اور زیارت کا ثواب ملتا ہے۔ خداوند تعالیٰ مومنین کو
 چاہتا ہے۔ اس پتھر کے فائدہ کو عام کرنے کے لئے اسے سنسار کھا
 ہے۔ حجر الیہود:۔ فارسی میں اسے سنگ یہودان کہتے ہیں۔
 اور اسے سنگ بنی اسرائیل اور حجر زیتون بھی کہتے ہیں۔ گردے کے
 پتھر کو ریزہ ریزہ کر کے خارج کرتا ہے۔ طب میں اس کا معجون اور کشتہ
 استعمال ہوتا ہے۔ اس کا کشتہ سونے کے کشتہ میں ملا کر دینے سے
 مرض ذیابیطس سے شفا حاصل ہوتی ہے۔ اندرونی زخم کے لئے
 مفید ہے۔ داد اور زخم پر اس کو شہد میں گھس کر لگانے سے فائدہ
 ہوتا ہے۔

حدید صینی۔ سنگ حدید:

کالا گہرے رنگ کا چمک دار ہوتا ہے۔ امام صادق علیہ السلام
 سے منقول ہے کہ اگر اس پر آیات قرآنی کندہ کر کے پہنایا جائے۔ حاکم اور دشمن
 جانی سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس نیکنہ پر اپنا اور والدہ کا نام کندہ کر اگر پہننا
 بابرکت اور باسعادت ہے۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے پانچ انگوٹھیوں
 کی تعریف کی ہے۔ ایک حدید صینی ہے۔ بقول امام مرض بو اسیر۔ ضعف
 مودہ۔ سستی کو دور کرتا ہے۔ وضع حل کو آسان کرتا ہے۔ سحر کے

نقصان سے محفوظ رکھتا ہے۔ نظربد کے اثرات کو دور کرتا ہے۔ جنگ اور مہمات میں کامیابی دیتا ہے۔ منقول ہے۔ امیر المومنین علیہ السلام چار انگوٹھی پہنتے تھے۔ ۱۔ یا قوت بررگی کے لئے۔ ۲۔ فیروزہ نصرت کیلئے۔ ۳۔ حدید صینی قوت کے لئے۔ ۴۔ عقیق رُشمنوں اور بلاؤں سے بچنے کیلئے۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے نگینہ حجر صینی پر العزّة لله کندہ تھا۔

عقیق: حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا۔ عقیق کی انگوٹھی پہننا مفید ہے۔ امام علی نقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ سفر میں عقیق زرد پہننے سے مشکلات سے نجات ملتی ہے۔ امام علی رضا علیہ السلام فرماتے ہیں عقیق رنج و الم کو دور کرتا ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں عقیق کی انگوٹھی پہن کر عبادت کرنا کار ثواب ہے۔ امام عسکری علیہ السلام فرمایا۔ عقیق کو دوسرے پتھروں پر فضیلت ہے۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ عقیق خلوص اور نیک نیتی پیدا کرتا ہے۔ اور باعث برکت ہے۔ طبی لحاظ مفرح قلب مقوی بصر ہے۔ اختلاج قلب کو دور کرتا ہے۔ دافع خفقان ہے۔ اسکی کشتہ اکیر اعظم ہے۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے شکایت کی کہ میرا سامان راستے میں لٹ گیا۔ آپ نے فرمایا کہ تو عقیق کی انگوٹھی کیوں نہیں پہنتا۔ وہ ہر بلا سے بچاتی ہے۔ دوسرے حدیث میں ہے جس کے ہاتھ میں عقیق کی انگوٹھی ہے اُسے کوئی غم نہ ہوگا۔ آپ نے امیر المومنین علیہ السلام سے فرمایا۔ یا علی عقیق کی انگوٹھی پہنو کہ پتھروں یہ پہلا پتھر ہے جس نے خدا کی وحدانیت میری نبوت اور یا علی تمہاری امامت

کا اقرار کیا ہے۔

زیر حیلہ :- امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ تمہرے بہت مبارک اور متبرک ہے۔ اور ابن بطوطہ نے سفر میں جانے سے پہلے سفر کے تکالیف سے محفوظ رہنے کے لئے کیلئے یہ انگوٹھی پہنتی تھی۔ مفرج ہے اور مرض بخام کا علاج ہے۔ بینائی کو قوت دیتا ہے۔ رافع دمہ اور کھانسی پتھری کو توڑ کر نکالتا ہے۔ قوت باہ کو بڑھاتا ہے۔ مرگی سے نجات دلاتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے۔ وضع حمل میں آسانی کرتا ہے۔ سحر کے اثر کو دور کرتا ہے۔ مصائب اور آفتوں سے بچاتا ہے مزاج میں سخاوت دیتا ہے۔

جنرۂ یمانی :- امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک دن رسول اللہ جنرۂ یمانی کی انگوٹھی لیتے ہوئے بیت الشرف سے برآمد ہوئے اور ہمارے ساتھ نماز پڑھی اور نماز سے فارغ ہو کر فرمایا اس کو اپنے ہاتھ میں پہن کر نماز پڑھو جنرۂ یمانی کے ساتھ نماز ستر نمازوں کے برابر ہے۔ یہ نیکنہ تسبیح اور استغفار پڑھتا ہے۔ اور اس ذکر کا ثواب پہننے والے کو ملتا ہے۔

فیروزہ :- مکارم اخلاق میں ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی انگوٹھی میں فیروزہ تھا جس پر اللہ الملک کندہ تھا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔ فیروزہ مفلس کو دور کرتا ہے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ جس پر اللہ الملک الحق کندہ ہو اس کا پہننا اور دیکھنا پرہیز ہے۔ امام علی نقی علیہ السلام نے علی ابن محمد سمری

کی اولاد نہ ہونے پر فرمایا۔ فیروزہ کی انگوٹھی پر رَبِّ لَا تَزِرْ وَفُّدًاوُ
 اَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ۔ کندہ کرا کر پہنو۔ انہوں نے عمل کیا اور وہ صاحب اولاد
 ہو گیا۔ اس کا سرمہ آنکھوں کے لئے مفید ہے۔ اس سے نظر بہتر ہو جاتی
 ہے۔ مرض طحال اور صرع اور گردہ میں مفید ہے۔ گردہ اور مثانے کی
 پتھری کو خارج کرتا ہے۔ خوف اور ڈر کو دور کرتا ہے۔ دل کو قوت
 اور راحت دیتا ہے۔ دل میں رحم اور مہمہ ردی پیدا کرتا ہے۔ دشمن پر
 غلبہ دیتا ہے۔ سانپ اور بچھو کے ڈنگ سے محفوظ رکھتا ہے۔ ڈوپٹے اور
 بجلی کے صدمے سے محفوظ رکھتا ہے۔ نظرب سے بچاتا ہے۔ علم و
 ہنر میں معاونت کرتا ہے۔ حاملہ عورتوں کے لئے مفید ہے۔ خوش نعتی
 لاتا ہے۔ اگر کسی شخص پر جس نے فیروزہ پہنا ہوا ہو مصیبت ناگہانی
 آ رہا ہو تو یہ نیگینہ چٹخ جاتا ہے۔ ایسے نیگینہ کو فوراً دریا میں پھینک دینا
 چاہیئے۔ اگر اس کا نیگینہ ایک دفعہ انگوٹھی سے گر جائے تو دوبارہ نہیں
 پہننا چاہیئے۔ فیروزہ کی بہت قسمیں ہیں سب سے اچھا ایران کے شہر
 نیشاپور کا ہے۔

۱۔ حضرت آدم علیہ السلام کے نیگینہ کا نقش۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ
 اللَّهِ تھا جو بہشت سے لایا تھا۔ ۲۔ حضرت نوح علیہ السلام کے نیگینہ
 کا نقش لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَلْفَ مَرَّةٍ يَا رَبِّ أَصْلِحْنِي۔ یہ انہوں نے ہزار مرتبہ
 طوفان میں ورد کیا تھا اور اسے انگوٹھی پر کندہ تھا۔ ۳۔ حضرت ابراہیم
 علیہ السلام کو آتش نمرود سے بچانے کے لئے خداوند تعالیٰ نے جبریل
 کے ساتھ انگوٹھی بھیجی جس سے آتش نمرود گلزار ہو گیا اس انگوٹھی

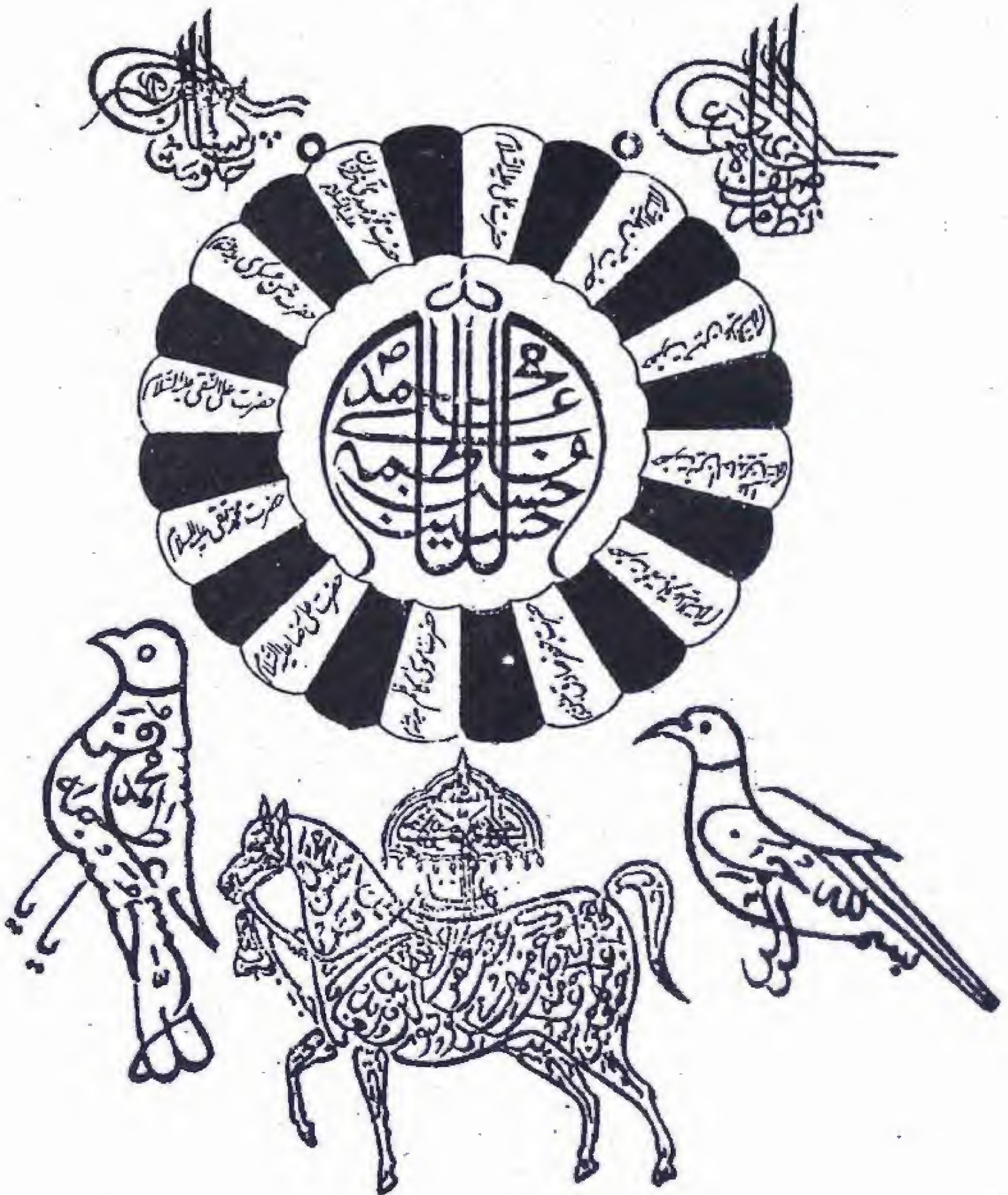
بِرِلا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُولُ اللَّهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا
 بِاللَّهِ فَوَضَعْتُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ أَسْفَرْتُ ظَهْرِي إِلَى اللَّهِ حَسْبِيَ
 اللَّهُ کے کلمات کندہ تھے۔ ۴۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نقش نیکینہ
 دو کلمہ تھا۔ جو تورات سے لئے تھے۔ اَصْبِرْ، تَوَجَّرْ، اُصْدِقْ، تَبْجِ
 صبر کراجر پائے گا، سچ بول نجات ہوگی۔ ۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کا نقش نیکینہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُولُ اللَّهُ تھا
 ۶۔ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کا نقش نیکینہ لِلَّهِ الْمُلْكُ تھا انکی
 ایک انگوٹھی حیدر صینی کی تھی جو جنگ کے وقت لیتے تھے۔ آپکی دوسری
 انگوٹھی پر جو کہ چاندی کی تھی نَعْمُ الْقَادِرُ اللَّهُ کندہ تھا اور تیسری پر
 الْمُلْكُ لِلَّهِ تھا۔ ۷۔ حضرت فاطمہ صلوٰۃ اللہ علیہا کی انگوٹھی پر کندہ
 تھا آمِنُ الْمُتَوَكِّلُونَ۔ ۸۔ امام حسن کا نقش نیکینہ تھا الْعِزَّةُ لِلَّهِ
 ۹۔ حضرت امام حسین علیہ السلام کا نقش نیکینہ تھا۔ اِنَّ اللَّهَ بِالْغُ
 اَمْرِہ، ایک اور انگوٹھی پر الْحَمْدُ لِلَّهِ اور ایک دوسری پر حَسْبِيَ
 اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ کندہ تھا۔ ۱۰۔ امام زین العابدین علیہ السلام اور
 امام محمد باقر علیہ السلام امام حسین علیہ السلام کی انگوٹھی پہنتے تھے۔
 امام رضا سے روایت ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام کا نقش نیکینہ
 خَزَنِيَّ وَشَقِيَّ قَاتِلِ حُسَيْنِ ابْنِ عَلِيٍّ تھا۔ اور امام محمد باقر علیہ السلام
 کا نقش نیکینہ تھا ظَنَنْتُ بِاللَّهِ حَسَنٌ وَبِالنَّبِيِّ الْمُؤْتَمِنِ وَبِالْوَصِيِّ
 ذِالْمَتْنِ وَبِالْحُسَيْنِ وَالْحُسَيْنِ۔ ایک روایت میں ہے کہ امام صادق
 علیہ السلام کا نقش نیکینہ اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ اور دوسری پر اللَّهُ

وَلِيٌّ وَعِصْمَتِي كُنْهَ تَهَا - ۱۱ - امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا نقش نگینہ
 حُسْبِیَ اللّٰہ اور دوسری پر الْمَلِکُ لِلّٰہ وَحْدَهُ تَهَا - ۱۲ - امام رضا
 علیہ السلام کا نقش خاتم حُسْبِیَ اللّٰہ اور مَا شَاءَ اللّٰہ لَا قُوَّةَ إِلَّا
 بِاللّٰہ اور وَلِیُّ اللّٰہ تَهَا - ۱۳ - امام محمد تقی علیہ السلام کا نقش خاتم نِعْمِ
 الْقَادِرُ اللّٰہ اور اللّٰہُ حَافِظِی کُنْهَ تَهَا - ۱۴ - امام علی تقی علیہ السلام
 کا نقش خاتم اللّٰہ رَبِّیْ وَهُوَ عِصْمَتِي مِنْ خَلْقِهِ اور ایک پر نقش
 تَهَا حِفْظُ الْقَبُورِ مِنْ اِخْلَاقِ الْمُعْبُودِ - ۱۵ - امام حسن عسکری
 علیہ السلام کا نقش خاتم اِنَّ اللّٰہَ شَهِيدٌ اور سُبْحَانَ مَنْ
 لَّہٗ مَقَالِیدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ - ۱۶ - امام مہدی صاحب الزمان
 کا نقش خاتم اَنَا حُجَّةُ اللّٰہِ وَخَاصَّتِہٖ -

پھر روایتیں

- ۱ - امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا - جتنے ہاتھ دعا کے لئے اُٹھتے
 ہیں خدا اُس ہاتھ والے کی عبادت کو زیادہ دوست رکھتا ہے جسکے
 ہاتھ میں عقیق ہو۔
- ۲ - امام علی ابن موسیٰ رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ عقیق فقر اور درویشی
 کو دور کرتا ہے۔ اور نفاق کو دور کرتا ہے۔ اور امام صادق علیہ السلام
 فرماتے ہیں کہ عقیق سفر میں انسان کی حفاظت کرتا ہے۔
- ۳ - حضرت سلیمان علیہ السلام کا نقش نگینہ سُبْحَانَ مَنْ اَنْجَمَ الْحَبْنَ
 لکھتا تھا۔

۴- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نقش خاتم -
 طوبیٰ لعبید ذکر اللہ من اجلہ - والویل لعبید نسی اللہ من اجلہ



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

آداب انگشتی اور اس کے مصنف

از قلم: سید محمد رزوی، محقق عصر :-

یہ کائنات ہمیشہ سے انسان کا موضوع بحث رہی۔ کائنات شناسی کی کوشش صدیوں سے جاری ہے اور تاقیامت تک جاری رہے گی۔ کائنات کے سرستہ رازوں سے پردہ اٹھانے اور اس کے عقدہ واسرار کھولنے کی کوشش کی نہیں ہے۔ آغاز تخلیق کائنات سے لے کر تاحال انسان اپنی کھوجی ہوئی طبیعت اور تجسس فطرت کے پیش نظر تاحد بصیرت و تاحد امکانی اپنے عقل و شعور کے مطابق اس میں مصروف ہے۔ کائنات فہمی جہان بشریت کا خاصہ بھی ہے اور تقاضا بھی۔ اس سلسلے میں قرآن حکیم کی دعوت جہان بشریت کے ذوق کو تسخیر کائنات کے لئے متوجہ اور ہمیز کر رہی ہے کہ وہ کائنات کے سلسلے میں عقل و فہم کا استعمال کرے اور اس کے مطابق کائنات کی مابہیت اور اس کی تخلیق پر غور و فکر کرے جیسے جیسے وہ کائنات کے بارے میں غور کرے گا اس پر کائنات کے راز کھلتے چلے جائیں گے۔ ذات واجب نے اس کائنات میں انسان و حیوانات، نباتات و جمادات کوئی شے عبث تخلیق نہیں کی اور بنی نوع انسان کو اس کائنات ان تمام اشیاء کی حقیقت و مابہیت پر تفکر و تفحص کی دعوت دی ہے۔ کچھ اسی قسم کے موضوع پر

ہمارے سنیہ قلم کار اور بزرگ قومی کارکن محمد وصی خاں صاحب نے غور و فکر فرمایا ہے
 مت نئے موضوعات کو زیر قلم لانا خان صاحب کا خلاصہ ہے ان کی تحریر کا ایک خاص
 پہلو اور دو واضح سطوح ہیں جن میں سے ایک امتیازی خصوصیت محبت اہلبیتؑ
 اور ان سے بے پایاں حقیقت و ارادت کا برہان اہلکار ہے اور دوسری خصوصیت
 تشکیل پاکستان کے تناظر میں مختلف تاریخی حوالوں سے گفتگو ہے۔ اگرچہ طویل علالت
 و حادثہ نے ان کی تحریری مصروفیات میں خاصا خلل ڈالا ہے۔ مگر حیرت و خوشی
 کی بات یہ ہے کہ ان کا تحریری سفر جاری ہے اور ایک عرصے کے جمود کے بعد
 خان صاحب نے ایک منقرد و موضوع پر خامہ فرسائی کی ہے۔ ان کی یہ تحریر
 بھی انکی اہلبیت الطاہرین علیہم السلام سے محبت و ارادت کی آئینہ دار ہے اور
 یہ بات قابل ستائش ہے کہ ان کے تحریری سفر کا ایک عمیق جذبہ ایک سچی لگن
 اور دارفتگی کے ساتھ دوبارہ آغاز خوش آئند قدم ہے ان کے عزم و استعداد کی
 داد دینی چاہیے۔ اس دفعہ خان صاحب کی تحریر کا موضوع آداب انگیزی ہے
 خاں صاحب نے آیات و احادیث و روایات و درایت کی روشنی میں سنگینوں
 کے خواص اور اس کے پینے کے متعلق ارشادات معصومین علیہم السلام بیان فرمائے
 ہیں جو مومنین کے لئے قابل عمل اور نفع بخش ہے۔ اہلبیت الطاہرین علیہم السلام
 کے دامن سے خود کو وابستہ کرنے والے اور اپنے پروردگار کی جانب رجوع
 اور استمداد الہیہ کے طالب اس کتاب سے خاصا فیض حاصل کر سکتے ہیں اور اس
 کتاب کے مطالعے سے روحانی مفاد سے مستفید ہونے کا موقع دستیاب ہوگا۔ بیشتر

پتھروں کی تاثیر کو تو عہد حاضر کے منکرین روحانیت مادیت پرست سائنسدانوں نے بھی تسلیم کیا ہے۔ اگر ہم برج و ستارہ کے مطابق ان پتھروں کو استعمال کریں تو دینی و دنیاوی دونوں مفادات حاصل ہو سکتے ہیں۔ پتھروں میں عقیق، فیروزہ، آتو، میرا نیلم، صل، اپینیہ، مونگا، اوپل، پرتھو کے الگ الگ خواص ہیں اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے یہ کتاب بہترین تحفہ ہے۔

حضرت ختمی مرتبت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے بارہ طاہر و مطہر جانشین اور ان کے بارہ جگہ نے بعض پتھروں کے فضائل و فوائد بیان فرمائے ہیں خصوصاً عقیق کے متعلق فرمایا ہے کہ اسکو بہن کر جو عبادت کی جاتی ہے اور جو عبادت مانگی جاتی ہے مستجاب ہوتی ہیں۔ موجودہ سائنسی تحقیق کے مطابق عقیق کے پھٹنے سے فشارخون کم ہوتا ہے۔ عقیق کے لئے یہ بھی روایت ملتی ہے کہ وہ انسان کو حادثہ و آفات سے محفوظ رکھتا ہے۔ الحمد للہ کہ یہ کتاب جو حتی المقدور صحیح روایات اور مستند ذرائع سے مرصع و مرتب ہے اپنے اثرات و خواص کے لحاظ سے موثر اور اسناد کے لحاظ سے معتبر ہے۔

جناب محمد وصی خان صاحب جو پچاس سے زائد کتب کے مؤلف و مصنف ہیں ایک بار پھر ایک نئے موضوع پر قلم اٹھا رہے ہیں۔ ماضی میں خان صاحب نے تاریخی، ادبی اور قومی موضوعات اپنی تحریر کا موضوع بنایا تھا اور ان کی کتاب تشکیل پاکستان میں شیعین علی کا کردار، ملک گیر بلکہ بین الاقوامی شہرت کی حامل ہے۔ تاریخ کا صحیح اور دیا بخدا راز مطالعہ کرنے والے میرے اس دعوے کی تصدیق کریں گے۔

کتاب میں خان نے تاریخی نقطہ نظر کے ساتھ قومی تشخص کو بھی اجاگر کیا تھا۔ زیر
تبصرہ کتاب خان صاحب کی دیگر تصانیف سے قطعی مختلف و منفرد ہے۔ یہ ان
کی تلاش کی داد دیتا ہوں کہ انہوں نے اس اچھوتے موضوع پر مستند روایات
اور روایات اور معلومات کا اتنا بڑا ذخیرہ یکجا کر دیا۔ خان صاحب دور کی کوئی
لانی میں یہ طوئی رکھتے ہیں اس اعتراف کے ساتھ یہ بھی تسلیم کرتا ہوں کہ ان کے
رسا ذہن بڑی شرف مینی سے اس موضوع کے مواد کا انتخاب کیا ہے اور حادثہ
و علالت نامساعد حالات اور کرب مسلسل کا شکار رہنے کے باوجود تنہا
بدلتے ہوئے حالات کے بھنور میں پھنسی ہوئی انفرادیت کی کشتی کو بچانے کے
لئے مصروف عمل ہیں۔ بارگاہِ ایزدی میں دست بدعا ہوں کہ ذات واجب ان کی اس
تالیف کو شرف قبولیت عطا فرما کر دنیا و آخرت میں محمد و آل محمد علیہم السلام
کی حمایت و شفاعت سے مشرف فرمائے۔

والسلام

آل محمد رزاقی



”قرآن پڑھنا سیکھئے“ مرتبہ محمد وحی خان

اردو کا قرآنی کمپیوٹر۔ معمول اردو پڑھنے والا شخص بڑی آسانی سے صرف
دو گھنٹے کے اندر

اندر بڑی روانی کے ساتھ قرآن پڑھنا سیکھ جاتا ہے۔ ہر گھر میں رکھنے
کے کتاب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَالْعُلُوَّةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ

جناب باسعادت محترم و ممتاز خان ایدہ اللہ تعالیٰ بوسا سعادت و شرف و ترقی کمال مانند

شما شفیقا بانیات پاک و عقیدہ خالصانہ دامنِ محبت بگموزده، و بیروت و عود و طایف

مقدسه را انعام مرقمید. البتہ در حال کدوخی جامعہ اسلامی بیش از پیش بگوشش و احسان

دینی نیازمند است.

تعالیٰ امیرالمومنین علی علیہ السلام: التَّفْکُرُ سَوَاءٌ مَا فِیهِ، اَنْ یُّفِکَ وَتَفْکُرَ دُرُورًا یُرَاحَظُ اَنْ یُّفِکَ

چه بسا انسان در امر سرگردان است، و راه یابی نمی برد اما اگر به تفکر بپردازد و فکر خود را به

کار ببندد راه درست و صحیح پیدا کند. انسان در اثر تفکر مدام بطریقہ و راه تفکر دست یابند

تفکر بر او مملکت برگردد. و بدین ترتیب دارای تفکرات درست و قاطع خواهد شد. معلوم است بر این سخن

متفکر بسیار لازم است. امور مشکل را پیش برگیرد، و راه را از گمراهی بنظرش رسد. سخن شکر بر آنند بزرگوار

پیش رفته بهترین راه را انتخاب کند. بدین ترتیب در اجتماع سخن متفکر صبیح و یاقوتیت شهرت

یابند. و از این راه مشکل بزرگی را برطرف می کنند و راه را از گمراهی و تیریا مختلف را برطرف می نمایند.



از خداوند متعال فرستادم بر این صیغه شما را بنده دین و خدمت بفرستاده رسالت

مَلَاکَاتُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ عَلَيْهِمُ أَجْرُهُمْ أَجْمَعِينَ - مَوْفُوقُ بِنَابِید

۴ شعبان ۱۴۱۴ هجری قمری - محمد حسین توکلی بنی محمد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

متبرک اور قیمتی پتھروں کی روحانی کہانی :-

تمام حمد اور ثنا خالق کائنات کے لئے اور درود و سلام محمد و آل محمد علیہم السلام کے لئے۔ رب جلیل نے کائنات میں جو کچھ خلق کیا وہ نئی نوع انسان کی افادہ کے لئے خلق کیا ہے۔ ارشادات خداوندی ہر پرہیزگار کے لئے۔

۱۔ قرآن حکیم :- ”اور چیزیں تمہارے فائدے کے لئے زمین میں پیدا کر رکھی ہیں اور ان کی مختلف رنگتیں ہیں۔ ان میں بھی اُن لوگوں کے لئے جو غور و فکر کو کام میں لاتے ہیں۔ قدرت خدا کی بڑی نشانیاں ہیں“ (پارہ ۱۳ سورہ نحل آیت ۱۳)

۲۔ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :- سرکار رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ پروردگار عالم کا ارشاد ہے کہ جس ہاتھ میں عقیق اور فیروزے کی انگشتری ہو اور وہ دعا کے لئے میری بارگاہ میں ہاتھ پھیلائے جائیں تو مجھے اُس سے شرم آتی ہے اور میں اُسے ناامید نہیں پھیرتا (تہذیب الاسلام از علامہ مجلسی صفحہ ۳۹)

۳۔ ارشاد امام علیہ السلام :- حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ ہمارے شیعہ جن علامات سے پہچانے جائیں گے اُن میں اول تر دینے ہاتھ میں انگشتری پہننا۔ دوم فضیلت کے وقت نماز پنجگانہ پڑھنا۔ سوم زکوٰۃ دینا۔ چارم اپنا مال اپنے مومن بھائیوں میں تقسیم کرنا۔ پنجم لوگوں کو نیکی کا حکم دینا۔ ششم لوگوں کو بدی سے روکنا۔ (تہذیب الاسلام صفحہ ۳۶)

کہا جاتا ہے کہ کسی شخص نے ایک مرتبہ ایک شخص سے کہا پیارے
 بھائی میں ہمیشہ تمہارے سیدھے ہاتھ کی دو انگلیوں میں کئی کئی انگشتری
 دیکھتا ہوں جس میں ہر انگشتری میں کوئی نہ کوئی نگینہ جڑا ہوا ہوتا ہے اس کی کیا
 وجہ ہے یہ تمہارا درنگینہ جو آپ کی انگشتریوں میں لگے ہوتے ہیں اس سے
 آپ کو کوئی فائدہ ہوتا ہے یا آپ اپنے شوق کی خاطر پہنتے ہیں۔

بھائی مجھ کو ان نگینوں پہنتے تھے کوئی فائدہ ہے بلکہ ان پتھروں سے مجھ
 کو ایک روحانی اور دلی لگاؤ ہے بات کچھ اس طرح ہے کہ جب ہمارے
 پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن کو خالق کائنات
 نے اس عالم کے لئے رحمت اعلیٰ بن کر مبعوث فرمایا۔ تو سرکار
 رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ربِّ جلیل خداوند کریم کی
 وحدانیت اور حقانیت اور ساتھ ساتھ اپنی رسالت کا اعلان کیا
 تو تمام اہل عرب رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانی دشمن ہو گئے
 اور ہر طرح سے آپ کو ایذا پہنچانے لگے۔ اور آپ کا جینا محال کر دیا
 آپ سے طرح طرح کے معجزات دکھانے کے لئے سوالات کرنے لگے
 اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاں ان عربوں کو مختلف معجزات دکھاتے
 تو ان میں سے ایک معجزہ یہ تھا کہ آپ راہِ چلتے زمین سے سنگریزے اٹھا
 لیا کرتے تھے وہ سنگریزے آپ کی ہتھیلی میں آتے ہی کلمہ توحید
 اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی گواہی دینے لگ جاتے
 تھے۔ یہ دیکھ کر اہل عرب حیران اور پریشان ہو جاتے تھے کچھ تو اس وقت

حق کا دامن نہام لیتے تھے اور کچھ راہ قرار اختیار کرتے تھے۔
 اس بات نے مجھ کو یہ سوچنے پر مجبور کر دیا کہ انسان جو اشرف المخلوقات
 ہے اس کو اللہ پاک نے عقل سلیم اور شعور سے آراستہ کیا ہے۔ وہ تو سچائی کے
 راستہ پر چلنے سے گریز کرے۔ اس کے برخلاف نبی کریمؐ کا جانی دشمن بن
 جائے۔ لیکن یہ سنگریزے اور تھپڑ آپؐ کی بتیغی پر آتے ہی سچائی اور
 حق کے طرف دار بن جائیں۔ اللہ کی واحدایت اور رسولؐ کی رسالت کی
 گواہی دینے لگیں۔ یہ دیکھ کر خداوند کریمؐ نے ان تھپڑوں کو اتنا متبرک اور
 قیمتی بنا دیا کہ یہ قیمتی تھپڑ انبیاء علیہم السلام کی اور ائمہ اطہار علیہم السلام
 اور اولیاء کرام کے دست مبارک کی زینت بن گئے۔ کوئی الماس بن گیا
 کوئی ہیرا۔ کوئی پنہ۔ کوئی یاقوت۔ کوئی فیروزہ۔ کوئی درخشف۔ کوئی
 عقیق۔ کوئی پھرابع اور حدید چینی بن گیا۔ اور اللہ کے رسولؐ برحق،
 حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عطا کردہ برکت سے دنیا
 انسانیت کو فائدہ پہنچانے لگے۔

قطعہ

اُس وقت کے انسانوں سے پتھریا بھلتے تھے
 جو احمد برسل کو بھی پہچان رہے تھے
 یہ سنگ جو انگشت میں ہیں معلوم خواہر
 قدماں پہ محمدؐ کے یہ قسربان ہوئے تھے
 (دھی خان)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام کے اسم مبارک کا ایک مجرب اور کامیاب عمل

یہ عمل کامیاب ترین عملوں میں سے ایک ہے جو بہت آزمودہ اور کارآمد ہے۔ ہزاروں درد مند اور پریشان حال لوگوں نے اس سے پورا پورا فائدہ اٹھایا ہے۔ آپ بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

طریقہ عمل

بعد نماز عشاء دو رکعت نماز حاجت پڑھئے پھر اس ہی مصحف پر بیٹھ جائیں اپنے ہاتھ کی عقیق کی انگشتری کو ہتھیلی کی طرف کر کے اگر نہیں ہے تو پین لیجئے ایک نشست میں اپنی جائز خواہشات کے لئے یا پریشانی اور آفت سے نجات کے لئے اول اور آخر محمد دآل محمد علیہ السلام پر سات مرتبہ درود پڑھئے اور درود پڑھنے کے بعد دس تسبیح (ایک ہزار مرتبہ)

یا علی یا ذین خد

یہ پڑھئے انشاء اللہ بہت جلد اپنا مقصد پائے گا۔ یہ عمل کچھ دن تک جاری رکھنا ہے معلوم ہونا چاہئے یہ اسم اعظم ہے۔

حکیم حازق طیب یونانی کے بے تاج بادشاہ



استاد الاطباء حکیم لاثانی عالیجناب حضرت محمد یونس صاحب سید

مالک ہندوستانی دواخانہ

پاکستان کو اسٹریٹسٹروڈ کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رُکبِ نَسْنَك میں زندگی کے شہرے

از قلم فیض رقم عالیجناب حضرت حکیم محمد یونس صاحب قبلہ فاروقی
استاد الاطباء و مالک ہندوستانی دواخانہ

پاکستانی کوارٹر نشتر روڈ۔ کراچی۔

خالق کائنات نے جب اس کائنات کو خلق کیا تو کئی ہزار سال پہلے نبی اکرام ان
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک نور کو پیدا کیا۔ پھر اس کائنات
کی ہر شے کا وجود آپ کے سامنے آیا۔

دنیا والوں کی نظروں میں جملہ خلق کی ہوتی اشیاء کے اسرار و رموز کو دانش کرانے
کے لئے اپنے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام کو جنت الفردوس سے اس دنیا میں بھیجا۔ نبی نوع
انسانوں کو خلق کیا ان انسانوں کی ہدایت۔ رہبری اور رہنمائی کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار
انبیاء علیہ السلام کو مبعوت فرمایا۔ جو وقتاً فوقتاً نبی نوع انسان کی ہر طرح سے رہبری اور
رہنمائی فرماتے رہے۔ ساتھ ہی ساتھ یہ بھی بتاتے رہے کہ اس عظیم کائنات اور اس سے
متعلق جملہ چیزوں کو صرف اور صرف ایک خدا نے خلق کیا۔ جو یکتا ہے جس کا اس کے سوا
کوئی اور پیدا کرنے والا نہیں ہے۔ دنیا کی ہر شے کا وہ مالک و مختار ہے جس کو چاہے پیدا
کرے جس کو چاہے فنا کر دے۔ جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلت دے
آخر میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کائنات پر رحمت الالٰہیہ بن کر

بھیجا۔ سرکار رسالت مآب کو بیشمار معجزات دینا کے اسرار درموز اس کے علاوہ کائنات کی جملہ چیزوں کے متعلق علوم سے سرفراز فرمایا جس کو دیکھ کر دنیا دنگ رہ گئی کیونکہ کائنات کی ہر شے آپ کے تابع اور ان پر آپ کو پورا پورا تصرف حاصل ہے۔

سرکار رسالت مآب کے معجزات میں سے ایک معمولی اور اذنا سا معجزہ یہ تھا کہ آپ کے دست مبارک میں زمین سے اٹھائے ہوئے معمولی معمولی سنگریزے کلمہ توحید اور آپ کو نبی برحق ہونے کی گواہی دینا شروع کر دیتے تھے۔

آپ کے دست مبارک سے جس ہونے کی وجہ سے یہ سنگریزے متبرک بن گئے۔ میرے اور جوابرات کی شکلوں میں تبدیل ہو گئے۔ بنی نوع انسان کی افادیت کے لئے ان پتھروں میں سے بیشمار فوائد و خواص پیدا ہو گئے۔ میرا تعلق حکمت سے ہے بلکہ یہ ہمارا پیشہ بھی ہے۔ جناب محمد وحی خاں نے اپنی تحریر کردہ کتاب "آداب انگشتری تبرک" پتھر اور نیکنے اور ارشادات امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام پر اظہار رائے کے لئے فرمایا میں نے اس کتاب کو بڑی تنقیدی نظروں سے دیکھنا شروع کیا اور شروع سے آخر تک ایک ایک لفظ پر نظر ڈالی۔ یہ کتاب پڑھ کر بہت خوشی ہوئی کہ موصوف نے انگشتری پہننے کے فوائد جوابرات کے سحری اور طبی خواص اور بنی نوع انسان کے لئے ان نیکنوں کی افادیت کے کسی پہلو کو بھی نہیں چھوڑا لیکن پھر بھی میں چند جوابرات اور نیکنوں کے طبی خواص پر بحیثیت حکیم بحث کروں گا۔

یہ جوابرات اس دنیا میں ستاروں کی طرح لاکھوں کی تعداد میں ہیں صرف چند جو ہر گاہی علم ہو سکا ہے۔ پرانے زمانے کے حکماء اور اطباء انہی جوابرات سے ہزاروں

انسانوں کا شافعی علاج کرتے تھے جسکی سب بڑی وجہ یہ تھی کہ وہ اصلی جواہرات کے
کشتوں سے اس کے طبی خواص کے مطابق دوا سازی کرتے تھے۔ لیکن آج کل

بے ایمانی کا دور دورہ ہے جہاں اس نے اور جگہ اپنا راج قائم کیا ہے وہاں یہ علاج
مرض ہمارے پیشے میں بھی داخل ہو گیا ہے۔ جہاں اصلی ہیرے کے کشتے کو کام میں لینا
تھا۔ وہاں بلور زرعون کو استعمال کرتے ہیں۔ جہاں پستے موتیوں یعنی مروارید کو استعمال
میں لانا تھا۔ وہاں سپی کا استعمال ہو رہا ہے۔ یا قوت کا سرمہ استعمال کرنے کے بجائے
گارنٹ یعنی ٹامہ کو استعمال کیا جا رہا ہے۔ اب آپ خود اندازہ لگائیں اگر اصلی
چیزوں کی جگہ نقلی چیزوں کو استعمال میں لایا جائے تو دوا مریض کو کیا فائدہ دے گی۔
یہی وجہ ہے کہ عوام انسان کا اعتبار طب یونانی سے بالکل اٹھا جا رہا ہے۔

آپ نے خود مشاہدہ کیا ہو گا بلکہ لوگوں کی زبانی سنا بھی ہو گا کہ فلاں حکیم
لاٹانی علاج کرتے ہیں انکی دوا بڑی زود اثر ہوتی ہے جو لوگوں کو جلد فائدہ پہنچاتی ہے
آپ نے کبھی اس طرف دھیان دیا کہ اس کی کیا وجہ ہے۔ میں آپ کو اس کی وجہ بتاتا
ہوں۔ اس کی وجہ صرف اور صرف یہ ہے کہ یہ حکماء اپنے پیشے کو ایمانداری اور
ذمہ داری سے انجام دے رہے ہیں۔ اپنے دواخانہ میں اصلی چیزوں سے اپنے سامنے
دوا تیار کرتے ہیں۔ یہ میرے دل کی بات تھی جو نکل گئی۔

۱۔ علیؑ جیسے متبرک نام سے منسوب کتاب کے لئے میل جیسا کم علم شخص کیا لکھ
سکتا ہے یہ تو شہر علم کے دروازے تھے ان کے استاد تنوہی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تھے جن کے متعلق حضرت علی کریم اللہ وجہ خود ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھے علم سرکار رسالت نے

اس طرح دیا جیسے چڑیا اپنے بچہ کے منہ میں دانارہتی ہے۔ ان سگرزیدوں کو جو
شہر علم کے دست مبارک سے مس ہونے کے بعد عزت، شہرت اور خوبیاں ملی
ہیں انکو بیان کرنے کے لئے شہر علم کے دروازے حضرت علیؑ کا نام نامی لے کر جوہرات
کی خوبیاں بیان کر رہا ہوں

بیش قیمت جوہرات اور سگرزیدے بھی کام آتے ہیں اور یہ اپنے اندر
مختلف سحری اور طبی خوبیاں رکھتے ہیں۔

چند سو سال پہلے ایک ایسا دور بھی تھا جب لوگ بیش قیمت پتھروں
کی اور جوہرات کی قدر و منزلت کے متعلق چند مخصوص عقائد رکھتے تھے لیکن
اب علم نے اتنی ترقی کر لی ہے جس کی وجہ سے اب ان عقائد نے اصلیت کا
رنگ اڑھال لیا ہے اور سائنس نے نئے نئے تجربات سے پتھروں کے طبی
خواص کو دنیا سے منوالیا ہے۔ ذیل میں چند جوہرات اور پتھروں کے طبی
خواص کا تذکرہ کر رہا ہوں جن کو دنیائے تسلیم کیا ہے۔

۱۔ موتی: اگر موتیوں کو شیرہ انگور (سرکہ) میں حل کر کے پلایا جائے تو
تمام جسم کی بیماریاں کمزوریاں زور ہو جاتی ہیں۔ بچوں کو استعمال کرانے
سے بیماریوں میں ان کو مضرات سے محفوظ رکھتا ہے۔ موتی بچوں کو
استعمال کرانے سے بچے مرفق چپکے محفوظ رہتے ہیں۔

۲۔ نیلم: یہ تکیلفوں کو دور کرتا ہے۔ اور جس کسی کو اس آجائے تو اسے
مالا مال کر دیتا ہے۔ ورنہ سخت نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔

۳۔ بعل: اپنے پہنے والے کو شاد اور خوش و خرم رکھتا ہے۔ پریشان خواب
اور احتلام سے بچاتا ہے۔ آنکھوں کی روشنی تیز کرتا ہے۔ غم دور کرتا ہے۔

۴۔ بانجھ پن کے لئے جی سیرے کا کشتہ ایک معاون علاج ہے۔

۵۔ دمر کے لئے اسکو آخری علاج کی حیثیت حاصل ہے۔ اس سے عقم کٹائی کا ورم دور ہوتا ہے اور رطوبت کو خشک کرتا ہے۔ سانس میں آسانی پیدا کرتا ہے اور پھیپھڑوں کے زخم کو بھرتا ہے۔

اس کے کشتہ میں صفت اول ہے کہ اسے ہفتے میں صرف ایک بار استعمال کرنا پڑتا ہے جس میں کوئی پرہیز شامل نہیں ہے۔ اس کے کشتہ ہونے کے بعد اس کی سختی ختم ہو جاتی ہے جس کی پہچان یہ ہے کہ اس کی سختی آٹے کے برابر ہو۔ ایک خوراک صرف دو چاول کے برابر ہے اس میں کوئی مضر اثرات باقی نہیں رہتے۔ صبح معزوں میں یہ کشتہ اتنی بیماریوں کے لئے موجودہ سانس کا طب کے لئے حلیج کی حیثیت رکھتا ہے اب تک جو سانس نے اس کے متعلق تحقیق کی ہے وہ یہ ہے کہ اس میں ایک کیا ب ایسو ٹوپ موجود ہے جس کو کاربن۔ ۱۳ کہتے ہیں جو بہت سی بیماریوں کے لئے مؤثر علاج ہے لیکن طب جدید نے اس کی کوئی خاص دوائی تیار نہیں کی۔ خام ہیرا، بغیر کشتہ شدہ ایک ذرہ بھی اگر انسانی معدہ میں چلا جائے تو موت واقع ہو جاتی ہے کیونکہ یہ اتنا سخت ہوتا ہے کہ جسم کے جس حصے میں جاتا ہے اسے کاٹنا چلا جاتا ہے۔ اس کا علاج کافی مشکل ہے ہم حکما نے کہا ہے کہ اگر تازہ دودھ گائے کا پلا کر تھے کر لوی جائے تو انسان کے بچنے کے امکانات ہو جاتے ہیں۔ اس پتھر کو عورت کے زائچہ باندھے تو درد ذرہ سے نجات ملتی ہے بعدہ پرٹسکلنے سے انسان درد شکم اور پیشے محفوظ رہتا ہے۔ دل کے نزدیک ٹدگانے سے دل قوی ہوتا ہے سرگ کے نوزل رض کو دور کرنے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ حارہ ہوت کو پیٹ پر باندھنے سے وضع حمل میں آسانی ہوتی ہے۔

دشمن کو دفع کرتا ہے۔ جو شخص اس کو پہنے اس کے محبت کے تمام کام آسان ہو جاتے ہیں۔ بہت ہی گرانقدر پیرا ہے۔ آسانی سے دستیاب نہیں ہوتا اس میں قدرت نے خاص صفت یہ رکھی ہے کہ اندھیرے میں مثل انگارہ سرخ کے نظر آتا ہے اس کو لعل شب چراغ بھی کہتے ہیں۔

۵۔ **نور مرد (پیشا)**، افعی (سانپ) اس نیگنہ کو دیکھ کر اندھا ہو جاتا ہے زہر اور زہر دار جانوروں کے کاٹنے میں شہر باد و طلاء کا رآمد ہے۔ اس کی انگشتی پھٹنے والا لوگوں کی نظروں میں ہر دلعزیز ہوتا ہے۔ تنگی معاش دور کرتا ہے معدہ کو تقویت دیتا ہے۔ اس نیگنہ کو اس وقت پہنا جائے جب قمر برج میزان میں ہو تو فائدہ ہی فائدہ ہے۔ امراض چشم میں بہت مفید ہے۔

۶۔ **مرجان (مونگا)** اس جوہر کی تعریف قرآن شریف میں بھی ہے۔ درد معدہ کو دور کرتا ہے۔ اس نیگنہ کے سات دانے گلے میں پہننے سے جلد امراض اور جادو کے اثر سے محفوظ رہتا ہے۔ بچوں کے گلے میں ڈالنے سے نظر بد اور بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں۔ **مرجان کاکشہ** امراض شکم میں اکیر اعظم ہے۔

۷۔ **پتھر انج**؛ از قسم جوہر ہے۔ یہ مسرت اور خوشی بخشتا ہے۔ شادی محبت میں وفاداری کرتا ہے۔ ملاحوں کو اس کی انگشتی ضرور پہننا چاہیئے اس لئے کہ یہ غرقابی سے محفوظ رکھتا ہے۔

۸۔ **چکر لیشب**؛ از قسم جوہر ہے عمر دراز کرتا ہے۔ محبت قائم رکھتا ہے اس کے گلے میں پہننے سے خناق دفع ہوتا ہے۔ قبل ولادت عورت کی ران پر باندھنے سے ولادت کی تکلیف کم ہو جاتی ہے۔ اس کی تختی امراض قلب میں بہت ہی اکیر ہے۔

۹۔ **ادریل**؛ جو لوگ محبت کرتے ہیں یا کسی سے محبت کرنا چاہتے ہیں۔ ان

حضرات نے لئے اس نیکنہ کی انگشتی بہت مفید ہے خصوصاً لڑکیوں کی شادی کے سلسلے میں اوپل بہت ہی مفید ہے۔

۱۰۔ بلور: بلور کے نیکنہ کو بچہ کے گلے میں پہنانے سے اس کا روتا اور خواب میں ڈرنا بند ہو جاتا ہے۔

۱۱۔ لہنیا: اگر اسے عورت کے بالوں سے باندھ دیا جائے تو دردِ رزہ میں کمی واقع کرتا ہے۔ ناسور کے مریض کے لئے اس کا کشتہ فائدہ مند ہے جو اس کا مؤثر علاج ہے۔ دشمن کو زیر کرتا ہے۔ اس کا اثر نعلیم کے اثرات سے ملتا جلتا ہے۔ میدانِ جنگ میں دشمن پر غلبہ دلاتا ہے۔

۱۲۔ زبرد: مفرح۔ معالجِ مرضِ جذام۔ بینائی کو تقویت دیتا ہے دفعِ دمہ کھانسی ہے۔ گردے کی پتھری توڑ کر نکالتا ہے۔ قوتِ باہ بڑھاتا ہے پیشاب کی بیماریوں میں بہت مفید ہے۔ بے روزگار افراد کے لئے بہت موزوں ہے۔

۱۳۔ لاجورد: دافعِ خفقان ہے، بے خوابی دور کرتا ہے۔ بدن کے درد میں مفید ہے۔ عام طور پر عورتوں کی مخصوص بیماریوں میں مفید ہے ماہرین نے اسکو نعلیم کے شبیہ دی ہے۔ از قلم جو اہر ہے۔

۱۴۔ سنگ ستارہ: عام طور پر مرضِ بواسیر میں بہت مفید ہے۔

۱۵۔ دہانہ فرنگ: یہ پتھر دردِ گردہ۔ ہوائی گردہ۔ مثانہ اور گردے میں پتھری کے لئے بہت مفید ہے تندرست آدمی کو اس کی انگوٹھی پہرگز نہیں استعمال کرنا چاہیے۔

۱۶۔ پیتون: یہ پتھر بھی پتہ کی تکلف مثانہ اور گردے کی تکلف میں بہت مفید ہے۔

۱۔ الماس۔ اس کو ہیرا بھی کہتے ہیں، یہ زہر ہلاہل ہے۔ آگ اور لوہے کا اس پر اثر نہیں ہوتا ہیرے کو سیرھا سکتا ہے۔ مقوی دل۔ دافع خوف و ہر ہے۔ مرگی سے بچاتا ہے۔ زیادہ مصرف لوگ اگر پینیں تو طبیعت کو تفریح دیتا ہے۔ اگر مایم ہاتھ کے نیچے یہ باندھے تو تمام آفات سے محفوظ رہتا ہے۔

اکسیر اعظم دوا

ہیرے کا کشتہ اکسیر روح حیات اور معادن حیات ہے۔ یہ پتھر متعدد علائج امراض کے لئے شالی ہے۔ دنیا کے کسی بھی طریقہ علاج میں ہیرے کے کشتے سے زیادہ مؤثر اور مکمل علاج ذیابیطس۔ دمہ۔ فانیج۔ لقوہ۔ اور دق وغیرہ کا نہیں ہے۔ ۱۔ ذیابیطس کے مریض جنکو شکرائی ہو ہیرے کے کشتے کے استعمال سے ان کے شکر یعنی لمبے میں نئی زندگی پیدا ہو جاتی ہے اور وہ قدرتی طور پر انسولین (شکر کی زیادہ مقدار کو ختم کرنے کی طاقت) پیدا کرنے لگتا ہے اس مرض سے نجات حاصل کرنے کے لئے چار خوراکیں کافی ہیں۔ اس کے علاوہ یہ جگر کے فعل کو ٹھیک کرتا ہے اور خون میں شکر کی مقدار میں مناسبت لاتا ہے۔

۲۔ فانیج۔ لقوہ۔ اور ادھرنگ۔ صے موزی امراض کا کامیاب علاج ہے جن حضرات کی ٹائیکس اور صرنگ یا فانیج کی وجہ سے ناکارہ ہو جاتی ہیں چند خوراکیوں میں وہ چلنے پھرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔

۳۔ سہل دق کی بیماریوں کو چار یا پانچ خوراکیوں سے بالکل آرام مریض

کو آجاتا ہے اور پھر دوبارہ یہ بیماری نہیں ہوتی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
يَا عَلِيُّ مَشْرِكَشَا اَدِرْ كَفِي

ہمساری دس سالہ کاوش پر دانش و حضرات

و علماء کرام

کے تبصرے

اور
قیمتی تاثرات

قطعاً
صدیوں سے چل رہی ہے عزاداری حسینؑ
دنیا میں آج بھی ہے عزاداری حسینؑ
باقی رہے گی تا یہ قیامت جہاں میں
نبیؐ اذین گئی ہے عزاداری حسینؑ۔
△

حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگریزی کی کہانی

تاریخ کی زبانی

از قلم موتی رقم عالیجناب بشیر الملک ثقیۃ الاسلام حضرت علامہ
محمد بشیر صاحب قبا الصاری (مرحوم)
فاتح ٹیکسلا پنجاب

انگریزی پہننا وہی داہنے ہاتھ کی آخری دو انگلیوں میں سنت نبویؐ کی پیروی
ہے جو باعث خیر و برکت، رنج و غم سے نجات کا بڑا ذریعہ اور دعاؤں کی قبولیت کے لئے
وسیہ ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی بادشاہت صفحہ ہستی پر نمایاں حیثیت رکھتی ہے آپ
کے ملک عظیم کا ذکر سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دعائے خاص میں اس طرح فرمایا

ترجمہ: پروردگار تو نے سلیمانؑ کو ملکِ کبیر عطا فرمایا اور ابراہیمؑ کو خلیل کے لقب سے ممتاز فرمایا اور موسیٰؑ کو کلیم اللہ کے خطاب سے سرفراز کیا پس مجھے کیا عطا کیا۔
سردارِ دو عالم جیبِ خدا کی دعا اور التجا کا جواب بارگاہِ خداوندی سے

اس طرح ہوا۔

ترجمہ: ”میں نے سلیمانؑ کو ملکِ فانی دیا اور تجھے ملکِ باقی دیا ابراہیمؑ کو خلیل بنایا۔ تجھے اپنا جیب بنایا اور موسیٰؑ سے کوہِ طور پر باتیں کیں۔ تو تجھے عرشِ نور پر باتیں کیں۔

اس دعائے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت سلیمان علیہ السلام کی حکومت اور بادشاہت کی عظمت اور وسعت کا پورا پورا اندازہ ہوتا ہے۔
تاریخِ انبیاء علیہ السلام دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کے ماتحت انسانوں کے علاوہ جانورِ حیرند پرند اور جن وغیرہ سب تھے۔ اور ہزاروں کاشکار آپؐ کے حکم سے ہوا پر سیر کرتا رہتا تھا۔ ہوا آپؐ کی مطیع و فرمانبردار تھی۔ اللہ پاک کی طرف سے کائنات کے لئے جملہ خلق کی ہوئی چیزوں پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپؐ کی حکمرانی تھی۔ یہ سب کچھ تھا مگر تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ملکِ کبیر و مسطرتِ عظیم کا سبب ایک انگشتی تھی جو حضرت سلیمانؑ بنی اللہ کے دستِ مبارک کے داہنے ہاتھ میں رہتی تھی۔ اس کے اثر سے آپؐ کا حکم مجبور پر جاری تھا۔ جانور بھی آپؐ کے مطیع جن آپؐ کے تابع انسان آپؐ کے فرمانبردار سوائے آپؐ کے اشارہ چشمِ دآبرو کے ماتحت۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد میں نے اس انگشتی کے متعلق معلومات

حاصل کرنے کی بہت کوشش کی جس کے لئے مجھ کو ہزاروں کتابوں کی ورق گردانی
 کرنا پڑی لیکن سیر طلب مواد حاصل نہ کر سکا۔ لیکن میں نے ہمت نہ ہاری کچھ عرصہ کے
 بعد ایک کتاب نظر سے گزری جو "سر العالمین" مشہور ہے اس کے صفحہ ۱۱۱ مطبوعہ
 بیعتی پر اس عظیم اور مبارک انگشتی کے متعلق امام ابو حامد غزالی مسلمانوں میں
 بہت بڑی شخصیت کے مالک ہیں تحریر فرماتے ہیں کہ یہ انگشتی خداوند عالم نے
 حضرت سلیمان علیہ السلام کی رحلت کے بعد اپنی خاص حفاظت میں اس طرح
 رکھی کہ اس کے لئے چند فرشتے مقرر فرمائے جو اس انگشتی کو قوم جن کی دست
 برد سے محفوظ رکھیں۔

جب پیغمبر خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ معظمہ سے ہجرت
 فرما کر مدینہ طیبہ تشریف لائے تو خداوند کریم نے وہ انگشتی طلب کی اور
 اس انگشتی کو اپنے مقرب فرشتہ کے ذریعہ سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کی خدمت میں پہنچائی اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی حکم دیا کہ اس انگشتی کو
 آپ اپنے دست مبارک سے آپ اپنے برادر علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو
 عطا فرمادیں۔ چنانچہ سرکار نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس انگشتی کو حضرت
 علی علیہ السلام کو عطا کر دی جس کو آپ نے اپنے داہنے ہاتھ میں انگلی میں پہن لیا۔
 اور مسجد نبوی میں تشریف لائے اور نماز ادا فرمانے لگے کہ اسی دوران ایک سائل
 نے تین مرتبہ سوال کیا مگر کسی نے اس سائل کو کچھ نہ دیا۔ چوتھی مرتبہ اس سائل
 نے خداوند کریم سے دعا کی۔ اُدھر اللہ نے سائل کی طرف اپنا دست مبارک
 بڑھادیا جس میں وہ مبارک انگشتی تھی۔ مولا علیؑ اس وقت حالت رکوع میں

تھے۔ امام غزالی کی تحریر سے معلوم ہوا کہ حضرت علی علیہ السلام نے سائل کو وہی انگشتی عطا فرمائی جو حضرت سلیمان علیہ السلام بنی کے دست مبارک میں تھی اور جس کے اثر سے وہ عظیم ملک کے حاکم تھے۔ آپ کے اس عطیہ کے فضل و شرف کا اظہار خدا کی طرف سے اس طرح ہوا کہ جبرائیل امین آیہ ولایت لے کر نازل ہو یا بقول امام غزالی آیہ تطہیر نازل ہوئی بہر حال اس قدر بات متفق علیہ ہے کہ وہ انگشتی حضرت سلیمان ہی والی تھی جسکی قیمت حضرت سلیمان علیہ السلام کا ملک کبیر اور وہ بادشاہت تھی جس پر آپکی پوری پوری حکمرانی تھی۔

آیہ ولایت میں آخری فقرہ ہے "ترجمہ: یعنی حالت رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔ پروردگار عالم نے حضرت علی علیہ السلام کا انگشتی دنیا لفظ زکوٰۃ سے تعبیر فرمایا ہے اور زکوٰۃ کی دو قسمیں ہیں (۱) زکوٰۃ واجب (۲) زکوٰۃ سنت۔ زکوٰۃ واجب مال کا چالیسواں حصہ ہوتا ہے اور زکوٰۃ سنت صدقہ و خیرات کو کہتے ہیں پس معلوم ہوا کہ وہ انگشتی جو حضرت سلیمان کی بادشاہت کی قیمت تھی حضرت علی علیہ السلام نے اس کو زکوٰۃ میں دے دی۔ اگر زکوٰۃ واجب مراد لی جائے تو آپ نے اپنی ملکیت کا چالیسواں حصہ عطا فرمایا یعنی حضرت سلیمان کی جو سلطنت تھی وہ ہمارا مولا کی ملکیت کا چالیسواں حصہ تھی جو آپ نے زکوٰۃ میں دے دی۔ اگر زکوٰۃ سنت مراد لی جائے تو دیکھیے میرے ولاتے حضرت سلیمان علیہ السلام کی بادشاہت کے برابر دولت صدقہ اور خیرات میں دے دی بہر حال زکوٰۃ مائیں یا نہ مائیں اتنا ضرور انا پڑے گا کہ علی علیہ السلام نے حضرت سلیمان علیہ السلام کا بادشاہ کی قیمت ایک سائل کو خیرات میں دے دی

بشکریہ شاہی خبثی و معارف اسلام لاہور
جلد ۱۰ اشاعت سنہ ۱۳۹۵ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



تقریظ
از قلم: عالی
جناب غرتاب

ہمنشاہ خطابت: پروفیسر سید
علی رضا شاہ نقوی صاحب قلم

محمد وصی خان صاحب ایک بے لوث محنتی قومی کارکن کی حیثیت سے دنیا سے شیعہ دین میں پہچانے جاتے ہیں جن کو تصنیف و تالیف سے بھی بے حد لگاؤ ہے اور اب تک پچاس سے زیادہ کتب کی تالیف کر چکے ہیں۔ یہ بھی ایک اہل حقیقت ہے کہ تجربہ سب سے بڑی دولت ہے اور وصی خان صاحب کو قومی کارکن کی حیثیت سے تینش برس سے زائد کا تجربہ ہے اور آپ نے ملک کے جید علماء و مفکرین کی صحبت سے فیض حاصل کیا اور پاکستان میں جب بھی شیعہ قوم کو آپ کی ضرورت ہوئی آپ ہمیشہ پیش پیش رہے۔

پچھلے چند برسوں سے آپ نے مشہور زمانہ امامیہ جہتوں میں مختلف پتھروں اور نگینوں کی صفات، طبی اور سحری خواص اس سلسلے میں اگر معصومین علیہم السلام..... سے جوان نگینوں اور جواہرات کے متعلق مددی ہے وہ لکھنا شروع کیا۔ یہ تحریری تحریک واقعی ایک ندرت لئے ہوئے تھی کیونکہ مقررین نے اس طرف بہت ہی کم

دھیان دیا۔ خاص طور سے اردو ادب میں اور وہ بھی دین کی روشنی میں۔
ان لوگوں نے جو انسانی علوم کو دین کی روشنی میں پرکھنا چاہتے ہیں۔ اسے
تحریر وں کو بہت پسند کیا اور دلچسپی لی۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ تمام جمادات
نباتات اور حیوانات کسی نہ کسی شکل میں حیم انسانی پر اپنا اثر ڈالتے ہیں کچھ
غذا اور دوا کی شکل میں۔ کچھ لباس کی شکل میں اور کچھ رہائش کے طریقوں کی
شکل میں جس سے انسان اپنی نشوونما کو بہر حال میں برقرار رکھنا چاہتا ہے۔ مرنے کے
بعد بھی زمین کا کونہ ہی اس کے لئے تلاش کیا جاتا ہے جس میں اس کو چھپا دیا جائے
اسی طرح سے پتھر دینگے جو کہ جمادات میں سے ہیں۔ انسان کی کھال، رگوں اور رگوں
کے اندر بہنے والے خون کو متاثر کرتے ہیں جس سے انسان کی خصلت و عادات
و معمولات میں کچھ نہ کچھ فرق پڑ جاتا ہے۔ پتھر انگشتریوں کی شکل میں پہنے جاتے ہیں
جو پتھر آئمہ معصومین علیہم السلام اپنی انگشتریوں میں پہنا کرتے تھے۔ ان کو عقیدہ تھا
پہننا باعثِ ثواب و برکت بھی ہے۔ اور ان پتھروں کا اثر بہر حال مثبت ہوتے
ہیں۔ معروف ترین پتھر حواہلِ شیعہ انگشتریوں میں پہنتے ہیں۔ وہ عقیق و فیروزہ ہیں
کیونکہ جو تاریخ آئمہ معصومین علیہم السلام کی انگشتریوں کے بار میں بڑی خوبصورتی سے
وہی خاں نے زیرِ نظر کیا۔ ”آداب انگشتری قیمتی مہرک پتھر۔ نگینے اور ارشادات امیر المومنین
حضرت علی علیہ السلام میں واضح کی ہے۔ اس میں عقیق بہت زیادہ نمایاں نظر آتا ہے۔
اس کے ساتھ ساتھ انگشتریوں کے بار میں مفید معلومات بھی اس کتاب میں موجود ہیں جن کو
پڑھ کر ایک مومن اپنے لئے انگشتری کا انتخاب بڑی آسانی سے کر سکتا ہے۔ میں خداوند تعالیٰ

سے دعا کرنا ہوں کہ محمد و آل محمد علیہم السلام کے صدقے میں وہی خاں صاحب کو حیات طویل عطا فرمائے
تاکہ وہ آئمہ معصومین علیہم السلام کی روشنی میں شیعہ قوم کی زیادہ سے زیادہ خدمت کر سکیں۔ آمین

دعا گو

دستخط (پروفیسر سید علی رضا شاہ نقوی)

فون نمبر: 6638136-



قطعہ

قدم قدم یہ بتاتی ہیں قربتیں فیضی
کہ نصف نور ہے بس نصف نور ہی کے لئے
جگاہ دینا علی کو کوئی شبِ ہجرت
یہ سو رہے ہیں محمدؐ کی زندگی کے لئے

قطعہ

سیلاب آ رہا ہے گناہوں کا شہر میں
اے مومنو حسینؑ کا دامن نہ چھوڑنا
دورِ رستم ہے جیسے بھی گزرے گزار لو
لیکن کسی بزنید سے رشتہ نہ جوڑنا





تقریر:

از قلم حجۃ الاسلام علامہ
سید رازی جعفر نقوی
مجتہد العصر



یہ وردگارِ عالم نے اپنی قدرتِ کاملہ سے اسی کائنات کو اس
طرح نوازا ہے کہ ذرے ذرے میں اس کی حکمت کی ان گنت مثالیں
بکھری نظر آتی ہیں اور ایسے ایسے جواہرے اس نے اس عالم وجود کو
سرفراز کیا ہے جنکی تابناکیاں نگاہوں کو خیرہ کر رہی ہیں۔
اہل منطق و فلسفہ نے کائنات کو جمادات و حیوانات اور انسانوں کے
درجات کے درمیان تقسیم کیا لیکن بہ محض فہم کی راہوں کو بھیڑ کرنے کے لئے
ابتدائی آدمی ہے۔ ورنہ کون نہیں جانتا کہ جمادات کی بھی ان گنت اقسام
ہیں اور حیوانات و نباتات کی بھی۔ اور شہرہ کی ذیلی اقسام کو ناگوں ہیں
اور شہرے کے اندر اس کی صنایع اپنے نقطہ کمال کو نظر آتی ہے۔ بقول شاعر
برگ درختاں سبز در نظر موہشیار
ہر ورق دفتری ست معرفت کردگار

صاحب فکر و نظر اور عقل و دانش رکھنے والے انسان کے لئے درختوں کے
 صبر پتوں میں سے ہر پتے کے اندر پھر در در گار عالم کی معرفت کا ایک قطر
 پوشیدہ ہے لیکن جیسا کہ مولائے کائنات امیر المومنین حضرت علی بن ابی
 طالب علیہ السلام فرماتے ہیں۔

مَا أَكْثَرَ الْعِبَرِ وَقَلَّ الرَّاغِبِينَ فِي نَصِيحَتِهَا كَيْبَابِ كَثَرِ زِيَادَةِ أَوَّلِ
 ان سے نصیحت کرنے والے کس قدر کم ہیں۔

جمادات جو بظاہر بے جان سی مخلوق ہیں لیکن ان کے انواع و اقسام پر غور
 کیا جائے ان کی تو ظہویوں پر توجہ کی جائے اور پھر ان کے خواص پر
 فکر و نظر کی تو انہوں کو صرف کیا جائے تو اندازہ ہوتا ہے کہ یہ خود ایک
 منفرد دنیا ہے۔ خود ذرہ کی ہے جمادات کا ایک انتہائی مختصر سا حصہ۔
 بس کوئی نہیں جانتا کہ اسی ذرے کا دل چیر کر وہ طاقت و توانائی حاصل
 کی گئی ہے جسے ایٹم کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

حضرات محمد و آل محمد علیہم السلام کا ہم پر احسان ہے کہ انھوں نے کائنات
 کے کسی علم سے ہمیں محروم نہیں رکھا۔ چنانچہ جمادات کے جملہ انواع کے بارے
 میں عمومی ہدایات موجود ہیں اور بعض تہیتی پتھروں کے بارے میں ایسے جبروت
 انجمن خواص کا ذکر کتابوں کے اندر موجود ہے جن تک ذہن بشر اہل عالمی
 ہدایات کے بغیر پہنچ ہی نہیں سکتا تھا۔

ملک کی مایہ ناز شخصیات، بخشی قومی و سماجی خدمت تقریباً نصف صدی پر محیط ہیں۔ محرم و خترم جناب محمد وصی خان صاحب دایم مجددہ کو خداوند عالم صحت و عافیت کے ساتھ طویل حیات عطا فرمائے۔ انھوں نے نہایت طویل عرصے تک علوم اہلبیت علیہم السلام کے علمی سمندر میں غوطہ زنی کر کے صاحبان فکر و نظر کے لئے کچھ جواہر پاروں کو جمع کرنے کی سعی یشغ کی ہے۔ تاکہ اہل ایمان کے دلوں کو جلا ملے اور حزن حقیقت رکھتے دے اثنخاص پہ ادراک کر سکیں کہ جن پتھروں کو پہننے کی ائمہ طاہرین کی جانب سے ہدایات موصول ہوئی ہیں وہ کس قدر نوائید اور خواص سے مالا مال ہیں۔

میری دعا ہے کہ یہ دردگار عالم بصدق محمد و آل محمد علیہم السلام یا ماکہ محرم و خترم جناب محمد وصی خان صاحب کی اس خدمت کو قبول فرمائے جو صوف کو کامل تندرستی عطا فرمائے۔ اور قوم و ملت کو ان فیوض سے مالا مال ہونے اور ان کے انقد جواہر ریزوں سے کسب فیض کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

امین۔ والسلام۔ احقر
رضی جعفر

قطعہ

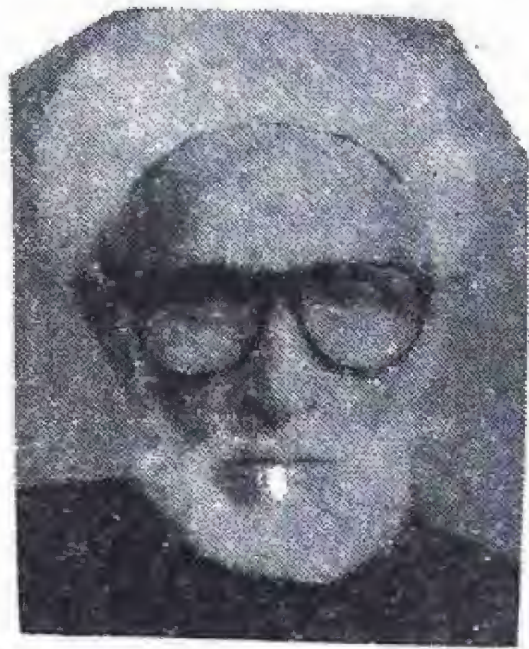
ہر درد کی دوا ہے عزاداری حسینؑ نہ ہڑا کا مدد ہے عزاداری حسینؑ
ہر ایک کے نصیب میں ہے یہ شرف کہاں اللہ کی عطیہ عزاداری حسینؑ



تقریر
حجۃ الاسلام والمسلمین
عابینا ب مرزا یوسف حسین

صاحب قید پرشیل مدرسۃ الوداعین نہر براہ
مجلس عمل علماء و شیعہ پاکستان
۱۰۔ فیلنگ روڈ — لاہور

باسمہ سبحانہ



خداوند کریم کا کتنا بڑا فضل اور مہربان ہے کہ اس نے انسان کو
بہترین قوام سے خلق فرمایا نہ صرف تاج شرافت بلکہ تاج حکومت
بھی اس کے سر پر رکھ کر بلا محنت و مشقت سارے اختیارات اس
کے سپرد کر دیئے اور اس کی خلقت سے پہلے مہمان سرائے عالم کو ہر قسم
کی نعمتوں سے سجاد کیا۔ اور انسان کو یہ حق دیا کہ ان پر حکومت کرے
اور انہیں اپنے استعمال میں لائے۔ انہی نعمتوں میں سے پتھر بھی ہیں
جو جمادات کی ایک قسم ہیں۔ اگرچہ ان کا عنصر بہت مختصر رکھا جاتا ہے
مگر یہی عنصر ہر عنصر کا گہوارہ پناہ اور قرار گاہ ہے۔

اگرچہ عام پتھر کے مکالوں اور راستوں کی تعمیر و اصلاح میں کام
آتے ہیں مگر ان میں ایسے پتھر بھی ہیں جو تخت و تاج کی زینت قرار
پاتے ہیں۔ نگاہیں انہیں دیکھ کر حیرت و حیرت ہو جاتی ہیں۔ ان کی قیمتوں میں
پستی و بلندی خود شاہد ہے کہ طبی لحاظ سے بھی یہ کسی نہ کسی مرض کے
لئے مفید ہیں اور ہادیان دین نے جن کا ارشاد حکمت سے پڑھتا تھا ان
کے فوائد اور اثرات پر روشنی ڈالی ہے۔

عالی جناب محمد وصی خان صاحب جن کی گردش قلم سے کئی رسالے
عالم وجود میں آکر شہرت حاصل کر چکے ہیں وہ اب پتھر کے نیگنوں کے
متعلق ایک رسالہ شائع کر رہے ہیں جو اس بار سے میں ان کی تحقیقا
کا نتیجہ اور محنت کا ثمر ہے جسے دیکھ کر بے ساختہ منہ سے نکلتا
ہے اٹکس کرے زور قلم اور زیادہ ۔
امید ہے کہ اس کے ثمرات سے زیادہ سے استفادہ حاصل
کیا جائے گا۔

(علامہ) یوسف حسین عفی عنہ

التماس سورہ فاتحہ

میں نے جب یہ کتاب تحریر کی تھی اس وقت یہ عظیم استاد اور علماء دین حیات تھے اور اس
کتاب کی اہمیت و افادیت کے متعلق بہت کچھ تحریر فرمایا ہے۔ وہ ہم میں نہیں لیکن انکی علمی کاوشیں
موجود ہیں ان کے شاگرد موجود ہیں۔ علامہ مرزا یوسف حسین صاحب لکھنوی (مرحوم) استاد محترم
علی حسین شیفہ مرحوم اور علامہ پیر ذکی الاجہادی مرحوم کے لئے سورہ فاتحہ کی اتدعا کرتا ہوں۔

الطی جولرز

۱۲۔ گلف وے شاپنگ سینٹر نزد تین تلواریں کلفٹن روڈ۔ کراچی۔

پر و پرائٹر: سید قمر حسین

یہاں ہر قسم کے زیورات کا کام اب ننداری اور تسلی بخش طریقے سے
کیا جاتا ہے۔ زیور کے ساتھ ساتھ ہر قسم کے اصلی نیگنہ بھی دستیاب

فون 5871253 :- : 5871254 :- فون

تقریظ

از قلم معجز رقم استاد محترم پروفیسر علی حسین شیفٹہ، ایم اے

(عربی، فارسی، اردو، اسلامیات)

فاضل، کابل، تاج الافاضل

حمد و درود کے بعد گزارش ہے کہ دین اسلام میں انگوٹھی پہننے کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ یہ سنت رسول بھی ہے اور سنت ائمہ طاہرین علیہم السلام بھی ہے اور مومنین کے داہنے ہاتھ میں انگوٹھی کا ہونا علامت ایمان بھی ہے۔ انگوٹھی کی اہمیت کے لئے یہی کیا کم ہے کہ پروردگار عالم نے حضرت سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی زندہ جاوید کتاب قرآن مجید میں "خاتم النبیین" فرمایا ہے۔ عربی زبان میں خاتم انگوٹھی کو کہتے ہیں اور مہر کو بھی چونکہ مہر کا ترجمہ مرتبت کے بعد سلسلہ نبوت و رسالت ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا۔ لہذا آنحضرت "خاتم النبیین" ہیں کیونکہ مہر ہمیشہ سب کے آخر میں ہوتی ہے اور مہر انگوٹھی سے ہی لگائی جاتی تھی۔

آنحضرت کے بعد ائمہ اطہار و تمام بزرگان دین اپنے داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔ سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد ان کے دست مبارک سے انگوٹھی اتارنے کے لئے ایک ملعون نے فرزند رسول کی انگشت مبارک کو قطع کر دیا تھا۔

غرضیکہ انگوٹھی پنہا دوستان آل رسول کی پہچان ہے اور ضروری ہے کہ وہ داہنے ہاتھ میں ہو۔ پھر مختلف نگیٹوں کی طبعی خصوصیات بھی ناقابل انکار ہیں۔ ان فیصلوں کے پیش نظر عزیز محترم محمد وصی خاں صاحب سلمہ اللہ کی

سازہ ترین تصنیف "آداب انگشتری" یقیناً نہایت مفید اور اہم علمی کوشش ہے
موصوف کے لئے جس قدر بھی کلمات خیر کہے جائیں کم ہیں کیونکہ وہ اس خط اربعہ
کے پر آشوب دور میں بھی اپنی استطاعت کے مطابق تصنیف و تالیف اور
نشر و اشاعت علوم آل محمد علیہم السلام میں شب و روز مصروف ہیں۔
یہ وردگار عالم ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے اور اہل ایمان
کو ہمیشہ انکی کاوشوں سے مستفید ہونے کا موقع فراہم فرمائے۔

سٹاٹ ٹاؤن سرگودھا

بندہ درگاہ مرتضیٰ

علی حسنین شقیقہ

روز یکشنبہ ۱۷ اپریل ۱۹۸۵ء

اسلام میں سائنس کا قصہ "سردیہ"۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک سیارہ کے متعلق فرمایا
خداوند عالم نے ساتویں آسمان پر ایک سیارہ تھدے پانی سے خلق فرمایا ہے۔ اور باقی
چھ چلنے والے سیاروں کو گرم پانی سے ۱۹۲ء میں ایک سیارہ دیکھا گیا جس کا نام پلوٹو ہے اس
سیارے کا سال ہمارے دو سو پچاس برس کے برابر ہے اس کے بعد آفتاب کے درمیان جو فاصلہ ہے وہ زمین
اور سورج کے درمیانی درمیانی فاصلے سے تقریباً چالیس گنا زیادہ ہے اس دوری اور بعد مسافت
کی وجہ سے سورج کی شعاعیں اس سیارے تک بہت ہلکی اور خفیف ہو کر پہنچتی ہیں
اس کی وجہ سے وہ سرد سیارہ ہے۔ روایت کا ظاہری اشارہ اسی سیارہ کی طرف ہو سکتا،

تقریظ

از قلم معجز رقم حجتہ الاسلام علامہ شہید محمد ذکی
الاجتہاد دی الرشتی عامل فیض وحانی
بسم الله الرحمن الرحيم
سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا بِمَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ الْحَكِيمُ

اس کائنات کے لئے خالقِ عالم نے محمد و آل محمد علیہ السلام کو نورِ ہدایت بنا کر خلق کیا ہے۔ اور اس کائنات کے ذرہ ذرہ کو اُن کے تصرف میں دے دیا۔ ان کی اطاعت کو واجب قرار دیا۔

اب جن جمادات نے جب آل محمد علیہ السلام کا پیالہ پی زیادہ پیگھنے بن گئے۔ اور جن جمادات نے پس و پیش کیا وہ پتھر کے پتھر رہے۔ جن نباتات نے آل محمد کی محبت کو اپنایا ان کو قدرت نے خوشبو میٹھا س بخوبصورتی اور خوش رنگ بنادیا ان کو انسانی زندگی کے لئے کارآمد اور پسندیدگی کا سبب قرار دیا۔ اور جو اس محبت سے الگ رہے ان میں تلخی بکڑواہٹ۔ بدبو اور بد رنگی عطا کی اُن کے استعمال کو انسانی زندگی کے لئے نقصان دہ قرار دیا۔ حیوانات جنہوں نے بڑھ کر آل محمد کی محبت کو گلے لگایا اُن کے گوشت کو حلال قرار دیا۔ اور جنہوں نے پس و پیش کی اُن کے گوشت کو حرام قرار دیا۔ اس ہی طرح انسانوں نے اگر آل محمد علیہم السلام کی محبت کو اپنایا تو اُن کو مومن کہا گیا اور جنہوں نے اس نعمت سے دوری اختیار کی اور ان کی دشمنی میں قدم رکھا۔ وہ منافق گردانے گئے

آل محمد علیہم السلام سے خالقِ دو عالم کی محبت یہاں تک پہنچی کہ اپنی فرضِ نماز میں ان کے ذکر کو واجب قرار دے دیا۔

اگر تاریخ و حدیث کی کتابوں کو نظرِ عمیق سے مطالعہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ بعض جانوروں کا پالنا بعض پتھروں کا پہننا باعثِ نیک و برکت ہے اور اسی طرح نباتات کا کھانا صحت کے لئے باعثِ تقویت اور اچھے اثرات کا حامل بنایا اور بعض کو نقصان دہ۔

اس دنیا میں عناصر کا جو کیمیائی عمل ہو رہا ہے اور اس کے ذریعہ قادرِ مطلق کی جو جو صنایاں ظاہر ہو رہی ہیں اور ہو چکی ہیں اہل علم حضرات اس کی کند عواہل کے ادراک میں عاجز ہوتے جا رہے ہیں۔ خالقِ حقیقی نے جو جو چیزیں آج تک اس کائنات میں خلق کیں اور آل محمد علیہم السلام کے ذریعہ اس کا علم دیکھ کر ظاہر کیا حکماء نے اس کے بھید جاننے ان سے فائدہ اٹھانے کی حتی الامکان کوششیں کیں اور جب تک اس چیز کی ماہیت دریافت نہ کر لی دم نہ لیا۔

جہاں قدرت نے بے بہا نوادرات خلق کئے وہاں جو اسرار کو بھی نبیِ نوح انسان کے لئے خلق کیا۔ ان جو اسرار پر اب تک کافی کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ ہر اہل قلم نے اپنے اپنے انداز میں کچھ نہ کچھ ضرور کیا ہے۔ لیکن زیرِ نظر کتاب کو مشہور زمانہ قومی کارکن اور ادیب اہلیت جناب محمد دسی خان نے عجب انداز اور عجیب فکر سے تحریر کیا ہے۔ جس میں محمد دسی خان صاحب نے نیکوئیوں پر تعلیم آل محمد علیہم السلام کی روشنی میں بڑی جامع اور مکمل بحث کی ہے۔

انگیزی کی بناوٹ سے لے کر نگینہ کی پسند اور اس کے مختلف خواص پر سیرِ طلب بحث کی ہے اور نگینہ کے خواص مختلف علوم کی روشنی میں بیان کئے ہیں۔ اس کتاب کو پڑھنے سے اس کا مقصد صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ ان حضرات

کی راہنمائی کے لئے تحریر کی گئی ہے جو انگشتی میں نیکنہ کا انتخاب محمد و آل محمد علیہم السلام کی روشنی میں چاہتے ہیں۔

خانصاحب نے ایک مکمل جدول مرتب کیا ہے جس میں نیکنہ کے خواص کیمیائی مرکبات رنگ طبی افعال سحری خواص۔ علم فلکیات کی روشنی میں اس کے اثرات یونانی تاریخ سے نیکنہ کی مطابقت اور علم الاعداد کے مطابق انسانی زندگی پر اس کے اثرات اور کرامات کا مکمل احاطہ کیا ہے تاکہ منکر تاثر نیکنہ کے لئے کوئی راہ قرار نہ رہے۔ ان کو معلوم ہو جائے کہ نیکنہ کا موجودہ سائنسی دور میں علم معدنیات اور کیمسٹری سے بھی تعلق ہے اور ان کے کیمیائی مرکبات ہی انسان کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔ خواہ وہ فائدے کے حصول کے لئے انگشتی یا لاکٹ کے ذریعہ اس نیکنہ کو پہنیں یا اصراف کو دور کرنے کیلئے ادویات کے ذریعہ استعمال کریں۔

اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیے کہ ہر چیز تدبیر کی محتاج ہوتی ہے۔ اسی طرح ان نیکنوں کا استعمال بھی تدبیر سے ہونا چاہیے۔ تب ہی یہ فائدہ پہنچائینگے۔ مثلاً دوائی میں استعمال کرنے کے لئے گشتہ کرنا ضروری ہے اور اس کے ذاتی خواص سے فائدہ اٹھانے کے لئے خاص نیکنہ کا انتخاب کرنا۔ رنگ اور ماییت دیکھنا خاص وقتوں میں اور خاص دھاتوں میں نیکنہ لگوانا اور ہنسنا بھی تدبیر ہے جب تک موافق تدبیر اختیار نہ کی جائے گی اس کا متعلقہ فائدہ حاصل نہ ہوگا۔ جو اس کے خواص کو ہر قوم کے علماء حکماء اور روحانی آدمیوں نے تسلیم کیا ہے۔ اسی طرح آل محمد علیہم السلام نے سب سے پہلے نیکنوں کے سحری خواص پر بحث کی ہے یہ حضرات جو نیکنے پہنتے تھے اور عوام الناس کو بھی ان نیکنوں سے فائدہ اٹھانے کی تعلیم و آداب بتائے۔ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام بوقت جنگ اپنے ہاتھ میں حدید چینی کی انگشتی پہنتے تھے جس کے نیکنہ پر نقش "العنکاء" کندہ تھا۔ اور آپ کے ارشاد فرمایا کہ سختی

اور پریشانی کے وقت حدید چینی پر مندرجہ ذیل دعا دو سطر میں کندہ کر اگر پہنچے۔ انشاء اللہ
فائدہ ہوگا۔

كَلِمَاتٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَا اللَّهُ

آخر میں عرض ہے کہ کسی علم کی کوئی انتہا نہیں اور قدرت کی صفائی کی اکثر باریکیوں
کو کوئی بھی حل نہیں کر سکتا۔ اس کتاب میں علمی طور پر وہ باتیں لکھی گئی ہیں جو ہر
انسان کو فائدہ دے سکتی ہے۔ حقائق کو اللہ پاک ہی بہتر جانتا ہے اور وہی استعمال کی
چیزوں میں فائدہ اثر دینے والا ہے۔



فاک پائے
در مصطفیٰ

فد کی اجتہادی الرشتی

کتاب

شہد دوا بھی غذا بھی

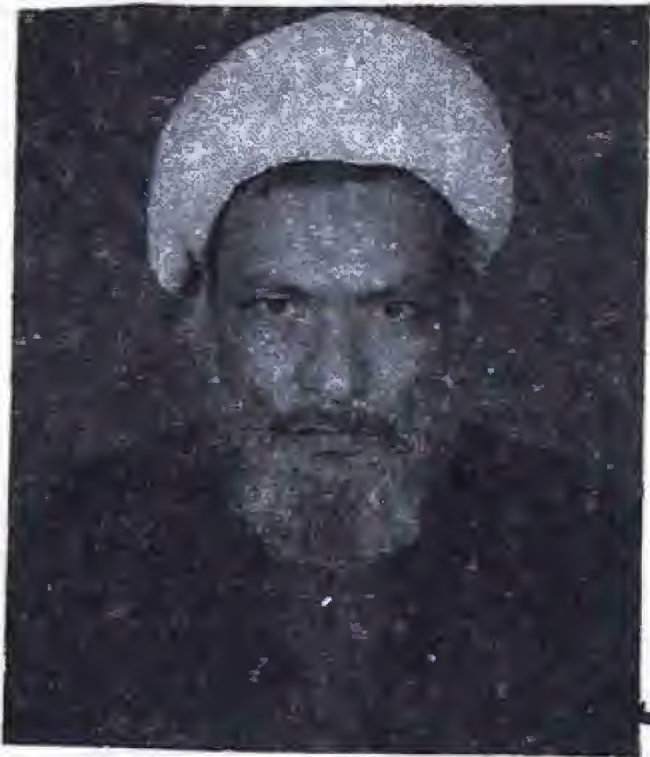
حضرت علی علیہ السلام

مؤلف — محمد وحسی خاں

اس کتاب میں ائمہ اہلبیت علیہم السلام کے ارشادات کی روشنی میں

شہد کی فیصلت بیان کی گئی ہے جس میں مختلف بیماریوں کا علاج

بھی درج ہے۔ گھر میں رکھنے کی نایاب کتاب۔



تقریر

از فلم اعجاز رقم حجۃ الاسلام حضرت

علامہ محمد موسیٰ صاحب قیلہ نجفی مدرس اعلیٰ جامعۃ المجتہدین رضویہ سوسائٹی کراچی
 و سابق امام جمعہ جماعت جامع مسجد نبی آئی اے۔ کراچی
 و امام جماعت جامع مسجد و امام بارگاہ کاظمین سادات کالوٹی۔ کراچی
 تمام تعریفیں سزاوار ہیں خالق کائنات کے لئے۔ درود و سلام کائنات
 کی ان متبرک اور اعلیٰ ہستیوں کے لئے جن سے طیفیل رب حیل نے ساری
 کائنات کو خلق کیا اور ان افضل ہستیوں کو اپنا محبوب ترین قرار دیا۔ کلمہ
 طیبہ میں واحدانیت کی گواہی لینے کے ساتھ ساتھ ان کی رسالت یعنی بنی
 برحق اور ان کے وصی کی ولایت کے اقرار کو بھی افضل اور دین اسلام کا ستون
 قرار دیا اپنی پسندیدہ نماز میں ان متبرک ہستیوں پر درود سلام کو واجب
 قرار دیا یہ بات تک تاکید کر دی کہ اگر تم نے اپنی ادا کی ہوئی نماز میں ان ہستیوں
 پر درود سلام کی تلاوت نہ کی تو تمہاری یہ نماز باطل ہو جائے گی۔

خداوند کریم نے محمد و آل محمد کو دنیا والوں کی نظروں میں اتنا بلند۔

افضل اور اعلیٰ مقام عطا جو کہ بعد ان کے پھر کسی فرد کو نصیب نہ ہو سکا۔ ان

متبرکستیوں نے دنیا والوں کے سامنے خالق کی عطا کردہ طاقت کا عملی مظاہرہ کر کے دکھایا۔ کبھی ڈوبتے ہوئے سونج کو داپس پلٹا دیا۔ کبھی چاند کے در کھڑے کر کے دکھائے۔ کبھی سوکھے ہوئے درخت کو سہرا بھرا کر دوبارہ خاتون جنت حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی شادی امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے ساتھ ہونے کی نوید دے کر تارا آسمان سے ان کے گھر میں اترا۔ زمین سے معمولی معمولی سنگریزے جب سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اٹھا کر انی مبارک پتھیلی میں رکھے تو یہ سنگریزے

پتھیلی مبارک میں آٹے ہی کا کلمہ طیبہ کی ملاوت شروع کرنے لگ جاتے تھے۔ اس ہی نسبت عالی سے یہ معمولی پتھر اور سنگریزے اللہ اور انہوں کی نظروں میں بہت متبرک ہو گئے۔ ان سنگریزوں نے قیمتی جواہرات اور نگینوں کی شکل اختیار کر لی۔ طبی اور سحری خواص کے حامل ہو گئے جس میں کچھ یگنے عقیق بنے کچھ فیروزہ کچھ حدید چینی کچھ یا فوت کچھ درخف کچھ سہیرے۔ کچھ مرجبان کچھ زمرہ کچھ پیکر انج و غیرہ وغیرہ۔

رب حبیل مالک ڈجھاں کا ارشاد گرامی ہے کہ کسی بندے کے دست مبارک کی انگلیاں میں عقیق یا فیروزہ کی انگشتری ہوتی ہے اور اس بندے کا ہاتھ درغا لئے بلند ہوتا ہے تو میری رحمت فوراً جوش میں آ جاتی ہے۔ اس بندے کی دعا کو مستجاب کر دیا۔ یہ متبرک پتھر جواہرات اور نگینے پر دور میں انسانی ضروریات رہے ہیں۔ نواب جید آباد کن میر عثمان علی خان راجہ صاحب محمود آباد محمود آباد سیٹھ ضلع لکھنؤ نواب رام پور والی رام پور سیٹھ نواب مرشد آباد بہار اور نواب

ولحد علی شاہ والی اودھ نے اپنی اپنی راہدہائی میں بڑے بڑے امام مبارک سے
 تعمیر کئے جہاں سونے چاندی کی نایاب علم اور فرکیاں بیاد سید الشہداء حضرت
 امام حسین علیہ السلام بنوائی اور اس میں نایاب ہیرے اور جواہرات جڑوائے جس کی
 وجہ سے ان کی خوبصورتی میں اضافہ ہو گیا۔ نواب رام پور کے امام بارگاہ میں پندرہ زمرہ
 کے بنے ہوئے دو عدد بڑے نایاب علم آویزاں ہیں۔ مندرجہ بالا امام بارہوں میں
 ہزاروں کی تعداد میں جواہرات جڑے ہوئے علم مبارک بھی ہیں۔ نواب نواز شہ
 علی خاں والی علیہ آباد راج اور بھارت کا ایک نام بارہ بہت بڑا مبارک حلی
 موچی گھٹ لائوہر میں ہے جہاں اصل چاندی سے بنی ہوئی ایک بہت بڑی فرخ
 رکھی ہے جس کی اس دنت قیمت لاکھوں روپیہ قیمت ہوگی۔

بلوچستان کے شہر کوئٹہ میں علمدار ردو پر ہزارہ صاحبان کا تعمیر کردہ بہت بڑا امام
 بارہ ہے جہاں سابق ممبر مجلس شوریٰ جناب سید حسن صاحب نے ۴۴ اذیت طبعی ۴۴ اذیت پوری
 چو داؤٹ اونچی فرخ مبارک چاندی کی بنوا کر رکھی جس کی خوبصورتی کو دیکھ کر
 کے لئے مختلف رنگ کے جواہرات فرخ کے چاروں طرف جڑے ہوئے ہیں۔ محفل شاہ
 خراسان نزد برائی نائش کراچی بی بی زہرا سلام اللہ علیہا کی ایک فرخ مبارک چاندی
 کی تاج کی شکل میں رکھی ہے اس فرخ کی قربت کے تاج پر ہیروں سے یا فاطمہ
 بڑا خوبصورت لکھا ہے اس امام بارگاہ میں کافی تعداد میں سونا اور چاندی کے علم اور فرکیاں
 رکھی ہوئی ہیں جس میں جواہرات بھی جڑے ہوئے ہیں۔ اس ہی طرح عزرا خانہ زہرا نزد رزار
 قائد اعظم میں ثانی زہرا سلام اللہ علیہا اور بی بی سیکندہ بنت حسین کے نام سے منسوب
 فرکیاں رکھی ہوئی ہیں جس میں قیمتی پاقوت جڑے ہوئے ہیں۔ ۹ محرم الحرام کو ہرمال

اس ہی عرافانے سے حضرت عباس علیہ السلام کے نام سے منسوب دو علم
مرکزی جلوس کے وقت نکالے جاتے ہیں۔ ان علموں کے پتھروں پر بہت قیمتی اور نایاب
اصلی پیرے جوڑے ہوتے ہیں۔ بیوزج کی روشنی میں جب نظر علم کے پتھروں پر پڑ جائے تو
تو فوراً آنکھیں چکا چوند ہو جاتی ہیں۔

جہاں جواہرات اور نگینے اپنی تراش اور خراش کی وجہ سے دیدہ زیب ہو
جاتے ہیں وہاں یہ جواہرات اپنے اندر طبی و بھری خواص بھی رکھتے ہیں جس کی وجہ سے
ان نگینوں پر مسلسل نت نئے تجربات ہو رہے ہیں حکماء ان جواہرات سے مختلف
قسم کی بیماریاں علاج کے لیے کثرت جات بناتے ہیں۔ موجودہ دور کے سائنسدانوں نے ان
جواہرات سے نکلنے والی مختلف قسم کی شعاعوں سے جسم انسانی کی اندرونی بیماریوں کے
لئے مختلف اور کامیاب علاج کے طریقہ ایجاد کئے۔ ابھی حال ہی ہی تا تھ ناظم آباد کراچی
میں ایک بہت خوبصورت پیشوں کے کام سے آراستہ بہت بڑی درگاہ بنام مسجد
امام بارگاہ باب المسلم کے نام سے مومنین کراچی نے تعمیر کی ہے۔ اس درگاہ میں اصلی
ساتھی اور سونے کی بہت بڑی خوبصورت ضریح مبارک بنام حضرت عباس
علیہ السلام بنا کر رکھی ہے جس میں قیمتی جواہرات بھی لگے ہوئے ہیں بہ بڑی مقبول
درگاہ ہے ہر شب جمعہ ہزاروں مومنین اور مومنات یہاں طلب دعا کے لئے ہمارے
دیتے ہیں اور مرادوں سے مستجاب ہوتے ہیں۔

زیر نظر کتاب آداب انگلشٹری قیمتی تبرک پتھر نگینے ارشادات امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام
اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے جس کو مشہور زمانہ قوی کارکن اور مصنف کی مدد کتب خباب
مخدومی خان سابق صدر مرکزی تنظیم عزار رجسٹرڈ نے اپنی طویل محنت اور کوششوں

کے بعد مومنین کرام کے لئے تحریر کی ہے۔ میرے خیال میں قارئین کرام کو اس کتاب کے مطالعہ کے بعد انگشتی اور جواہرات کے لئے پھر کسی کتاب کے پڑھنے کی ضرورت نہیں رہے گی اور نہ ہی کسی فسر کے بعد اس سلسلہ میں جانے کی زحمت کو ارا کرنی پڑے گی۔ یہ کتاب انگشتی نگینوں اور متبرک چھروں کی جملہ معلومات پر ایک نثرانہ ہے۔ یہ کوشش پر جو دھی نمان نے علوم آل محمد علیہم السلام کو اجاگر کرنے کے لئے سراجام رکھی ہے۔ ان کو مبارک باد دینا ہوں اور ان کے حق میں دعا گو ہوں۔ بیمار رہا ان کو صحت عطا فرمائے امیر المومنین ان کے قلم کو روانی اور زور عطا فرمائیں۔

خاک پائے در المیت

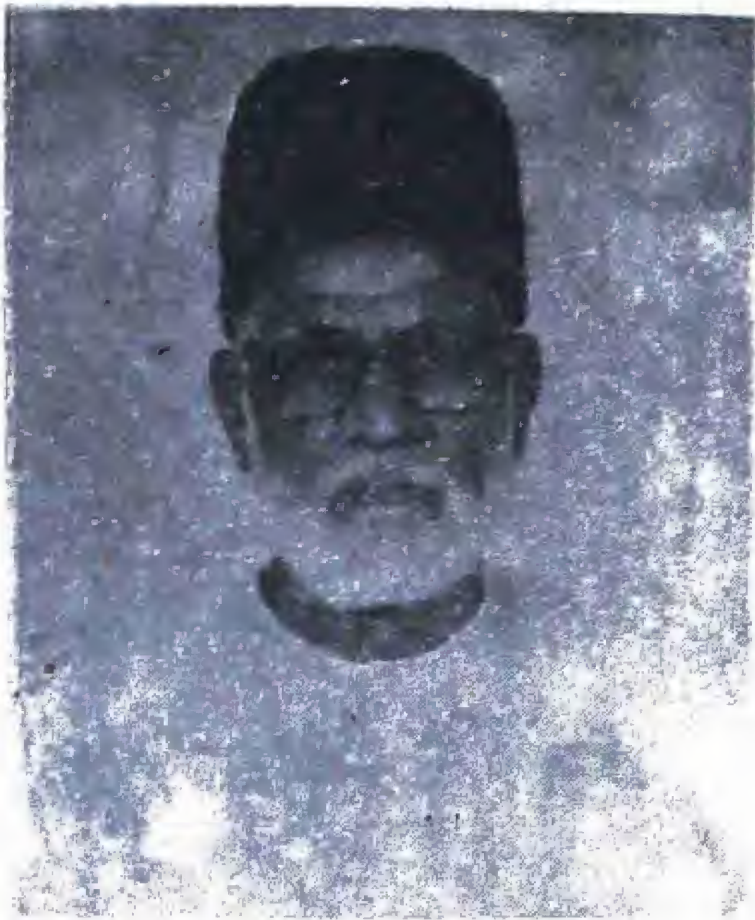
محمد موسیٰ بخنی۔

مسجد و امام بارگاہ کاظمی سادات
کالنی کراچی فون نمبر 4570534

قطعاً

علی سے میرے جس کو انہیں ولی نہ ہو
مرا ایک دشمن حیدر کو آدمی نہ ہو
نفسین سمجھو کہ نطفہ میں فرق ہے اس کے
جو مولوی یہ بتائے کہ یا علی نہ ہو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



تقریظ

از قلم معجز رقم فخر قوم عاییناب
محقق اسلام علامہ ناصر حسین

صاحب قبلہ مدظلہ العالی

فیض آبادی

سرپرست اعلیٰ ادارہ درسی عمل پاکستان و بانی ادارہ الفلاح لاہور

خداوند کریم خالق کائنات نے ہر شے میں اس کی حیثیت کے متعلق
اثرات خلق فرمائے ہیں۔ ان جملہ اثرات اور ان کی صفات کے متعلق -
معلومات صرف ان حضرات کو ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے علم لدنی سے سرفراز
فرمایا اور اس کائنات کا کوئی دوسرا شخص اسرار و موز کے متعلق کچھ
نہیں کہہ سکتا اور نہ ہی بتا سکتا ہے۔

قیمتی تبرک چھتر جواہرات اور نگینوں کے اثرات اس کے
اسرار و موز کے متعلق جتنا ضعیف علم اور معلومات نبی نوع انسان کی
بھلائی اور افادیت کے لئے محمد و آل محمد علیہم السلام نے پیہم پہنچائی ہیں

وہ کسی اور شخص نے نہیں پہنچائی۔ مثلاً عقیقہ۔ یا قوت۔ درنجف۔ فیروزہ۔
 اور حدید چینی وغیرہ کا استعمال نبی نوع انسان کے لئے مستحب قرار دیا۔
 ان پتھروں کے استعمال سے روزمرہ کی زندگی میں فائدہ ہی فائدہ ہے۔
 یہ نیگنے دعاؤں کو مستجاب کرنے کا ذریعہ۔ دشمنوں کے شر سے محفوظ
 رکھنا بیماری و آفات سے اپنے پہننے والے کو نجات دلانا اور پہننے والے
 کو خیر و برکت سے ہم کنار کرتے ہیں۔

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام خلیفہ بلا فصل اپنے درت
 مبارک کی داہنے ہاتھ کی انگلی میں یا قوت کی انگشتی پہنتے تھے آپ
 نے جو سائل کو حالت رکوع میں مسجد نبوی میں انگشتی عطا فرمائے تھے
 وہ بھی یا قوت کی انگشتی تھی۔ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام
 کا ارشاد ہے کہ یا قوت انسان کی مفلسی اور غربت کو دور کرتا ہے۔

کوئی پتھر منحوس نہیں ہے لوگ وہم میں مبتلا ہو کر طرح طرح کی معنی
 اور فضول من گھڑت باتیں کرتے ہیں جنکا نہ کوئی سرو پیر ہوتا ہے۔ ان سے
 قیمتی اور تبرک پتھروں اور نیگینوں کے متعلق لوگ تاروں اور علم رمل
 سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں اور جو لوگ ان دنیاوی علوم
 کی ذرا سی بھی سوتج و سمجھ رکھتے ہیں وہ حساب نکال کر لوگوں کو دہم میں
 مبتلا کر کے اپنا کمال ظاہر کرتے ہیں۔ یہ سراسر حیالت ہے۔ اس طرح انسان
 ان لوگوں کے چکر میں آکر ایک زر کثیر اپنے آنکھوں میں ڈال دیتا ہے۔

ائمہ طاہرین علیہ السلام نے جو کچھ ان پتھروں اور نیگینوں کے متعلق

ارشاد فرمایا ہے وہ حرف صحیح اور درست ہے بلکہ حق ہے لہذا ہم لوگوں کو
 آپ حضرات کے ارشادات کی روشنی میں یگیوں کو استعمال کرنا چاہیے۔
 زیر نظر کتاب جناب محمد وصی خان کی تالیف ہے جس کو آپ کے بہت
 محنت اور لگن کے ساتھ محمد و آل محمد علیہم السلام کے ارشادات اور
 اقوال کی روشنی میں مرتب کیا ہے۔ یہ کتاب جو معلومات کا ایک خزانہ ہے
 جس کا مطالعہ کرتا اور معلومات کے لئے گھر میں رکھنا فائدے مند اور
 مفید ہے اس کاوش پر محمد وصی خان کو مبارکباد دیتا ہوں اور ان کی
 صحت اور علم کے لئے دعا گو ہوں۔ آپ اسی طرح ترقی علوم آل محمد
 علیہ السلام میں مگن رہیں گے۔



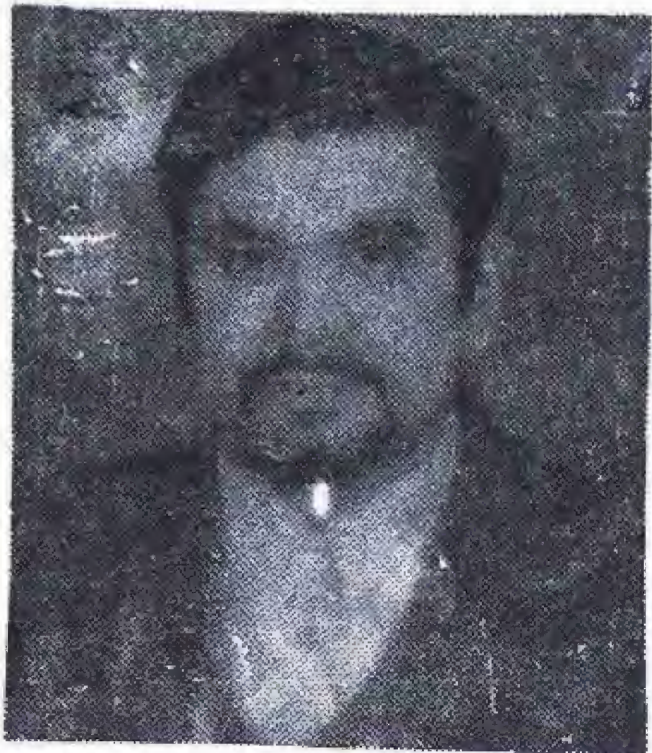
دعا گو
 سچے درتبول

ناصر حسین فیض آبادی

لاہور 23/4/94

کتاب ”شہد روا بھی غذا بھی“ ارشاد حضرت علی علیہ السلام
 ہزاروں بیماریوں کا علاج شہد سے کیجئے۔

از قلم مولیٰ آرم تقریر



کتاب آداب انگشتی
عالی جناب طاہر حسین بٹ صاحب
چیف اڈیٹر ماہنامہ درس عمل لاہور

جناب محمد وحی خاں صاحب مدظلہ العالی جو پہلے ہی تین کتابوں
کے مصنف ہیں اور ان کی ہر تصنیف ایک سے ایک بڑھ کر ہے۔ نیز ان کے دینی
علمی، تحقیقی مضامین مختلف رسائل و جرائد اہامیہ میں شائع ہوتے رہتے ہیں
اس لئے محتاج تعارف نہیں ہر دینی، علمی، ادبی، حلقوں میں نہایت قدر کی نگاہ
سے دیکھے جاتے ہیں۔ اب انھوں نے "کتاب آداب انگشتی" اپنی سابقہ
روایات کے مطابق آئمہ معصومین کے اقوال و حوالوں کے مطابق تحریر کی
ہے اور کتاب انہا میں جہاں عقیق، فیروزہ، درخشف وغیرہ پتھروں کے خواص
بتائے گئے ہیں وہاں ستاروں کے اور برج کے مطابق یہ بھی بتایا گیا ہے کہ کونسا
پتھر آپ کو اس آئے گا۔ اس لئے اس کتاب کا ہر گھر میں ہونا نہایت ضروری
ہے۔ تاکہ سر آدمی اپنے ستاروں کے مطابق اپنے بہننے کے لئے نیکینہ کا خود
انتخاب کرے اور حقیقی فوائد حاصل کرے اور جو لوگ جعلی پیر فقیروں کے
جعلی تعویذ گنڈوں۔ دھماگوں سے فوائد حاصل کرتے ہیں یا کرنے کے خواہش

مند ہوتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے بھی یہ کتاب جعلی طریقوں سے بچانے کے لئے
بھی ممد و معاون ثابت ہوگی۔ آخر میں رب العزت سے دعا ہے کہ وہ جناب
محمد وصی خان صاحب کو صحت و تندرستی عطا فرمائے، تاکہ وہ اپنی دینی
علمی۔ ادبی۔ تحقیقی کاوشوں سے ملت اسلامیہ کی رہنمائی کرتے رہیں آمین

فقط گنہ گار

طاہر حسین ابٹو

چیف ایڈیٹر ماہنامہ درس عمل لاہور۔



(۱) کتاب تشکيل پاکستان میں شیعہ جان علی کا کردار، ۳ جلدیں۔ علی علی ۳۰ جلدیں۔
 حسین حسین ۳ جلدیں۔ حضرت علی کے محجزات۔ حضرت عباس کے محجزات
 حضرت علی امیدان جنگ میں۔ حضرت امام حسین کے محجزات۔ شیعہ حفاظِ سندان۔
 نارحہ آلِ محمد۔ رحلِ کربلا۔ چشمنِ کاتم۔ امامِ عشق کا واپسی بیاض تیکس زہرا جلدیں بیاض نکین زینب
 جلدیں بیاض ضیاء الخیم بیاض صدائے کربلا ابوبکر کرام آستانہ مولانا علی پر۔ سوانح محمد حنیفہ۔ تفسیر۔ نگار دہ
 سوانح عمار باقر۔ شہدِ دوامی غذا بھی۔ بازار کتب شہیدان۔ مراۃ یاور اعظمی۔

تقریظ

حَمْدُ اللَّهِ وَالصَّلَاةُ عَلَى رَسُولِهِ وَآهْلِهِ
از قلم: حجة الاسلام علامہ سید نعل حسنین زید حامی سوی صاحب قلم



ہمارے زمانہ میں دین سے بے تعلق
غفائے میں غفلت مسائل میں صحیح و غلط
الجھنے کی روحیں انداز سے چل رہی ہے وہ
اظہر من الشمس ہے۔ حضرات محمد و آل محمد
علیہم السلام کے ارشادات پر مسلمان کے
لئے مرکز عقیدت اور محور عمل ہیں جو انسان

کی پوری زندگی کو محیط کئے ہوئے ہیں۔ خداوند کریم جس نے اپنی حکمت کا مد
دنیا کو دارالاسباب قرار دیا ہے۔ کائنات کی ہر ایک شے میں جو گونا گوں
اثرات مضمر کر دیئے ہیں ان سے افادہ کرنا بالعظمت انسان کی سرشت میں خمیر ہے
منہملہ ان گونا گوں چیزوں کے جو اپنے وجود میں اثرات رکھتی ہیں اور جن سے
انسان کو اپنی زندگی سنوارنے کی اقتیاج ناکزیر ہے ان میں آداب انگشتی
قابلِ صدا احترام یگننے قیمتی متبرک پھر وغیرہ شامل ہیں۔ لیکن اس حقیقت سے
انکار نہیں کیا جاسکتا کہ عام طور پر ملت جعفریہ کے اکثر بیشتر افراد صرف مذکورہ چیزوں
کے نام سے آشنا ہیں لیکن ان چیزوں کے اثرات اور خوش آئند کیفیات

سب لوگ آگہی نہیں رکھتے۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ ہمارے علماء کرام اور اہل قلم حضرات کا محورِ نگارش صرف بعض آیاتِ قرآنی و احادیث ہیں زندگی کے دوسرے شعبوں کو مبادار بنانے کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ کائناتِ عالم کی ہر ایک شے سے بقدر وسعت معلومات و استفادہ کرنا ضروری ہے اس سلسلے میں قابلِ قدر ہیں عالمِ حیل و فاضلِ نبیل جناب محمد وحی خاں صاحبِ مہذطلہ اعلیٰ جو کہ عرصہ سے ایسی گراں قدر مکیاب مفید معلومات کا ذخیرہ قوم کی خدمت میں اس انداز سے پیش فرما رہے ہیں کہ جو مردِ حقہ طریق سے دامنِ بچاؤ ہوئے ہے مگر اسکی افادیت انسانی زندگی کے ہر ایک روحانی پہلو کو اجاگر کر رہی ہے واقعا موصوف نے انتہائی جانفشانی اور محنت سے کام لیا ہے ورنہ پوری قوم ان دُرِ بائے نایاب و گوہرِ بابرِ اکبر سے دور اور ان کے اثرات سے نا بلد رہتی۔

موصوف نے اس دوری کو قریب بدل دیا ہے موصوف کی کتاب بنام آدابِ انگشتری قیمتی منبرک پتھر نگینے اور ان سے متعلق حضرت باب مدیہ العلوم امام حسین حضرت علی علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں یہ کتاب مزین کی ہے مجھے یقین ہے کہ ملتِ جعفریہ اس کتابِ عمارتِ انتساب سے پورا پورا فائدہ اٹھائے گی اور اس کتاب میں جو درجے کے گراں بہار معانی و اثرات متعارف کرائے گئے ہیں ان کو دیکھ کر خلاقِ عالم کی صنایع اور اس کے موثر اور حقیقی ہونے سے اپنے اعتقادات استوار کریں گے کیونکہ حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا ہے

أَوَّلُ الدِّينِ مَعْرِفَتُهُ كَمَا دِينُ كِي ابْتِدَا

کی معرفت ہے

خطیب آل محمد

سید نعل حسین زیدی سرسوی

اسلام پورہ لاہور

تاریخ

۹۴ - ۱ - ۱۶

آپ کی کامیابی یقینی ہے۔!

مگر کیسے.....؟

یہ حیرت انگیز راز اور دیگر اہم تفصیلات کی معلومات کے لئے جو ابی
نفاذ اور ضروری اخراجات کے لئے / ادا گیارہ روپے کا مئی آرڈر درج ذیل
پتہ پر پورے نقین اور اعتماد کے ساتھ ارسال فرمائیے۔
"دارالحق عملیات" زنگیجو ہاؤس۔ سید آباد
ڈبل روڈ پرانا نواب شاہ (سندھ) پاکستان کوڈ نمبر 6745

دارالحق عملیات

زنگیجو ہاؤس۔ سید آباد

ڈبل روڈ پرانا نواب شاہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
خط از طرف مفتی حکیم سید عنایت علی شاہ نقوی

مفتی اعظم سابق ریاست خیر پور میر سید سید احمد امام الجمعہ شاہ گریز عثمان
 جناب محمد وصی خان صاحب زاد حیدرہ - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
 آپ کا مکتوب ملا کتاب آداب انگشتی کی مکتوب سے اطلاع ہوئی۔ کتاب
 میری نگاہ سے نہیں گزری جب کتاب لجا گی تو انشاء اللہ پڑھ کر اپنے تاثرات پیش کرنا
 لیکن مجھ کو اس بات کی قوی امید ہے کہ یہ کتاب "آداب انگشتی
 قیمتی تبرک پتھر شگنہ ارشادات امیر المومنین حضرت علی السلام آپ کی دیگر
 تالیف کردہ کتابوں کی طرح یہ کتاب بھی مومنین کرام کے لئے ایک معاون
 کتاب ہوگی جس سے ہر مومن استفادہ حاصل کر سکے گا دعا ہے کہ مولا علی
 آپ کے علم میں مزید اضافہ فرمائیں۔
 دالسلام
 مفتی عنایت علی شاہ
 فون نمبر: 34516

۱۸-۱ ۹۴



قطعہ

توحید کا پیام عزاداری حسین
 ہے در مس گاہ عام عزاداری حسین
 جو جبادہ رسول یہ ہیں گامزن دہی
 کرتے ہیں صبح و شام عزاداری حسین۔



تقریظ

از قلم : محقق عصر حضرت علامہ طالب حسین

کریالووی صبا

پیشروین عالمی کونسل سیرت النبی
پیشروین سپریم کونسل اسلامیه دار التبلیغ

لاہور۔



ہمارے ملک کے مشہور محقق۔

مورخ، ساٹھ سے زیادہ دینی کتب کے

مصنف اور سماجی کارکن جناب محمد وحسی

خان کافی عرصے سے تحریک کے ذریعہ مذہب

و ملت کی خدمت اور دین اسلام کی تبلیغ

فرما رہے ہیں۔ انھوں نے شبے روز کی کادش سے اب ادب انگشتری، قیمتی تبرک

پتھر اور یگنے ارشادات امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام، برائیک تحقیقی کتاب تبارک

ہے جس میں قرآن کریم، احادیث معصومین علیہم السلام، اقوال علماء کرام اور افکار

ماہرین فلکیات، معذنیات شامل کئے گئے ہیں۔

اس کتاب کے مطالعہ کے بعد کم از کم اس موضوع پر آپ کو کسی اور کتاب کے پڑھنے کی

ضرورت نہیں پڑے گی۔ لہذا ہر مومن کو گھر میں جو اسرار و عملیات سے مراد اس

کتاب کا ہونا ضروری ہے۔ میری دعا ہے خداوند کریم بیمار کو بلائے صدقہ
میں ان کو صحت کامل عطا ہو تاکہ یہ اس ہی طرح ملت جعفریہ کا خدمت کرتے رہیں۔

فارم اہلی بیت

طالب حسین کریمالوی

فون: 871677 مکان نمبر ۱۹۲ گلی نمبر ۱۲۷ مکہ کالونی

گلبرک لاہور۔

قطعہ

کیا شیعوں کے ہیں مشکل کشاء علیؑ
سہررن میں نعرہ سینوں کا بھی ہے یا علیؑ
جو دیدہ ور ہیں خاکِ درو براہِ ہیں
ان میں ابوالکلام ہوں یا سر رضا علیؑ

مولانا ظفر علی خان



قطعہ

علی کا قلب جسے نور عین کہتا ہے
جسے مزاجِ بنی دل کا چین کہتا ہے۔
یزیدیت کے پرچھے ارادے جس نے
اس اک ادا کو زمانہ حسین کہتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خط از طرف دکیل آل محمد حجتہ اسلام مولانا غلام حسین نجفی (فاضل عراق)
سرپرست ادارہ تبلیغ اسلام و مدرس جامع المنتظر۔ ایچ بلاک مارٹل ٹاؤن لاہور
محترم محرم برادر عالی قدر محمد و صبی خان صاحب، تاریخ ۱۶-۱-۹۴
السلام علیکم۔ تحفہ یا علی علیہ السلام

بعد از خیریت اجاب کا خط ملا۔ یاد آدرسی کا شکریہ بندہ نے آپ
کی کتاب تشبیل پاکستان میں شیعان علیؑ کا کردار جلد اول اور جلد دوم پڑھی
ہے۔ اور شیعہ قوم کی طرف سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ آپ نے قوم
شیعہ کی بہت بڑی خدمت کی ہے اور اس کتاب کی تصنیف پر میں آپ کو
مبارک باد پیش کرتا ہوں اور میری دعا ہے کہ حق تعالیٰ آپ کی اس
نیکی کو قبول اور منظور فرمائے اور آپ کو صحت و سلامتی کے ساتھ ہمیشہ اپنی حفاظت و امان
میں رکھے۔ آئیں جناب کی کتاب بنام آداب انگشتری میں نے نہیں دیکھی لہذا جس کتاب کو
بڑھا دیکھا، نہیں اس کے بار میں اپنی رائے کو اس طرح پیش کر سکتا ہوں۔ لیکن پھر بھی میری رائے میں آپ
کی یہ کتاب آداب انگشتری قیمتی مہر کی تحفہ اور ارشادات امیر المومنین حضرت علی
علیہ السلام آپ کی تصنیف کردہ دیگر کتابوں کی طرح یہ کتاب بھی ترویج علوم محمد و آل محمد علیہم السلام
علوم فیکہ متبرک پھر نگینے جو اسرار اور انگشتری پہننے کے آداب پر مومنین کو کام کے لئے ایک انوار ملوثی
خزانہ ہو گا۔ پھر میں رکھنے کا ایک تحفہ بھی ہے

والسلام

دعا گو غلام حسین نجفی۔

تقریظ

از قلم عابد بنیاب مرزا محمد جعفر صاحب انچارج مکتب العلوم ناظم آباد کراچی۔
محترم و مکرم حضرت محمد دہی خان صاحب مصنف کتب کثیرہ کی تازہ نسیف
کا مسودہ نظر نواز ہوا موصوف نے اپنے طبعی تحقیقی رجحان کو اس کتاب میں بھی ملحوظ رکھا
ہے دہی صاحب کا قلم جس موضوع پر اٹھتا ہے اسے تشنہ نہیں چھوڑتا۔
ونگین پتھروں سے عوام انسان کی محبت، پتھروں کی طرف سے میلان و رجحان
کی نشاندہی کے لئے کافی ہے۔

اس کتاب میں نگیروں کے افعال و خواص بھی ہیں اور بعض پتھروں سے منسوب
واقعات اور داستانیں بھی ہیں جو قاری کی دلچسپی کا ایک سبب ہیں۔
موجودہ دور میں سائنسی اور طبی نظریات کی روشنی میں جو مفید اور کارآمد
چیزیں گریہ کی گئی ہیں وہ بھی قابل صد تحسین ہیں۔

امید ہے کہ موصوف کی دوسری کتابوں کی طرح یہ کتاب بھی قبول عوام
و خواص کی سند حاصل کرے گی۔ اللہ سے دعا ہے کہ موصوف کی توفیقات میں
اضافہ ہوتا رہے اور اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔

مرزا محمد جعفر

۸۴-۱۲-۸۵



تقریظ

۔ از معجز رقم، السید فیض احمد شاہ نقوی انجاری عامل فیض روحانی۔
 و ماہر جواہرات، فصیر بتول عباد اسٹریٹ عثمان پارک ساندہ روڈ۔ لاہور۔
 کتاب کے مندرجات کا مطالعہ کرنے سے قبل کتاب کے مصنف کے بارے
 میں مکمل معلومات کا ہونا اشد ضروری ہوتا ہے مصنف کی قابلیت، علمی معیار
 اور مضمون نگاری ہی کسی کامل محقق کا طرہ امتیاز ہوتی ہے مضمون نویسی کسی بھی
 مضمون پر کی جائے اس کے سیاق و سباق میں ربط اور قاریہن کی دلچسپی ایک
 ضروری اصول ہوتا ہے۔ اگر ان تمام اصولی باتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے کسی بھی
 کتاب کی تصنیف کی جائے تو وہ کتاب ہر لحاظ سے مقبول عام ہوتی ہے۔
 زیر مطالعہ کتاب کے مصنف جناب محمد وحی خان صاحب ایک معروف اور ممتاز
 شخصیت کی حیثیت سے مختلف مذہبی، علمی، ادبی اور فلاحی حلقہ جات میں منجملہ
 دیگر خصوصیات کے ایک بہترین مصنف کے جانے پہچانے جاتے ہیں۔ آپ نے کثیر تعداد
 میں مختلف موضوعات پر کتب تصنیف کی ہیں جو قارئین میں بید مقبول ہونے کے
 علاوہ ہر گھر میں لائبریری کی زینت اور بعض مقامات پر حوالہ جات پیش کرنے
 کے لئے ایک قابل فخر علمی پیشکش ثابت ہوئی ہیں۔ آپ کا علمی ادبی اور مذہبی
 ذوق و شوق اور کاوش قابل ستائش ہے۔ بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ آپ ایک بہت
 علمی خزانہ مختلف کتب کی شکل و صورت میں عوام کے استفادہ کے لئے پیش
 کیا ہے تو بے جا نہ ہوگا۔ آپ کی تمام تصانیف ہمارے لئے گرانقدر سرمایہ ہیں۔
 قدرتی جواہرات کے موضوع پر اس وقت بے شمار کتب دستیاب ہیں جن میں مختلف
 مصنفین نے جواہرات کے متعلق نہایت ہی اہم معلومات تحریر کی ہیں۔ میں نے بعض کتب

کا مطالعہ کیا ہے اور اس میں شک نہیں کہ انھوں نے کافی محنت شاقہ سے کام لیتے ہوئے نہایت اہم تاریخی روایات اپنی تصانیف میں بیان کی ہیں جو واقعی قابلِ تعریف ہیں۔ لیکن جناب محمد وصی خان صاحب کی زیرِ نظر تصنیف آدابِ انگشتری اور ارشاد امیر المومنین ایک منفرد حیثیت کی حامل ہے۔ خاص طور پر قدرتی جواہراتِ آئمہ طاہرین سے منسوبات ایک نئی علمی کاوش ہے۔ مصنف نے چند ایک قدرتی جواہرات کے متعلق امامیہ جنسری۔ ۱۹۸۵ء میں ایک مضمون سپردِ قلم کیا تھا جو آپ کی علمی قابلیت کا جیتا جاگتا ثبوت تھا۔ زیرِ نظر کتاب بھی اسی علمی کاوش کا گہوارہ ہے۔ انگشتری میں نیگنے پہننے والے حضرات کے لئے معلومات کا یہ کتاب ایک خزانہ ہے۔

قدرتی جواہرات کی تحقیق کو نامیرا شوق ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایک مشکل ترین فنی موضوع ہے جو ہر کس و ناکس کے بس کی بات نہیں ہے۔ مصنف نے اس کتاب کی تصنیف میں بے حد محنت کی ہے اور مجھے قوی امید ہے کہ قاری کرام اس کتاب سے استفادہ کر کے شرفِ پندیرانی بخشیں گے۔

ماہر جواہرات، روحانی و جسمانی عامل

السید فیض احمد شاہ نقوی البخاری

عفی عنہ

تاریخ ۸ اپریل ۱۹۸۵ء

لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مختصر تعارف



الشیخ فیض احمد شاہ نقوی البخاری صاحب
جائزہ صحر خاص دبھارت میں پیدا ہوئے
اساتذہ اعلیٰ تعلیم اسی شہر میں حاصل کی اور
بقایا تعلیم لاہور میں تقسیم منہ دیاکے بعد
حاصل کی۔ ایک عملیات اور جوابات کا اوّل

عمر سے ہی شوق تھا مگر ملازمت اور دیگر مصروفیات کیوجہ اس طرف زیادہ توجہ نہ دے سکے تھے
میں اپنے روحانی عملیات اور جوابات کی تحقیقات میں عملی طور پر دلچسپی لی اور باقاعدہ کام
شروع کیا۔ ۱۹۵۷ء میں اپنے استاد محترم فاضل مشرقیات عامل کامل حکیم محمد رفیق زائدہ
صاحب مدظلہ اعلیٰ مصنف کتاب "قانون طلسمات" سے عملیات اور جوابات کا مزید علم حاصل
کر کے بیشتر مضامین اخبارات اور رسائل میں شائع کئے۔ ۱۹۸۴ء اور ۱۹۸۵ء میں روزنامہ
مشرق لاہور کے جمعہ میگزین اور ماہنامہ "میت" رشتہ لاہور میں باقاعدگی سے آپ کے قدرتی جوابات
پر خاص مضامین شائع ہوتے رہے۔ آپ ایک محروم اور بین الاقوامی شہرت یافتہ روحانی جسمانی
عامل اور ماہر جوابات کے نام سے پاکستان اور دیگر ممالک میں مشہور ہیں۔ گزشتہ ۳۰ سال سے ہزار ہا
لوگ آپ کے روحانی عملیات سے فیضیاب ہو چکے ہیں۔ اس وقت آپ پندرہ روزہ انقلاب نو لاہور سے
منسلک ہیں اور ہر ماہ ایک خاص قدرتی جواب پر مضمون شائع ہو رہا ہے۔ روحانی جسمانی علاج اور
قدرتی جوابات پر معلومات مندرجہ ذیل پتہ پر موعود جوابی نفاذ ارسال کر کے حاصل کی جاسکتی ہیں۔
پتہ: روحانی جسمانی عامل الشیخ فیض احمد شاہ نقوی البخاری، بخاری روحانی مطب پوسٹ بکس نمبر ۹۵۷

لاہور۔ فون نمبر: ۲۱۳۰۳۱ - ۲۱۳۸۴۷ :-

۱۱۰۹۲۶۶

تقریظ

از قلم عالی جناب محقق عملیات حضرت اسد زنجیو صاحب قبلہ
دارالحق عملیات زنجیو ہاؤس
سید آباد ڈپل روڈ نواب شاہ

سرفرد کاتدر راہنمائی کرنے اور کامیابی حاصل کرتے کاربردست داعیہ ہے۔
جبکہ سرفرد کے بیشتر ہدف اور کام لاشعوری جبلت کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ کوئی فرد
اپنے ان لاشعوری مقاصد کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوتا ہے یا نہیں۔ ایک
ایسی بات ہے جس کا تعلق آپ کے اصل ہنج و دستارے اور اس کی روشنی میں آپ
کے نیگنئے سے ہے۔

محترم جناب عالی مرتبت محمد وحی خان صاحب قبلہ مدظلہ العالی میرے
بزرگ ہیں اور بہت اچھا ذوق نظر رکھتے ہیں اور ساتھ سے زائد تحقیقی تحقیق



کے مالک ہیں جو بلاشبہ آپ قبلہ کی
ماہرانہ ہمارت کا واضح ثبوت ہے۔ یہی وجہ ہے
کہ جناب محترم محمد وحی خان صاحب قبلہ کا نام
نامی اسم گرامی علمی روحانی حلقوں میں کسی تعارف
کا محتاج نہیں ہے۔ آپ قبلہ نے اپنے علمی روحانی
سفر کو جاری رکھی رکھا ہے اور منفرد بھی رکھا ہے بفضیہ

آپ کی مختلف تصنیفات اور تالیفات قبول عام کا شرف حاصل کر چکی ہیں۔ اور جناب کے متعدد تحقیقی علمی و روحانی مضامین مختلف جرائد اور رسالتی رسائل و جرائد کی زینت بنتے رہتے ہیں۔ آپ کی زیر نظر کتاب نئی علمی اور تحقیقی معلوماتی اور گہرے مشاہدوں پر مبنی ہے۔ زیر نظر کتاب بنام "آداب انگلستانی، قیمتی متبرک پتھر نگینے اور ارشادات امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام جو جناب محمد دہی خان صاحب قبلہ کے برہنہ برس کے ذاتی تجربات کا پوڑ ہے۔ پر مجھے بھی حکم ملا ہے کہ زیر نظر کتاب پر اپنی رائے پیش کروں جب کہ حقیقت یہ ہے کہ اگر اگست ۱۹۲۲ء کے دوران اگرچہ اسلامی فن علم الاعداد پر ہی طبع تحقیق و تجربا پرمائل رہی اور باوجود چلنے کے بھی اس فن معتبر پر کوئی بھی تحقیقی کتاب یا معلومات نہ ہو سکتے کے باعث شاید اپنی کم علمی کی بنا پر، اس زبردست تحقیق و علمی معلوماتی کتاب پر کچھ رائے دینے یا تبصرہ کرنے کا صحیح حق ادا نہ کر سکوں گا جس کے لئے بعد ادب دلی طور پر معذرت چاہتا ہوں یوں تو قرآن کریم، احادیث حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اقوال ائمہ معصومین علیہم السلام کو ہی بطور سند کافی سمجھتا ہوں اور پھر بہت بڑے دماغوں والے نامور ماہرین اور علمائے کرام کے حوالے بھی ہونے کے باعث بھلا مجھ جیسا کمترین و لاعلم کم فہم اور ایک ادنیٰ سا طالب علم کیا کہہ اور لکھ سکتا ہے پھر بھی قبہ محترم کے حکم کی تعمیل میں پوری دیانتداری کے ساتھ جانتک ذاتی تجربہ حاصل کر سکتا اور موضوعی اعتبار و اہمیت کے پیش نظر زیر کتاب کے بارے میں اختصار کے ساتھ ہی کہوں گا کہ بہت عظیم نے بلاشبہ ان قیمتی متبرک جواہرات کے اندر ہر انسان کے لئے شفاء و حکمت اور سحری و طبی خواص

اور بڑے اسرار پوشیدہ کئے ہیں اب آپ قدرتِ عظیم کی اس نعمت غیر منترقبہ سے کس طرح استفادہ اٹھا سکتے ہیں اس کا جواب اس زندہ کتب کا گہرا مطالعہ و مشاہدہ ہے۔ کیونکہ بات صرف نیگنہ یا پتھر کو آنکھ کی کسی انگلی میں پہننے پر ہی ختم نہیں ہو جاتی ہے اصل بات اور حقیقت بعد از ہجرات اس کتاب میں رہی گئیں وہ معلوماتی ہدایات ہیں جیسا کہ کتاب کے نام سے ہی ظاہر ہے درحقیقت زندگی کے ادوار میں کامیابی اور ناکامی کا راز نہرِ یحییٰ تحقیق بالکل صحیح اور اصل گارنٹی شدہ نیگنہ پہننے میں پوشیدہ ہے۔ زیادہ نہ کہوں گا صرف اور صرف یہ بتادینا چاہتا ہوں کہ جناب محمد وحی خان صاحب کے مکمل تحقیق کے بعد آپ کے لئے جو یہ انمول کتاب تحریر فرمائی ہے اس کا مکمل مطالعہ فرمائیں کیونکہ اپنے برجستہ دستارے کے تحت اپنے صحیح نیگنہ کو حلقہٴ سرایت کے ساتھ استعمال کر کے آپ اپنی زندگی کی ناکامیوں کو روکنے اور کامیابیوں کی منور شاہراہیں تلاش کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں اپنے اصل گارنٹی شدہ نیگنہ کی پہچان و تسلی کے بغیر آپ ہر معاملے میں کامیابی و خواہشوں کی قطعی تکمیل سے ہم آہنگی حاصل نہیں کر سکتے ہیں نے جو کج بیانی کی ہے اس میں میرا ذاتی مشاہدہ اور تجربہ شامل ہے جبکہ جناب محمد وحی خان صاحب نے دیگر تجربہ کار ماسٹر بن علم و فن صاحبان سے بھی استفادہ فرمایا ہے، اور اس طرح آپ کے سامنے ایک بھرپور خاکہ پیش کیا ہے اس میں رنگ آمیزی آپ کی ذمہ داری ہے میں یہ تو نہیں کہتا کہ! زیرِ نظر کتاب میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ حرفِ آخر ہے مگر اس قدر ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ اس کتاب میں بہت سی کام کی باتیں ہیں جو تجربات کرنے پر یقیناً خوشگوار اثرات مرتب کریں گی۔

یوں یہ کتاب بفضلہ آپ کی تحفہ راہ ہے یہ آپ کی رہنمائی کرے گی آپ
 کو نیکینوں کے اسرار و استحصال کے وہ منور راستے بتائے گی جو آپ کی لاعلمی کی دھند
 میں مستور ہیں جن کے بار میں آپ کو اب تک کچھ نہیں بنایا گیا اگر کچھ بتایا بھی ہے کسی
 نے تو سرسری طور پر...؟ جبکہ بفضلہ یہ زندہ تجربات و تحقیق پر مبنی کتاب آپ کو
 بتائے گی کہ ان متبرک جو اسرار کے حقیقی خواص سے آگاہ ہونے کے لئے آپ نے
 کیا کرنا ہے۔ لاعلمی کی دھند کیسے چھوٹے گی کامیابی و شادمانی کے منور راستے کیسے نظر
 آئیں گے اور ان پر کیسے چلا جائے گا۔؟ ان کا جواب یہ زندہ کتاب ہے جو آپ
 کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ چھوٹے موٹے کاغذات کا محض ایک پندہ ہی نہیں۔
 جو اسرار کے اسرار و اثرات سے مکمل آگہی حاصل کرنے کی پہلی اور آخری سیڑھی
 ثابت ہوگی کیونکہ اس سفر کے کچھ اصول و قواعد ہوتے ہیں ان کا ادراک ضروری ہے
 ادراک رفتہ رفتہ آتا ہے۔ اس کے لئے مشاہدہ، تجربہ اور مطالعہ بہت ضروری ہے
 یہ بات تو آپ کے علم میں ہوگی؛ جب تک آپ بذات خود عمل نہیں کریں گے یہ کتاب
 خود تو کچھ نہ کر سکے گی؟ مبری ذاتی رائے میں اس خود فری کے دور میں یہ کتاب
 تحریر فرما کر محترم محمد وحی خان صاحب قبلہ نے نہایت ہی خیر دینی کا کام کیا ہے اللہ
 پاک ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کا مبارک سایہ ہمارے سردوں پر قائم و دائم
 رکھے۔ (امین ثمین) میں اس موقع کے ساتھ دعا حفظ کہتا چاہتا ہوں کیا آپ اس
 کتاب سے خود استفادہ کریں گے اور اپنے احباب کے لئے بھی اس کتاب کا انتخاب
 کر کے ایک خوبصورت مثال بنیں گے۔

مزید یہ کہ خصوصی اہمیت کے ساتھ ساتھ یہ کتاب مجھے ذاتی طور پر بہت

اچھے معیار و نظر کی حامل محسوس ہوئی ہے زبان شستہ اور عام فہم ہے
مجھے یقین ہے کہ کتاب کا مطالعہ ہر شخص کے لئے مفید اور دلچسپی کا باعث
ہوگا۔ آپ کو یہ بھی بتانا چلوں کہ: میرا جس قدر بھی ذاتی تجربہ و مشاہدہ ہے
وہ میں نے اتہائی خلوص دل کے ساتھ نہایت سادہ دل کے ساتھ آپ کی خدمت
میں پیش کیا ہے جو بفضل تعالیٰ میرے ضمیر کی آواز ہے۔

محتاج دعا

اسد زنگچو نواب شاہ (سندھ) ۸ جنوری ۱۹۴۲ء
دارالحق عملیات زنگچو ہاؤس سید آباد ڈبل روڈ
پرانا نواب شاہ

سہلی عملیت و سحر دوی بندش

گھرلو امور میں بندش، شادی بیاہ میں رکاوٹ۔ رزقی میں رکاوٹ
اولاد بندی، نرمیت اولاد کی خواہش، گھرلو پریشانیاں، ایسی ہی
اثرات سے نجات، دشمنوں سے تحفظ اور حصول ملازمت میں بندش
کے لئے اپنا نام مع والدہ جو ابی لفافہ بھیجیں۔

سحر و جادو کے اسپتال۔

روحانی و جسمانی عامل السید فیض احمد شاہ نقوی اینجری

پوسٹ بکس ۹۵۷ لاہور۔ فون نمبر: ۲۸۰۲۲۲، ۲۳۸۱، ۲۳۸۲۔



تقریر

از قلم: عابد بنجاب سید حواد علی جعفری صاحب قبلہ
مینجنگ ٹرسٹی کاظمین ٹرسٹ

بی۔ بی۔ ون، سادات کالونی کراچی 75230۔



نورث: 4570534

تمام تعریفیں رب حیل مالک
ارض و سماع کے لئے جس نے تمام
عالمین کو محمد و آل محمد علیہم السلام کے صدقہ
بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے خلق کیا
تاکہ ہم لوگ اس دنیا کی نعمتوں سے بھرپور

استفادہ حاصل کر سکیں۔ اس فانی دنیا میں وہ انسان سب سے افضل ہے جو محمد
و آل محمد علیہم السلام کے علوم کو مختلف طریقوں سے یعنی تقریر اور تقریر کے
ذریعہ اجاگر کرے اور اپنی بھلائی کے ساتھ ساتھ دوسروں کی بھلائی کا بھی
خیال رکھے

اس سلسلے میں محمد وصی خان صاحب کی طرف آپ کی توجہ چاہوں گا
میں نے دیکھا کہ آپ نے وقت خدمت محمد و آل محمد علیہم السلام و مومنین

حضرات میں لگن رہتے ہیں۔ آپ نے اب تک ۶۰ عدد سے زیادہ دینی کتب اور ہزاروں کی تعداد میں اخبارات اور رسائل کے لئے مضامین مضامین محمود آل محمد علیہم السلام میں لکھے جو اکثر میری نظروں سے بھی گزرے، اکثر قارئین کو ان مضامین اور کتب کی تعریف بھی کرتے رہے۔ آپ کی تحریر کردہ کتب تشکیل پاکستان میں شیعانِ علی کا کردار جو چار جلدوں پر مشتمل ہے قوم کے لئے ایک نادر تحفہ ہے۔ آپ کا قوم پر احسان بھی ہے۔

زیر نظر کتاب "آداب انگشتی مبتدی متبرک" پتھر نگینے اور ارشادات امیر المومنین حضرت علیؑ - ترویج علوم محمد و آل محمد علیہم السلام کے سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ اس کتاب میں انگشتی پتھر نگینے کے جملہ آداب - نگینوں اور قیمتی متبرک پتھر کے خواص - انکی پہچان کون سا نگینہ کس کو اس آئے گا کون فائدہ اٹھا سکتا ہے اور کون نہیں۔ اس کے علاوہ بہت اچھی اچھی متبرک اور نایاب دعائیں تحریر ہیں جسکے مطالعے سے گھر بیٹھ اپنی جملہ پریشانیوں کا مدد اکر سکتے ہیں۔ میری رائے میں یہ کتاب قوم کے لئے ایک اچھا معلوماتی تحفہ ہے۔ میں وحی خان کو انکی اس بہترین کوشش پر دلی مبارکباد دیتا ہوں اور ان کے حق میں دعا گو ہوں کہ خداوند کریم انکو صحت اور علم میں روز اور اس ہی طرح مندرجہ حقہ کا فہمنت کرنے کی مرید توفیق عطا فرمائے آمین۔

خادم در کاغذین

سید خواجہ اد علی جعفری

فون گھر: 4570507

دعاے حاجات

جو شخص ہر نماز کے بعد اس دعا کو ہمیشہ پڑھے گا خصوصاً جمعہ نماز کے بعد تو اللہ تعالیٰ ہر خوف کی چیز سے اہل حق کو بچائے گا
انکے دشمنوں پر اسکی مگر بھیجا اور اسکو غنی کر دے گا اور اسکو ایسی جگہ سے رزق پہنچا دے گا جہاں اس کا خیال بھی نہ پئے اور اسکی
زندگی اُس پر آسان کر دے گا اور اُس کا قرضہ ادا کر دے گا اگرچہ وہ پیاں کے برابر ہو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسکو ادا کرے گا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَا اللَّهُ يَا أَحَدُ يَا وَاحِدُ يَا مَوْجُودُ يَا جَوَادُ يَا بَاسِطُ يَا كَرِيمُ يَا وَهَّابُ

اے اللہ اے یکتا اے یگانہ اے موجود اے بہت بخشنے والے اے حکم کرنے والے اے بہت دینے والے

يَا ذَا الطُّولِ يَا غَفِيْرُ يَا مُغْنِيْ يَا فَتَّاحُ يَا رَزَّاقُ يَا عَلِيْمُ يَا حَكِيْمُ يَا حَيُّ

اے بے پیمائش کریم اے بے پرواہ اے بے پروا کرنے والے اے بہت کھولنے والے اے کامیاب کرنے والے اے کامیاب کرنے والے

يَا قَيُّوْمُ يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيْمُ يَا بَدِيْعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ

اے قائم بالذات اے بہت رحم کرنے والے اے بے انتہا رحیم اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے اے بزرگی اور عظمت والے

وَالْاِكْرَامِ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ نَعْفِيْ مِنْكَ بِنَفْحَةٍ خَيْرِ نَعْفِنِيْ بِهَا

اے بہت زیادہ مہربان اے بہت زیادہ امانت کرنے والے اے بے انتہا عفو کرنے والے اے بے انتہا عفو کرنے والے

عَمَّنْ سِوَاكَ اِنْ كَسَفَتْكُمْ اَفْقَدُ جَاءَكُمْ الْفَتْحُ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا

اے بے پرواہ کرنے والے اگر تم کو کسے افسوس ہو (جان دو) کہ کامیابی آپکی ہے بے شک ہم نے آپ کو فتح دل کا فتح دل دیا

مُبِيْنًا نَصْرُكَ مِنَ اللَّهِ وَقَدْ قَرِيبُ اللَّهُمَّ يَا غَفِيْرُ يَا حَمِيْدُ يَا مُبْدِيْ

کی ہے۔ اللہ کی طرف سے مدد اور نصرت ہی فتح (کی امید ہے) اے غفور اے بے پرواہ اے قابل تحریف اے بے پروا کرنے والے

يَا مُعِيْدُ يَا وَدُوْدُ يَا ذَا الْعَرْشِ الْمَجِيْدِ يَا فَتَّاحُ لِمَا يُرِيدُ الْغَفِيْرُ بِحَلَالِكَ

اے مہربان اے دوست اے بے پروا کرنے والے اے بے پروا کرنے والے اے بے پروا کرنے والے اے بے پروا کرنے والے

عَنْ حَرَامِكَ وَأَعْتَفِيْ بِفَضْلِكَ عَنْ سِوَاكَ وَأَحْفَظْنِيْ بِمَا حَفِظْتَ

میں سے اہل حرام سے بچاؤ اور اہل حرام سے اہل حرام سے بچاؤ اور اہل حرام سے بچاؤ اور اہل حرام سے بچاؤ

بِهِ الذِّكْرُ وَالنَّصْرُ فَيَا نَصْرَتِهِ الرُّسُلُ اِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اے حافظ اے بے پروا کرنے والے اے بے پروا کرنے والے اے بے پروا کرنے والے اے بے پروا کرنے والے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تقریظ



باسمہ سبحانہ
از قلم منجھ رفقہ عالیجناب
عزت مآب حکیم سید ریاض
حسن صاحب قبلہ۔
فاضل مشرقیات
فخر الافاضل
فاضل الطب

الْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْكَادِيَانِ وَعِلْمُ الْاَدِيَانِ

حقیقت علم جس کا نام ہے وہ صرف دو چیزوں میں منحصر ہے۔ علم بدن
اور علم دین۔ علم بدن کا تعلق جسم و جسمانیات سے ہے جسم کو صحت
مندر رکھنے اور جسم کو کوئی مرض لاحق ہو جائے تو ازالہ مرض کرنے اور صحت
حاصل کرنے کے لئے جن طریقوں کا جاننا ضروری ہے اس کا نام علم البدن

علم دین: اس کا تعلق روح کو پاک رکھنے اور آخرت میں کامیاب
ہونے کے لئے زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل کرنے کا نام ہے۔ اگر خدا خواست
کوئی مرض (گناہ) ہو جائے تو اسکو دور کر کے خدا کی خوشنودی پھر حاصل

کر لی جائے۔

یہ دونوں علم بہت ہی اہم ہیں مگر کچھ چیزیں ایسی ہیں جو علم بدن اور علم دین دونوں میں مشترک ہیں جیسا کہ زیر نظر کتاب کے فاضل ہونے نے پتھروں کے یگیمنوں اور اس کی انگشتی کے استعمال کے قواعد پر مکمل روشنی ڈالی ہے۔

فیروزہ - عقیق، یاقوت کی انگشتی کا استعمال مفید ہے اور سنت رسول ہے اس طرح ان یگیمنوں کے ساتھ نماز کا ثواب بھی دو چند ہو جاتا ہے۔ عقیق کے لئے صراحتاً قول معصوم ہے کہ دو رکعت نماز عقیق کی انگشتی کے ساتھ ستر رکعت سے زیادہ ثواب ہے ان یگیمنوں کا استعمال رزق میں اضافہ کرتا ہے۔

اس کی اصل یہ ہے کہ جب آفتاب عالمتاب کی شعاعیں یگیمنوں میں نفوذ کرتی ہیں تو جسم انسان میں ایک عجیب انقلاب پیدا ہوتا ہے جسم کی توانائی بڑھتی ہے اور رستی پیدا ہوتی ہے زیادہ سے زیادہ کام کی امنگ پیدا ہوتی ہے اس طرح انسان زیادہ محنت کرتا ہے جس سے رزق زیادہ حاصل کرنے کا موقع ملتا ہے جہاں ایک طرف ان یگیمنوں کا استعمال باعث ثواب ہے وہاں حصول رزق میں جدوجہد کی صلاحیت میں اضافہ ہو کر باری رزق اور برکت کا سبب بنتا ہے۔

لہذا اس کا استعمال دین کے کاموں میں مفید ہے تو دنیا کے کاموں میں

بھی مفید ہے۔ یہ ہے اشتہارِ دین و بدن۔

یوں مؤلف نے طبعی نقطہ نظر سے بھی کوئی پہلو نہیں چھوڑا ہے تاہم
مشتہ نمونہ از خرد دارے عقیق کی انگشتی بوا سیر کے مریضوں کے لئے بہت
مفید ہے کشتہ عقیق بوا سیر کے خون کو قطع کرتا ہے، مفرح قلب دماغ ہے
شوہر میں خون آنے جتنی کہ سل میں بھی مفید ہے۔ بینائی چشم کو بھی تیز
کرتا ہے، پیشاب کے ذریعہ غیر منہضم اجزاء کا بھی اخراج کرتا ہے۔

یا قوت دل دماغ کے لئے نہایت مفید ہے یا قوت کاما بہ تاز
مرب مفرح یا قوتی معتدل قلب دماغ کے لئے بہت ہی مفید ہے
لو بلیڈ پریش میں بہت ہی موثر ہے دافع اختلاج و خفقان ہے۔
کشتہ زمرد پیشاب کی زیادتی کو روکتا ہے گردہ اور شانے کو
تقویت دیتا ہے۔ زیا بیطس میں مفید ہے کشتہ مرجان پرانے تزلہ
کو دفع کرتا ہے حریان کو نافع ہے۔

دانتہ رنگ کی انگشتی کا استعمال درد گردہ اور درم گردہ میں مفید ہے
اگر کسی وقت درد کی تکلیف ہو تو انگشتی کو چوس یا جائے اور ایک گھونٹ پانی میں
انگشتی کو دو کر پانی پی یا جائے ان شاء اللہ فائدہ ہو گا۔

کتب ماضی کے صفحات کو ٹکڑوں چھکنے پھٹنے مونیوں اور چوڑے جلیکاتے
نکھڑاتے میں سبب ملتی ہیں۔ اگرچہ بعض تمثیل سے بلند تر ہیں، مگر ان میں مؤلف
نے حقیقی مونیوں اور جواسیر کے خواص و فوائد کو جمع کر دیا ہے۔

اس بارے پہا اور گرانقدر حواہر و اکبار مونیوں گوردھی خاں صاحب کی خواص طبیعت

نے کس کس تحریریں و قلم عمیق سے جمع کئے جو سنگان طلب کے لئے
سیرابی اور گرسنگان صحت کے لئے آسودگی ہے۔

خداوند جلیل بن محمد و آل محمد علیہم السلام محمد وحی خان صاحب
آسودہ مراد فرمائے اور توفیقات یہاں اضافہ فرمائے ہر صدق عابد بیمار
اناکہ صحت کامل عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین

فاکپائے درہ سوال

حکیم سید ریاض حسن

فون نمبر 402530

فیز II جعفر طیار سوسائٹی پیر پراچہ

میرے مولا حضرت علیؑ نے فرمایا

تندہ رہو تو اس طرح کہ لوگ تمہارے پاس اپنی مشکلات اور حاجتیں لے کر آیا کریں۔
اور تمہارے بعد بھی تمہیں یاد کیا کریں۔

پاک حم اینڈ میڈلسن

بڑے عمدہ تھکات اور دوائیات برکات اور نہجی ننگنہ جات کارز
انفخال رکنی مسجد جعفر طیار سوسائٹی پیر
ماک انجاز محمد عابدی۔

انگشتی پہنے کی فیصلہ اور اس کے آداب

ارشادات معصومین کی روشنی میں

امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ ہر شخص کی عقل کا تین چیزوں سے امتحان لیا جاتا ہے۔

۱۔ اول اس کی ریش مبارک کی درازی سے۔

۲۔ دوم انگشتی کے نقش سے۔

۳۔ سوم اس کی انگشتی کے نیگینہ سے۔

مرد اور عورت کے لئے انگشتی پہنتا سنتِ موکدہ ہے۔ اسلام نے اسراف بے جا کی اجازت نہیں دی ہے بلکہ سختی سے اس کی ممانعت کی ہے لیکن انگشتی خریدنا اس کے گھل اور تیاری نیگینے پر صرف کرنے کو جائز قرار دیا ہے۔

انگشتی

انگشتی جسے زبان عام میں انگوٹھی بھی کہا جاتا ہے کائنات میں اس کا سب سے پہلے وجود حضرت آدم علیہ السلام کے ہاتھ کی ایک انگلی میں ملتا ہے۔ اس انگشتی میں جو نیگینہ تھا وہ عیسیٰ سرخ تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام اس انگشتی کو اپنے ساتھ بہشت سے لائے تھے (بحوالہ کتاب ہندیہ الاسلام از علامہ مجلسی۔ صفحہ ۴۱)۔

تاریخ کی کتابوں سے پتہ چلتا ہے کہ سب سے پہلے دنیا میں دھات کا رواج ہوا تو لوگوں نے پہلے لوہے کی ایجاد کی اور اس دھات کی انگشتیاں بنا کر ہننا شروع کیا۔ اس قدیم زمانے میں لوہے کی انگشتی افزائشِ حسن کے لئے نہیں پہنتی جاتی تھی بلکہ انسان اس کو ہتھیار کے طور پر استعمال کرتا تھا۔ لوہے کی موٹی موٹی نوکدار انگشتیاں اس مقصد کے لئے بنائی جاتیں اور پہنتی جاتی تھیں جو ایک دوسرے کو مکامارتے اور لڑائی جھگڑے کرنے کے کام آتی تھیں۔

جیسے جیسے ہندیبِ انسانی نے ترقی کی اور دوسری دھاتوں کی دریافت ہوئی تو انگشتیاں بھی انہی دھاتوں کی بننا شروع ہو گئیں۔

تاریخِ انسانی کے مطابق لوہے کے بعد سونا، چاندی، تانبہ، اور پھر لائیم دریافت ہوا۔ اس لئے انگشتیاں بھی حالات اور مواقع کے لحاظ سے مختلف دھاتوں کی بننا شروع ہو گئیں۔

قدیم ترین انگشتی جو اب تک محفوظ رہ سکی ہے ایک سبز رنگ کی مٹی کی قسم کی بنی ہوئی ہے جس پر کچھ علامات کندہ ہیں۔ یہ انگشتیاں ایران سے حاصل کی گئی ہیں۔ اور اس کا زمانہ تمدن مصر سے قدیم بتلایا جاتا ہے۔

زمانہ کے لحاظ سے ان انگشتیوں پر نقش و نگار، مینا کاری اور نگینہ کاری کا بھی عمل عروج پاتا گیا۔ اس طرح انگشتیاں بھی مختلف اقسام میں تبدیل ہو گئیں مندرجہ ذیل انگشتیاں مختلف مواقع پر انگلیوں کی زینت بنتی ہیں:

۱۔ شادی کی انگشتی، انگشتیوں کی اقسام

یہ انگشتی عموماً شادی بیاہ کی رسم منگنی کے موقع پر طرین پیش کرتے ہیں جس کا نگینہ سرخ یعنی لال رنگ کا ہوتا ہے جو خوش بختی کا نشان سمجھا جاتا ہے۔

۲۔ صحت کی انگشتی :- یہ انگشتی کسی بھی مریض کو اس بیماری کے مطابق مؤثر نگینوں کے

مُزین کر کے بنائی جاتی ہے پھر مریض کو پہننے کے لئے دی جاتی ہے۔ جیسے آنکھوں کی بیماریوں کے لئے درجف کی انگشتی اور ذیابیطس کے مریضوں کے لئے فیروزے کی انگشتیاں فائدہ پہنچاتی ہیں۔

۳۔ سحری انگشتی :- حاصل کرتا ہے انگریز کا موکل اور پہننے والے کے موکل کی شخص صحیح طور پر ہو جائے تو تسخیر کائنات ہو سکتی ہے۔ علم جفر کے جاننے والے حضرات نیگنہ کی صبح تشخیص کر سکتے ہیں۔

زمانہ قدیم میں مخصوص نیگینوں کی مخصوص امراض کے لئے خاص وقتوں میں طلسم کندہ کئے جاتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ ایک دفعہ یہ طلسم بن جانے کے بعد جسکو بھی دیدیں ہمیشہ نفع ہی دیتا ہے۔ راقم الحروف کے پاس بھی کلہی کے رنگ کے بیضوی حقیقی پتہ یا قائم ال محمد کندہ ہے۔ یہ نیگنہ کئی سو سال پُرانا ہے۔

۴۔ فلکیاتی انگشتی :- جیسے جیسے انسان نے اجزاءم فلکیات کا علم حاصل کیا اور اس کے ساتھ ساتھ معدنیات میں پتھر دروں کے خواص معلوم کئے تو دروں کے اثرات کو ایک جگہ کر کے ماہرین فلکیاتی انگشتیاں ترتیب دیں ماہرین نے ہر ستارے سے متعلق دھات معلوم کی لہذا اس عمل کے لئے جس ستارے کے نحس اثرات دور کرنے ہوتے ہیں اس کی مناسبت سے دھات اور نیگنہ تجویز کر کے یوزوں انگشتی کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ تاکہ پہننے والے کے ادب فلکیاتی نحس اثرات نہ پڑیں دراصل نحس دور کرنے کے لئے ایسی انگشتیاں استعمال کی جاتی ہیں۔

۵۔ مذہبی انگشتی :- انسانی تہذیب کی ترقی کے ساتھ ساتھ مذہبی عقیدے بھی پر دان چڑھتے رہے اور دنیا سے اپنا لوہا منواتے رہے۔ تاریخ عالم کے مطابق اہل روم اپنی مخصوص تہذیب کے مالک تھے۔ انھوں نے بھی انگشتی کو مذہب کا ایک جزو

بنادیا۔ اور ایک خاص قسم کی انگشتی استعمال کرنے لگے۔ اس ہی طرح عیسائی فرقے والوں نے حجر الہم کے نیکنہ والی انگشتی اپنائی جو ان کیلئے مخصوص ہو گیا اہل ہنود کے موتی نیلم۔ مونگا اور نعل سے اپنی انگشتی کو مزین کیا۔ اس ہی طرح مسلمانوں کے قلعہ آل محمد علیہ السلام کی روشنی میں درخشف۔ حدیثی عقیق۔ فیروزہ اور یاقوت کو تبرک قرار دیا۔

تاریخی واقعہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ ارادہ فرمایا کہ سری قیصر اور نجاشی بادشاہوں کو دعوت اسلام دی جائے تو عرض کیا گیا کہ یہ لوگ کوئی ایسا مراسلہ اور چھٹی قبول نہیں کرتے ہیں جس پر کوئی مہر ثبت نہ ہو۔ اس مراسلہ یا چھٹی کو یہ غیر معتبر خیال کرتے ہیں اس پر اللہ کے رسولؐ نے ایک انگشتی چاندی کی بنوائی جس پر نقش محمد رسول اللہؐ بطور مہر کندہ کرایا مہر کار رسالت جب کوئی خط تحریر فرماتے تو اس پر اس انگشتی سے مہر لگاتے تھے۔ حضرت امام بخاری نے اپنی کتاب صحیح بخاری میں اس طرح پیشنگونی کی ہے کہ نیکنہ کی پہلی سطر پر محمد دوسری پر رسول اور تیسری پر اللہ کندہ تھا۔ (۱) بعض روایت میں یہ بھی ہے کہ انگشتی پر پورا کلمہ کندہ تھا جو مہر کا کام دیتا تھا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یہ کلمہ بن سطور میں کندہ تھا درمیان میں محمد تھا مہر کار رسالت اس انگشتی کے نیکنہ کو عموماً ہتھیلی کی طرف رکھتے تھے۔

• حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ مومن پانچ چیزیں اپنے پاس رکھتا ہے۔

(۱) انگشتی (۲) مسواک (۳) تسبیح (۴) گنگھی (۵) اور جائے نماز۔ (سبحار ۵)

رسول خدا و ولی خدا کی انگشتی کا پیر نی قلعہ

مولانا فیض ابو جعفر طوسی علیہ الرحمۃ نے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک دن رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ایک انگشتی امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کو حجت فرمائی اور حکم دیا کہ نگینہ ساز سے اس نگینہ پر محمد ابن عبد اللہ کتدہ کرالائیں۔ نگینہ ساز نے کتدہ کر کے جناب امیر علیہ السلام کو واپس کر دی حضرت علی علیہ السلام نے جب اس انگشتی پر نظر ڈالی تو اس پر محمد ابن عبد اللہ کے بجائے محمد رسول اللہ کتدہ تھا۔ حضرت نے نگینہ ساز سے کہا کہ تم نے محمد ابن عبد اللہ کے بجائے محمد رسول اللہ کیوں کتدہ کر دیا نگینہ ساز نے عرض کیا کہ مولا آپ درست فرماتے ہیں۔ لیکن عجب واقعہ ہوا میرے ہاتھ کا پینے لگے بلا قصد محمد رسول اللہ نگینہ پر کتدہ ہو گیا۔ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے اس نگینہ کو لے کر خاتم النبیین کے پاس تشریف لائے اور کل کیفیت بیان کی۔

رسول خدا نے فرمایا کہ محمد ابن عبد اللہ اور محمد رسول اللہ دونوں نام میرے ہیں۔ انگشتی مذکور اپنے دست حق پرست میں پہن لی۔ دوسرے روز جب اس پر نظر پڑی تو زیر نگینہ علی ولی اللہ بھی کتدہ تھا۔ اسی اثنا میں حضرت جبریل نازل ہوئے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ارشاد فرما لیں ہے جو کچھ تو نے چاہا کتدہ کر لیا اور جو میں نے چاہا اپنی قدرت کاملہ سے اس پر نقش کیا۔ اللہ کے رسول نے اس انگشتی کو اپنے نائب اور ولی حضرت علی کو تحفہ عطا فرمادی۔



(بحوالہ کتاب علی علیہ السلام)

انگشتی کس ہاتھ میں پہنا چاہئے

۱۔ حضرت امام حسن علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ انگشتی داہنے ہاتھ میں پہننا سنتِ حضرت آدم علیہ السلام ہے۔ اور یہ طریقہ ان کے فرزندوں میں لائے گئے ہے جو اہل ایمان کا نشان ہے

تاریخی واقعہ

۲۔ روایت میں منقول ہے کہ جس زمانے میں حضرت آدم علیہ السلام جنت الفردوس سے وارد زمین ہوئے۔ آپ کے بوسیدہ پنجتن پاک ربّ جلیل کی بارگاہ میں دعا کی۔ بہ برکت اسمائے منبر کہ دعا فوراً مستجاب ہوئی۔ حضرت آدم علیہ السلام نے تبرکاً بعد میں یہی اسمائے گرامی مبارکہ (محمد علیٰ فاطمہ حسن حسین) حقیقی پر کندہ کرا کے ایک انگشتی بنائی اور اس کو اپنے داہنے ہاتھ کی چھوٹی انگلی میں پہن لی۔ اس وقت سے یہ سنت حضرت کے فرزندانِ صالحین میں جاری ہے۔

۳۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے حضرت علی علیہ السلام سے ارشاد فرمایا اے علیؑ انگشتی ہمیشہ اپنے داہنے ہاتھ میں پہنا کر و تا کہ تمہارا شمار مقررین میں ہو۔

دائیں ہاتھ میں انگشتی پہننا سنت نبویؐ ہے

دائیں ہاتھ میں انگشتی پہننا سید المرسلین کی سنت اور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادات و اطوار میں سے ہے (بحوالہ ترمذی صفحہ ۶۴)

۱۔ آنحضرت دائیں دست مبارک میں انگشتی پھینکتے تھے۔ اس سلسلے میں چھ احادیث پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ اس کے علاوہ امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور ابن عباسؓ سے بہت سی احادیث بھی اس بارے میں مروی ہیں۔ نیز عبداللہ بن جعفر نے وہ احادیث روایت کی ہیں اور حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ، شریک بن عبداللہ سے بھی اسی سلسلے کی احادیث موجود ہیں۔

۲۔ ام المومنین عائشہؓ نے کہا (ترجمہ) حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دائیں ہاتھ میں انگشتی پھینکتے تھے اور جب آنحضرت کا وصال ہوا تو آپ کے دائیں ہاتھ میں انگشتی تھی۔ (الجوال المستطرق صفحہ ۲۷۱) ۳۔ ابن الاثیر جزیری نے کہا (ترجمہ) بلاشبہ آنحضرت دائیں ہاتھ میں انگشتی پھینکتے تھے (الجوال جامع الاصول ج ۲ صفحہ ۴۰۶)

۴۔ علامہ محدث نرنڈی نے کہا (ترجمہ) ابو عیسیٰ نرنڈی نے اپنی کتاب جامعہ نرنڈی میں حماد بن مسلم سے اپنے معیار سند پر روایت کی ہے کہ حماد بن مسلم نے کہا میں نے ابو رافع کو دائیں ہاتھ میں انگشتی پھینکتے ہوئے دیکھا۔ میں نے ان سے اس سلسلے میں دریافت کیا کہ انہوں نے عبداللہ بن جعفر کا حوالہ دیا کہ وہ بھی ایسے ہاتھ میں انگوٹھی پھینکتے تھے۔ اس کے بعد راوی نے زور دے کر کہا کہ اس سلسلے میں وہ روایت درست اور بہترین ہیں جب آنحضرت سے روایت کی گئی ہیں یعنی یہ روایت باعتبار سند ناقابل انکار ہے (الجوال جامع نرنڈی صفحہ ۲۲۰)

۵۔ علامہ محدث کبیر محمد عبدالباقی الالبانی نے اپنی مشہور کتاب "المناہج السید فی المسئلہ" کے صفحہ ۴۳ پر دائیں ہاتھ میں انگشتی پھینکنے کے بارے میں حدیث ۲۷۱ المسلس نقل کرتے ہیں اس حدیث کو مسلسل کے نام سے انھوں نے اپنی کتاب

میں نقل کیا ہے۔ اس حدیث کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے تمام راویوں کے دائرے ہاتھ میں حدیث روایت کرتے وقت انگشتی پہنے ہوئے دیکھنا ثابت ہے۔ اس لئے ہم نے اس کتاب میں بھی اس حدیث کا اردو ترجمہ بقدر ضرورت پیش کرنا مناسب سمجھا۔ امید کرتا ہوں کہ اس حدیث مسلسل کو پڑھ لینے کے بعد تمام شک و شبہات دور ہو جائیں گے۔

حدیث مسلسل

ترجمہ :- نصر اللہ ابن عبدالرزاق الجلی نے کہا مجھ سے ابو طاہر سلفی نے بیان کیا اس وقت اس کے دائیں ہاتھ میں انگشتی تھی کہ ہم سے یہ حدیث ایزدیار بن مسعود الفرزونی نے بیان کی اس کے دائرے ہاتھ میں انگشتی تھی۔ اس نے کہا ہم سے ابو الحسن بن محمد دینوری نے بیان کیا اس وقت میں نے دیکھا کہ ان کے دائیں ہاتھ میں انگشتی تھی۔ اس نے کہا ہم سے ابو محمد الحسن بن احمد الشریطی نے بیان کیا میں نے اس وقت اس کے دائیں ہاتھ میں انگشتی پہنے ہوئے دیکھا۔ اس نے کہا ہم سے ابو جعفر بن حسین نے بیان کی اس وقت اس کے دائیں ہاتھ میں انگشتی تھی۔ اس نے کہا ہم سے ابو عبید اللہ محمد ابن وہبان الدیبلی نے کوفہ میں بیان کی۔ درآنحالیہ اس وقت بھی دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنے ہوئے تھا۔ اس نے کہا ہم سے ابو بشیر احمد ابراہیم العقی نے بیان کی اس وقت اس کے دائیں ہاتھ

میں انگشتی تھی کہ مجھ سے ابو عبد بن محمد ذکر یا نے بیان کی جب کہ اس وقت وہ اپنے دائیں ہاتھ میں انگشتی پہنے ہوئے تھا کہ ہم سے ابی جعفر بن سلیمان نے بیان کی اس وقت ان کے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی تھی کہ مجھ سے علی بن عبد اللہ بن عباس نے بیان کی اس وقت یہ بھی اپنے دائیں ہاتھ میں انگشتی پہنے ہوئے تھے کہ مجھ سے ابو العباس نے یہ حدیث بیان کی جب کہ آپ بھی اپنے دائیں ہاتھ میں انگشتی پہنے ہوئے تھے کہ مجھ سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود یہ حدیث بیان فرمائی کہ انگشتی اپنے دائیں ہاتھ میں پہنا کر جبکہ سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود اپنے دائیں ہاتھ میں انگشتی پہنے ہوئے تھے۔ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود اپنے دائیں ہاتھ میں انگشتی پہنا کرتے تھے اور یہی طریقہ آپ کی آل پاک کا تھا

صاحب کتاب مواہب الدنیہ اپنی کتاب کے صفحہ ۷۷ پر رقم طراز ہیں کہ "مؤلف کتاب اشمال و صاحب کتاب جامع ترمذی کا نقطہ نگاہ بھی اس حدیث کے بارے میں یہی ہے کہ دائیں ہاتھ میں انگشتی پہنا جائے یا بائیں ہاتھ میں پہنے سے زیادہ قابل ترجیح ہے۔" یہی وجہ ہے کہ انھوں نے اپنی کتاب صحیح ترمذی میں انس کی روایت کو غیر صحیح قرار دیتے ہوئے کہا کہ انس سے جو حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بائیں ہاتھ میں انگشتی پہنے کے بارے میں

مردی ہے وہ صحیح نہیں ہے نیز تاریخ یا فنی صفحہ ۳۲ جلد اول میں تحریر ہے
ترجمہ: انھوں نے اپنے طریق سند پر امیر المومنین حضرت علی ابن ابی
طالب علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آنحضرت اپنی انگشتی اپنے
دائیں ہاتھ میں پہنا کرتے تھے حدیث رسول۔

”ترجمہ: دائیں ہاتھ میں انگشتی پہنتا افضل ہے بائیں ہاتھ میں پہننے سے“
(بحوالہ کتاب اصلی اہلسنت کون شیعہ یاسنی تالیف حسن فخر الدین صفحہ ۱۷۸)

امیر معاویہ سے پہلے سنت نبویؐ کی مخالفت کی۔

علامہ زرخشری نے اپنی مشہور کتاب ربیع الاربعین میں معاویہ کے بارے
میں اپنا تاریخی فیصلہ یوں سنایا ہے کہ ترجمہ: ”سنت نبویؐ کے برخلاف
سب سے پہلے بائیں ہاتھ میں انگشتی پہننے والے شخص معاویہ ہیں۔ نیز
صاحب کتاب المستطرف کے صفحہ ۲۷-۲۸ پر مزید وضاحت کے ساتھ
تحریر کیا ہے ترجمہ: ”اسلامی نے ذکر کیا ہے شک اللہ کے رسول ہمیشہ
اپنے دائیں دست مبارک میں انگشتی پہنتے تھے اور آنحضرتؐ کے
بعد خلف بھی آنحضرتؐ کی اس سنت کے مطابق اپنے دائیں ہاتھ میں
ہی انگشتی پہنا کرتے تھے۔ پس امیر معاویہ (برسر اقامت دارائے) تو انھوں
نے اس سنت نبویؐ کی مخالفت کرتے ہوئے اپنے بائیں ہاتھ میں انگشتی
پہننا شروع کی اور پھر سی طرح امیر معاویہ کی پیروی کرتے ہوئے بنو امیہ نے بھی اپنے

بائیں ہاتھ میں انگشتی پہننے کا رواج قائم کیا۔
(اس طرح سنت بنوی کو بدعت اموی میں بدل دیا)

آتش پرست بھی بائیں ہاتھ میں انگشتی پہنتے تھے۔
تاریخی واقعہ

ایرانی بادشاہ جمشید وہ واحد شخص تھا جس نے قبل طلوع آفتاب عالمتاب اسلام اپنے بائیں ہاتھ میں انگشتی پہننے کا طریقہ رائج کیا۔ یہ بادشاہ آتش پرست تھا۔ چنانچہ عالمی شہرت یافتہ ایرانی شاعر شیخ سعدی اپنی شہرہ آفاق کتاب ”گلستان“ کے آٹھویں باب بعنوان ”پیر و جوان“ میں لکھتے ہیں (حکایت) جمشید بادشاہ ہی وہ پہلا شخص تھا جس نے انگشتی کو بائیں ہاتھ میں پہننا شروع کیا جب لوگوں نے اس سے پوچھا کہ دایاں ہاتھ کو چھوڑ کر بائیں ہاتھ کو کیوں زمین دی جبکہ دایاں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر شرف و فضیلت حاصل ہے تو جمشید بادشاہ نے جواب دیا کہ دایاں ہاتھ کی فضیلت کے لئے اس کا راست ہونا ہی کافی ہے۔

لطیف

ایک بزرگ شخص سے لوگوں نے پوچھا جناب والا فرمایہ تو بتلایے کہ داییں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر بہت زیادہ فضیلت حاصل ہے اس کے

باوجود آپ اپنے ہاتھ میں انگشتی کیوں پہنتے ہیں۔ بزرگ سے جواب دیا
کیا تمہیں اس کا فلسفہ معلوم نہیں کہ صاحب فضیلت ہمیشہ اس قسم کے شرف
سے محروم ہوتے ہیں فلسفہ یعنی تاج شرافت ہمیشہ سری کا حصہ کیوں؟ آخر پیر
بھی تو ہے۔ (ماخوذ از گلستان سعدی)

شیعہ و شمنی میں سنت نبویؐ کی مخالفت ہوئی!
وہ کہ رہے کہ مسلمانوں کے ایک گروہ نے شیعہ و شمنی میں سنت رسولؐ کی مخالفت کر کے
اس بدعت کو رواج دیا۔ جیسا کہ اہل سنت کے مکتبی علماء و فضلاء اسے
اپنی اپنی کتابوں میں بے باک و دل اس بات کا اعلان فرمایا ہے۔ ملاحظہ
فرمایئے۔

۱۔ اہل سنت کے جید عالم و فاضل حضرت ملا علی المتقی سندھی اپنی تالیف
کنز العمال کے جزی ۳ صفحہ ۳۴ میں تحریر فرماتے ہیں (ترجمہ) صحیح بخاری
شریف۔ جامع ترمذی شریف سنن النسائی۔ مسند امام احمد بن حنبل عبد اللہ
بن جعفر کے حوالے سے روایت کی کہ با تحقیق بنی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اپنے دائیں دست مبارک میں انگشتی پہنتے تھے پھر مزید ارشاد
فرمایا کہ بعض علماء نے تو یہاں تک کہا کہ درحقیقت سنت نبویؐ تو
دائیں ہاتھ میں انگشتی پہننا ہے جسکی مطابعت کرتے ہوئے شیعوں
نے اُسے اپنا شعار بنالیا تو (جس کا رد عمل مسلمانوں کے ایک گروہ پر یہ ہوا) کہ انھوں نے
اس سنت نبویؐ کی مخالفت کرتے ہوئے یاہیں ہاتھ میں انگشتی پہننا شروع

کر دیا۔

(۲) علامہ شعرانی اپنی کتاب المیزان الکبریٰ کے صفحہ ۸۲ جلد اول میں اس طرح تحریر فرماتے ہیں: ترجمہ "علماء اہل سنت" لوگوں کو سنت نبویؐ جو کہ دائیں ہاتھ میں انگشتی پہننا ہے کو ترک کر کے بائیں ہاتھ میں انگشتی پہننے کا حکم دیتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ شیعہ اور رافضی نے اس سنت نبویؐ کو اپنا شعار بنالیا تھا (اور آج بھی ہے) اس لئے اس کی مخالفت ضروری تھی۔

۳۔ علماء حنفیہ کے نزدیک بزرگ عالم و فاضل برہان الدین علی مرغیانی مصنف کتاب الہدایۃ میں فرماتے ہیں (ترجمہ) بلا شک و شبہ از روئے شریعت دائیں ہاتھ میں انگشتی پہننا ہی صحیح ہے لیکن جب رافضیوں نے اسے اپنا شعار بنالیا تو پھر اہل سنت نے اس کی مخالفت میں بائیں ہاتھ میں انگشتی پہننا شروع کر دی۔

(بحوالہ رحمت امت فی اختلاف الامتہ لمطبوع)

(بجائش المیزان الکبریٰ للشیرانی جلد اول صفحہ ۸۸)

۴۔ الشیخ اسماعیل البروسوی اپنی کتاب تفسیر المسمیٰ بہ روح البیان کے جلد چہارم صفحہ ۱۴۲ میں اس حدیث و سنت نبویؐ کے سلسلہ میں انتہائی وضاحت کے ساتھ تحریر فرماتے ہیں۔

(ترجمہ) بلاشبہ سنت نبویؐ کا ترک کرنا بھی عین سنت ہے جبکہ

وہ سنت نبوی اہل بدعت کا شعار بن جائے۔ جیسا کہ دائیں ہاتھ میں انگشتی پہننا۔ بس اس حقیقت سے تو انکار نہیں کیا جاسکتا کہ دائیں ہاتھ میں انگشتی پہننا عین سنت نبوی ہے۔ لیکن جب یہ اہل بدعت ظالموں کا شعار بن گیا تو اس کے برعکس ہمارے زمانہ میں بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی (چھنگلی) میں انگشتی پہننا سنت قرار پائی ہے جیسا کہ شرح الفہستانی میں اس کا ذکر موجود ہے۔

۵۔ علاوہ ازیں حضرت علامہ صاحب الدر المنثور جامع ترمذی شریف کے حاشیہ سطر ۱۲ جلد اول و دوم صفحہ ۲۲۶ مطبوع المطابع میں ببانگ دہل اپنا تاریخی فتویٰ اس طرح تحریر فرماتے ہیں "چونکہ شیعوں نے اپنے داہنے ہاتھ میں انگشتی پہننے کی عادت اپنائی ہے اس لئے اس ہاتھ میں انگشتی پہننے سے پرہیز کرنا اہل سنت پر واجب ہو گیا۔"

۶۔ آخر میں علامہ شیخ ابو لطیف سندھی مدنی حنفی جامع ترمذی کے حاشیہ پر لیں ہی تحریر فرماتے ہیں کہ فہستانی وغیرہ کا فتویٰ بھی یہی ہے۔

داہنے ہاتھ میں انگشتی کیوں پہننا چاہیئے

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے ایک شخص نے سوال کیا کہ امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام اپنے داہنے ہاتھ میں انگشتی کیوں

کرتے تھے۔؟

امام نے ارشاد فرمایا کہ وہ پیشوا سے اصحاب المومنین ہیں جن کے نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دیکھے جائیں گے۔

دوسرے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود اپنے داہنے ہاتھ میں انگشتی پہنا کرتے تھے۔ تیسرے یہ کہ ہمارے شیعہ جن علامات سے پہچانے جائیں گے ان میں سے اول ترین پہچان داہنے ہاتھ میں انگشتی پہننا ہے۔

داہنے ہاتھ میں انگشتی پہننا قیامت میں

رنج و غم کے دور کرنے کا باعث ہوگا

امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے روایت ہے کہ جبریل علیہ السلام نے رسالت ناکب سے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول جو شخص داہنے ہاتھ میں انگشتی پہنتا ہو اور اس سے اس شخص کی غرض آپ کی سنت کے متابعت ہو تو اگر وہ عرصہ محشر میں مجھ کو وہ پریشان دیکھے گا تو میں اس کا ہاتھ پکڑ کر آپ کی اور جناب امیر علیہ السلام کی خدمت میں اس کو پہنچا دوں گا۔ (نحوالہ تہذیب الاسلام تألیف علامہ مجلسی صفحہ ۳۳)

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ داہنے ہاتھ میں انگشتی پہننا پیغمبروں کی سنت ہے۔

۳۔ حضرت آدم علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسماعیل علیہ السلام حضرت اسحاق علیہ السلام حضرت ایسا علیہ السلام حضرت داؤد علیہ السلام حضرت سلیمان علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام حضرت یحییٰ علیہ السلام حضرت یونس علیہ السلام حضرت یوزع علیہ السلام حضرت ذوالقرنین علیہ السلام حضرت صالح علیہ السلام

داہنے ہاتھ میں انگشتی پہننا اہل ایمان کا ثانی ہے۔

حضرت ایوب علیہ السلام حضرت لقمان علیہ السلام حضرت علی علیہ السلام کے
سب داہنے ہاتھ میں انگشتی پہنا کرتے تھے۔

(بحوالہ ہندیہ الملتین جلد ۱ حصہ دوم)

۳۔ علامہ شوتری علیہ الرحمۃ نے کتاب ختالوق الحق میں تحریر کیا ہے کہ رسول اللہ
اور آپ کے اصحاب انگشتی داہنے ہاتھ میں پہنتے تھے صرف امیر معاویہ نے
بائیں ہاتھ میں پہنا (انگشتی کو شروع کیا تھا۔

انگشتی داہنے ہاتھ کی کس انگلی میں پہننا چاہیے

- ۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسالت مآب اور
امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ
انگشتی چھنگلیا اور اس کے بعد والی انگلی میں پہنو۔ انگشت شہادت یا
انگشت میاں نہ میں نہ پہنو کیونکہ یہ طریقہ قوم لوط علیہ السلام کا ہے۔
- ۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ انگلی کی جڑ تک
انگشتی پہننا چاہیے۔

ایک تاریخی واقعہ

قصص الانبیاء میں تذکرہ ہے کہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام
کو انگشتی ملی۔ اس وقت پانچوں انگلیوں میں آپس میں مکالمہ ہوا۔
انگشت نے (انگوٹھے) نے کہا کہ میں سر پر ہوں۔ انگشت شہادت نے
کہا کہ میں بوجہ اسم بامسم کے قابل عزت ہوں۔ انگشت سوم نے
کہا کہ میں تم سب سے بزرگ ہوں۔ انگشت چہارم نے کہا کہ میں لائق ہوں

سیمان علیہ السلام نے پانچوں انگلی (چھنگلیا) سے ارشاد فرمایا تو نے کچھ نہیں کہا۔ اس نے عرض کیا کہ اے پیغمبر خدا سب سے بزرگی اور فخر پر نماز ظاہر کیا میں ان سب میں چھوٹی اور حقیر ہوں۔ مجھے کچھ کہنا لازم نہیں پس پروردگار عالم نے حضرت سیمان علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ اس چھوٹی انگلی (چھنگلیا) میں انگشتی پہننا بہتر اور خوب ہے۔

نوٹ :- بایں ہاتھ کی انگلیوں اور دائیں ہاتھ کی بڑی دو انگلیوں میں انگشتیاں پہننا قوم لوط کا طریقہ ہے۔ یہ وہ قوم ہے جس پر پروردگار عالم کا غضب نازل ہوا تھا۔

انگشتی کس دھات کی ہونی چاہیئے۔

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ انگشتی سوائے چاندی کے اور کسی دھات کی نہ پہنوں کیونکہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ وہ ہاتھ پاک نہیں ہے جس میں لوہے کی انگشتی پہن کر نماز پڑھی جائے۔

سرکار رسالت مآبے پتیل کی انگشتی پہننے کی بھی مخالفت کی ہے

- ۱۔ چاندی کی انگشتی پہننا سنت محمدی ہے
- ۲۔ مردوں کے لئے سونے کی انگشتی پہننا حرام ہے۔
- ۳۔ سونے کی انگشتی کے ساتھ نماز نہیں ہوتی۔
- ۴۔ فولاد پتیل۔ اور کوہے کی انگشتی اور زیورات کی پہننے کی ائمہ معصومین علیہم السلام نے ممانعت فرمائی ہے کیونکہ ان کا پہننا حرام ہے۔

۵۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے بھی سونے کی انگشتی پہن کر نماز پڑھنے کو منع کیا ہے۔



رسول اللہ کی انگشتی چاندی کی تھی

۱۔ منقول ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی انگشتی چاندی کی تھی اس میں کوئی نیکنہ نہ تھا بلکہ محمد رسول اللہؐ کندہ تھا۔

۲۔ صحیح بخاری میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگشتی پہنی جس پر ایک حبشی سائت کا نیکنہ جڑا ہوا تھا۔ آنحضرت اسی انگشتی کو دائیں ہاتھ میں پہنتے تھے جبکہ اس کا نیکنہ سفلی کی طرف رہتا۔

رسول خدا کی وصیت علیؑ کو

سر کا ہد سالت تا ب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے امیر المؤمنین حضرت علیؑ کو وصیت فرمائی
کہ یا علیؑ ہر شب کو سورہ حشہ کی تلاوت ضرور کیا کرو کہ
اس سورہ مبارک کے پڑھنے سے دنیا و آخرت کی برائیاں
دور ہوتی ہیں۔

نئی انگشتری پہننے کے وقت کی دعا

جب آپ اپنے ہاتھ میں نئی انگشتری پہنیں تو پہلے سے پہلے اس دعا کو ضرور پڑھ لیا کیجئے۔

دُعَا

”یا اللہ ایمان کی نشانیوں کو میری شناخت مقرر فرما۔
میرا انجام بخیر کر اور عاقبت میں بھی میرے لئے خیر ہی خیر ہو یا تحقیق تو
بڑا زبردست صاحب حکمت و کرم والا ہے۔“

انگشتری پہننے سے پہلے اسکی زکوٰۃ دینا ضروری ہے

جب آپ اپنی انگلی میں کوئی نئی انگشتری پہنیں تو آپ کو چاہیئے کہ
اس کی قیمت پر اپنی فقہ کے مطابق ۲ فیصد زکوٰۃ نکال کر معصوم بچوں کو
شیرینی کے طور پر کھلا دیں فائدہ ہی فائدہ ہے۔ یہ عمل سال میں ایک
دفعہ ضرور ہونا چاہیئے۔

آپ کو نگینہ راس کیوں نہ آیا؟

- الف :- کیا آپ کسی دوست کی انگلی سے زبردستی اتار کر یا مانگ کر تو اسے نہیں پہنا؟
ب :- کیا آپ کو کوئی نگینہ راستہ میں پڑا مل گیا اور آپ نے اسے اٹھا کر نہیں لیا؟
ج :- کیا نگینہ پرانا بندیب اور کٹا پھٹا تو نہیں تھا؟
د :- کیا نگینہ پہننے کے اوقات نجس تھے؟
ه :- کیا قفس قبضی ہو نیکی بنا پر آپ نے کوئی سانگینہ تو نہیں پہن لیا؟

اگر واقعی ایسا ہے تو اس قسم کے نگینوں کو ابھی سے اتار پھینکے ورنہ بجائے
فائدہ کے اٹانقصان اٹھائے گا۔ اپنی مرضی کرنے سے بہتر ہے کہ کسی لائق
منجم سے مشورہ کر لیا جائے اور ایک کے زائد نگینے بغیر کسی معقول وجہ کے
پہننا بھی نقصان کا موجب ہوتا ہے۔

شیرالی نشہ کر نیوالے پر سو فیصدی نگینہ بڑے اثرات چھوڑتا ہے۔
فیروزہ۔ حقیقی۔ درخشف۔ یا قوت اور حدید چینی کی انگشتریاں پہننے
والے کو چاہیے کہ با وضو رہے، نہیں تو پاک ضرور رہے۔ کیونکہ یہ نگینہ
آل محمد کی حمد اور ثناء کرتے ہیں۔

شب جمعہ کا ایک آزمودہ اور کامیاب عمل

حیات کی پرانی کتابوں میں منقول ہے اور بہت مومنین کا آزمودہ عمل ہے کہ اگر کوئی
شخص انبی حاجت خداوند کریم سے رکھتا ہو از قسم مال۔ دولت۔ روت۔ عزت۔ علم۔ مرتبہ یا سی
بلا و مصیبت میں گرفتار ہو یا فقر و فاقہ و ناداری یا پریشانی بیمار یا فکر و ملال میں ہو جس کا وہ
تدارک چاہتا ہو اس کو چاہیے کہ شب کو دوثلث رات گئے (تقریباً ۳ بجے شب) شب
جمعہ بعد بیاد ہو کر با وضو پہلے دو رکعت نماز حاجت بہ نیت رفع حدیث کے واسطے
مباح ہونے دعا ذکر پڑھے۔

بعد نماز ۱۰ مرتبہ محمد وآل محمد علیہ السلام پر درود پڑھے اسکے بعد ایک ہزار مرتبہ بسم اللہ
الرحمن الرحیم بحق بسم اللہ الرحمن الرحیم کی تلاوت کرے اس کے بعد پھر ۱۰۰ مرتبہ محمد وآل
محمد علیہ السلام پر درود پڑھے۔ پھر اپنا مطلب رب حبیل کی بارگاہ سے طلب کرے
انشاء اللہ ضرور پورا ہو گا۔ اگر یہ عمل ایک دفعہ کرنے سے پورا نہ ہو تو دو شب جمعہ
اسی عمل کو ادا کرنا چاہیے۔ انشاء اللہ ان دو جمعوں کے درمیان ضرور پورا ہو جائیگا

بخورات کا روشن کرنا

نگینوں کے اسرار و رموز کی کتابوں میں لکھا ہے کہ نگینے پہننے سے پہلے بخورات روشن کئے جائیں جس کا انتخاب نگینے کے حاکم سیارہ کے مطابق کیا جائے جب کہ کوئی نگینہ پہننے سے پہلے بخورات جلانے میں ایک حکمت پوشدہ ہے اور وہ یہ کہ سیارے کے اپنے اپنے موکلات ہیں جب اس سیارے کے مطابق بخورات جلائے جاتے ہیں تو ان کے متعلقہ موکلات خوش ہوتے ہیں یہ عمل ان کی پسندیدگی کا باعث ہوتا ہے لہذا کوئی نگینہ پہننے سے پہلے بخورات جلانے کا عمل ضرور کر لینا چاہیے ایسا کرنے میں غفلت اور سستی نہ کرنی چاہیے۔



بخورات کی تفصیل حسب ذیل ہے

زحل : سیاہ مرقا۔ رال۔ گوگل۔ قمر نفل
 مشتری : عطر عنبر۔ مشک۔ زعفران۔ اگر تبی۔ صندل۔ لوبان اور
 حب الفار جلائیں۔
 مریخ : لوبان۔ سیندور۔ رانی۔ جوز۔ رال دار چینی
 شمس : عود۔ صندل۔ مریخ۔ زعفران۔ گلتار۔ عنبر۔ لوبان اور مشک جلائیں۔
 زہرہ : زعفران۔ عطر خا۔ مشک۔ صندل۔ جائفل اور کافیور۔
 عطارد : لوبان۔ عنبر۔ گوگل۔ الکندر۔ بادام کا چھلکا۔
 قمر : کافیور۔ عطر کلاب۔ لوبان۔ عود۔ صندل۔ یہ ضروری نہیں ہے کسی
 سیارے کے تمام بخورات حاصل کئے جائیں ان میں سے اگر ایک یا ایک سے زیادہ
 چیزیں مل جائیں تو بھی کافی ہے۔

نگینوں کے لئے صدقہ ویت

جیسے نگینہ پننے سے پہلے خورات جلانا ضروری ہے۔ اسی طرح نگینہ پننے کے بعد یا پہلے صدقہ و خیرات کرنا ضروری ہے تاکہ سرتاروں کی نحوست دور ہو جائے لہذا تاروں کے مزاج کے مطابق صدقہ دیا جانا چاہیے۔ نگینہ پننے سے پہلے اس سے متعلقہ سیارہ معلوم کر کے مندرجہ ذیل جدول کے مطابق حسبِ توفیق صدقہ دیں۔ شمس: دال، پنا، شہد، عطر گلاب، خوشبو دار شیرینی، قمر: دودھ، گھی، دہی، چینی، چاول، کھانڈ، دودھ، چاول وغیرہ کیورہ عطار د: دال مونگ، انگور پتہ، چار مغز، انار، پراٹھا، مشتری۔ مصری شہد، شکر، میٹھی ردی، عطر جوہی، زردہ یا میٹھے چاول گڑ کے۔ زہرہ: عطر سہاگ، شہد کا حلہ، زردہ، برنج، زحل: کھجڑی، ماش، تل سیاہ، بیگن، دال ماش، کالا کیرا کالی مرچ، عطر موتیا۔ مریخ: گوشت، خمیری ردی، کباب، ساگ، مرچ، سرخ، سرسوں کا تیل، مسور کی دال، میوہ ترش، انار، سنگترہ، مالٹا، لیموں یا اور کوئی ترش پھل اور کوئی تیز سی خوشبو۔

دعوتِ سورۃ قل ہو اللہ احد براے قبولیت دعا

سورۃ قل ہو اللہ احد سورۃ پہلے پڑھے جب تمام ہو جائے تو پھر ایک مرتبہ پڑھے اور آخر میں بحق ادرائیل شہادت لیں کہے۔ اس کے بعد تیس مرتبہ سورۃ قل ہو اللہ احد پڑھے۔ جب تمام ہو جائے تب آخر میں بحق طاہر ادرائیل کہے۔ اس طرح سے دعوت کو تمام کرنے پر انشاء اللہ مطلب، باری ہوگی۔

معصومین علیہم السلام کی انگشتیوں کے پندرہ تاریخی نقوش

تاریخ اور حدیث کی مستند اور متبرک کتب سے محمد و آل محمد علیہم السلام کی انگشتیوں کے نقوش حاصل کر کے پہلی مرتبہ بجا طور پر پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جا رہی ہے۔ عامل حضرات اس سے پورا پورا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ دوسرے اس امر سے یہ بھی بتانا ہے کہ ہر معصوم انگشتی پہننا پسند فرماتے تھے۔ اور انگشتی پہننا ان کی سنت پر چلتا ہے۔

۱۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

- (۱) امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ سرکار رسالت مآب کی انگشتی کا نقش نیکیں محمد رسول اللہ تھا۔
- (۲) آنحضرتؐ کی ایک انگشتی پر لا الہ الا اللہ کندہ تھا۔
- (۳) آنحضرتؐ کی ایک انگشتی پر "صدق اللہ" کندہ تھا۔
- (۴) آنحضرتؐ کی ایک انگشتی پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کندہ تھا۔
- (۵) عبد اللہ ابن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک انگشتی دکھائی جس کے نیکنہ پر دو سطروں میں "محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کندہ تھا اور اس نیکنہ کا رنگ سیاہ تھا۔

(۶) حضرت فاطمہ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا

آپ کی انگشتی کا نقش نیکیں "آمن المتوکلون" تھا۔

(۳) امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی انگشتی چاندی کی تھی اور اس پر نقش "نعم القادر" تھا۔

۲۔ امیر المومنین کی ایک انگشتی کے نگینہ پر **بِاللہ المملک الواحد** لکھا ہے "کنذہ تھا۔

۳۔ امیر المومنین کی ایک انگشتی کے نگینہ پر **بِاللہ المملک کنذہ** تھا۔

۴۔ امیر المومنین کی ایک انگشتی جو عقیق کی تھی اس پر تین سطروں میں "ما شاء اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ استغفر اللہ" کنذہ تھا۔

دجوالہ فوائد القرآن ص ۱۲۴

(۴) حضرت امام حسن علیہ السلام

۱۔ حضرت امام حسن علیہ السلام کی انگشتی کا نقش نگین "العزۃ للہ" تھا۔ جس کے معنی وہ حقیقی علیہ خدا کا ہے۔

۲۔ امام حسن علیہ السلام کی دوسری انگشتی کا نقش "حبیبی اللہ" تھا۔

(۵) حضرت امام حسین علیہ السلام

۱۔ حضرت امام حسین علیہ السلام کی انگشتی کا نقش نگین "ان اللہ بانع امرہ" تھا جس کے معنی اسے درالحک نہیں کہ خدا اپنے حکم کو پورا کرنے والا ہے۔

۲۔ سید الشہدا کی دوسری انگشتی کا نقش "الحمد لله" تھا
(۶) حضرت امام زین العابدین علیہ السلام

۱۔ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی ایک انگشتی کا نقش
نَسَبِيَّ اللَّهِ تَكْلَهُمْ تَحَا

۲۔ حضرت امام زین العابدین کی دوسری انگشتی کا نقش "خری
و شقی قاتل الحسین بن علی" کندہ تھا جس کے معنی ہیں کہ حسین
ابن علی کا قاتل دنیا اور دین دونوں میں بد بخت ہے۔

(۷) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اپنے ہاتھ میں سید الشہدا کی انگشتیاں
پہنا کرتے تھے اس کے علاوہ آپ کی ایک انگشتی کا نقش "القرۃ للہ" -
کندہ تھا۔

۲۔ امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام کی ایک
انگشتی کا نقش "ظنی باللہ حسن وبالبنی المومن وبالوصی
ذی المنن بالحسن والحسین بھی تھا۔

(۸) امام جعفر صادق علیہ السلام

امام جعفر صادق علیہ السلام کی انگشتی کا نقش "لیس اللہ دلی و عصمتی
من خلقہ" تھا جس کے معنی اللہ میرا مالک ہے اور وہی اپنی مخلوقات
سے مجھے پہچانے والا ہے۔

۲۔ ابراہیم ابن حمید سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی دوسری انگشتی پر نقش نگین اللہ وانت نفی تمقنی شر خلقک تھا۔

(۹) حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

۱۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی انگشتی کے نگینے کا نقش "الملک لله" - وحدہ " بعض روایت میں یہ بھی ملتا ہے کہ آپ کی انگشتی کے نگینہ پر بھول اور ہلال کی شکل بھی کندہ تھی۔

۲۔ امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ امام موسیٰ کاظم کی ایک انگشتی پر "حسبی اللہ" کا نقش بھی کندہ تھا۔

(۱۰) حضرت امام رضا علیہ السلام

امام رضا علیہ السلام کی انگشتی پر نقش نگین ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ تھا جس کے معنی جو خدا چاہتا ہے وہی ہوتا ہے سوائے خدا کے اور کسی میں قوت نہیں ہے۔

(۱۱) حضرت امام محمد تقی علیہ السلام

۱۔ امام محمد تقی علیہ السلام کی انگشتی کے نگینہ پر نقش معظم المصین عضوی تھا۔

۲۔ جناب حسن ابن خالد سے روایت ہے کہ آپ کی دوسری انگشتی کے نگینہ کا نقش اللہ حافظی بھی تھا۔

(۱۲) حضرت امام علی نقی علیہ السلام

۱۔ حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی انگشتی کے نیکنہ پر "من اخلاق
العبود حفظ المصمود" نقش کندہ تھا۔

(۱۳) حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام

۱۔ امام حسن عسکری علیہ السلام کی انگشتی کے نیکنہ پر "ان الله
شهيد" کندہ تھا۔

۱۲۔ ابو ہاشم جعفری نے روایت کی ہے کہ آپ کی دوسری انگشتی
کے نیکنہ پر "الحسن ابن علی" کندہ تھا۔

(۱۴) حضرت قاسم آل محمد علیہ السلام

حضرت صاحب العصر الزمان خلیفہ الرحمن ہمارے بارہویں
امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نیکنہ پر "انا حجتہ اللہ وقاضیۃ"
کندہ ہے (بحوالہ کتاب تہذیب الاسلام از علامہ مجلسی)

عمل: عمل بولے ترقی رزق و حصول دولت :- عروج ماہ
میں شب جمعہ کو بعد از نصف شب دو رکعت نماز حاجت پڑھے بعد سلام "یا وہاب"
چار سو دفعہ پڑھے اور دعا مانگے پھر "یا وہاب" دو سو بار پڑھے اور کھڑے ہو کر دعا
مانگے۔ پھر "یا وہاب" ایک سو مرتبہ پڑھے اور دعا مانگے سجدہ میں جا کر محمد و آل محمد
پر ادل و آخر ۱۲ مرتبہ درود پڑھے تین روز یہ عمل کرے انشاء اللہ تعالیٰ مطلب براری ہوگی
مطلب براری کے بعد مولا علی کی نیاز تیسری پر دلا کر معصوم بچوں کو کھلائے۔

عظیم الشان انگشتی

قومی کارکنان، دانشور حضرات، معالج، دکنار۔ اساتذہ انجینئرز اور وہ حضرات جنکی
عوام دوست زندگی ہو وہ حسب ذیل نقش عقیق پسید پر کندہ کیے دست راست میں
انگشتی پہنیں تو ہر دلعزیزی عزت و اقتدار اور خلافت سے مرجعیت حاصل کرے گا۔
(بحوالہ کتاب تبیہ فاطمہ از زبدۃ العلماء رسید آغا مہدی لکھنوی صفحہ ۶۲-۶۳)

نقش معظم

علی

صراط ۶۹۳ حق

نمک

ترکیب: جب آپ نقش تحریر کریں تو آداب و شرائط کا خاص خیال کریں رسالت
اچھی ہو مہینہ منقلب نہ ہو۔ لکھنے والا باظہارت ہو۔
یہ انگشتی اکثر عراق و ایران و حجاز کے مالک سے کندہ شدہ بھی حاصل ہو جاتی ہیں مگر
اس نقش کو جانندی پر کندہ کرایا جائے تو بھی فائدہ حاصل کیا جاسکتا ہے لیکن علما اور عاقل
حضرات عقیق پسید پر ہی کندہ کرانے کو ترجیح دیتے ہیں۔
نوٹ: اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ انگشتی گم ہو نہ کا ہمہ و اندیشہ رہتا ہے اسلئے
اس انگشتی کی حفاظت بہت ضروری ہے کیونکہ اس میں اہم غنیم کا ایک حرف کندہ ہے۔
اگر انگشتی پہننے پر بخار آجائے تو انگشتی پانی میں ڈال کر پی لینا چاہیے۔

چار تاریخ از انگشتریاں

سرکار سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام نے
عطا فرمائی ایک مدینہ منورہ میں اور تین کربلا معلیٰ میں بروز عاشورہ۔
اپنی چار انگشتریاں

پہلی تاریخ انگشتری

معتبر روایت میں منقول ہے کہ ایک دن ایک اعرابی (بدوی) سرکار سید الشہداء حضرت
امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوا۔ پھر عرض کی مولانا وقت
میں ایک دیت کا ضامن ہوں جس کی ادائیگی سے عاجز ہوں۔ دل میں خیال پیدا ہوا کہ
خداوند کریم کی اشراف و کبریم ترین مخلوق سے حاجت روائی کا سوال کروں۔ مگر یہ
امر بھی روز روشن کی طرح واضح ہے کہ حضرات اہل بیت پیغمبر علیہم السلام سے بڑھ کر زیادہ کریم
اور ستمی اس دنیا میں کوئی نہیں ہے۔

اعرابی کی یہ استدعا سنا کر حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا میں نے اپنے نانا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ ہر شخص یہ اس کے علم و معرفت کا برابر
ہی کیا کرو پس نانا معظم کے اس اصول کے مطابق کم سے تین سوال کرتا ہوں جس قدر
صحیح جواب دو گے اسی قدر مجھے مال دنیا سے نوازیوں گا۔ اعرابی نے نہایت عجز و
نیاز کے ساتھ عرض کیا میرے آقا آپ باب العلم نبوی کے عظیم فرزند ہیں۔ آپ
خود بھی علوم نبوی سے تیسرے ناجدار اور وارث ہیں۔ میری کیا مجال کہ آپ کے سوالوں
کا جواب دوں۔ لیکن پھر بھی آپ ہی لوگوں کا عطاشدہ علم سے حسب استعداد و بیاقت
جواب دینے کی پوری کوشش کروں گا۔

حضرت امام حسین علیہ السلام بہ تبادر کے افضل عمل کو فرمایا ہے۔

اعرابی: خدا کی ذات اندر سے یہ ایمان کامل رکھنا۔

حضرت امام حسین علیہ السلام: مرد کے لئے باعث زینت کیا چیز ہوتی ہے؟
اعرابی: انسان کے لئے باعث زینت علم اور اس کے ساتھ ساتھ علم اور علم کے مطابق
اس کا عمل۔

حضرت امام حسین علیہ السلام: حوادث دنیا سے نجات کس طرح حاصل کی جاتی ہے؟
اعرابی: ذات حق سبحانہ یہ توکل سے انسان ہر مشکل اور حوادث دنیا سے بچ سکتا ہے۔
حضرت امام حسین علیہ السلام نے مؤخر از کر سوال کے بارے میں مکرر پوچھا جس انسان کو توکل
پر خدا حاصل نہ ہو تو وہ کیا کرے۔

اعرابی عرض کرنے لگا: اسے دولت صبر سے مالا مال ہونا چاہیے۔
حضرت امام حسین علیہ السلام: جو شخص صبر سے محروم ہو وہ کیا کرے۔
اعرابی: ایسے شخص کے لئے سزاوار ہے کہ آسمان سے علی گریے اور اسے جلا دے۔ یہ
منکر حضرت امام حسین علیہ السلام ہنس پڑے اور اعرابی کی علمی استعداد پر خوش ہو کر ہزار
اشرفیوں سے نوازا مزید برآں اپنی ایک قیمتی انگشتی بھی عطا کی جس کا یگنہ دوسو روپے کا تھا۔
ساتھ ہی ارشاد فرمایا ان اشرفیوں سے اپنا قرضہ ادا کرنا اور انگشتی بیچ کر اس کی قیمت سے
اپنے گھریلو مصارف پورے کرنا۔ اعرابی خوشی خوشی اپنے گھر بلا گیا۔

دوسری تاریخی انگشتی

حضرت علی اکبر شبیبہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روز عاشورہ میدان کربلا میں
شکر زبیدے لڑنے لڑتے سخت پیاسے ہوئے جبکہ آپ پہلے ہی سے تین دن کے
پیاسے تھے۔ ستم رسیدہ باب سید الشہداء سے پاس آئے اپنی شدت پیاس کا اہلکار
اولاً مظلوم امام نے شبیبہ پیغمبر کو کافی تسلیاں دیں پھر مطابق روایت بخارا توار

اپنی ایک انگشتی دے کر فرمایا۔ اسے منہ میں رکھ لیجئے اور میدان کارزار میں واپس جائیں۔ چلو کچھ نسلی ہونے لگی۔ پس جواں بیٹا اولی الامر باپ کے حسب ارشاد میدان جنگ میں واپس ہوئے۔ امام علیہ السلام بیٹے کو حسرت سے دیکھتے رہے اور فرماتے جاتے تھے رضا بقضائے دشمنان دین پر حملہ آور ہوئے۔

تیسری تاریخی انگشتی

تیسری انگشتی بھی سرکار سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام نے روز عاشورہ ہی اپنے بڑے بھائی حضرت امام حسن علیہ السلام کے نور دیدہ جناب تاسم کو عطا کی جب حضرت تاسم علیہ السلام اذرق شامی کو میدان کارزار میں داخل جہنم کر چکے تو شدت سے بے حال ہو کر مظلوم اور مکیس چچا حضرت سید الشہداء علیہ السلام کی خدمت میں تشریف لائے۔ پانی حاضر ہوئے اور کہنے لگے پیارے چچا جان شدت یہاں ہے حال کر رہا ہے ممکن ہو تو ٹھونٹ پانی کا رنجیئے امام عالی مقام اپنے پیارے بھتیجے کو صبر کی تلقین کی اور پھر اپنی ایک انگشتی تصویر ری رہنے دہن مبارک میں رکھ کر جناب تاسم علیہ السلام کو عطا کی۔ روایت کے مطابق جناب تاسم خوریان کرنے میں اس انگشتی کی کرامت سے میرے منہ میں میٹھے پانی کا چشمہ پیدا ہو گیا۔ خوب سیراب ہوا اور میدان جنگ روانہ ہوا۔ جناب تاسم نے پہلے کی طرح شدت سے حملہ کیا۔ شکر کھانے ہانسی نو جوان پرتیریں کی بارش شروع کر دی جناب تاسم کا بدن زخموں سے چور ہو گیا۔

چوتھی تاریخی انگشتی

چوتھی تاریخی انگشتی روز عاشورہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے دست مبارک سے بجدل بن سلیم ملعون نے کربلا کے میدان میں اتار لی۔ بجدل بن سلیم ملعون نے خود روایت کی ہے کہ جب میں روز عاشورہ قتل گاہ میں کھڑا تھا تو اچانک ایک منادی کو

اطلاع دیتے سنا کہ نوریدہ رسولؐ اقدس حضرت امام حسین علیہ السلام کو لوٹ
 لور یہ سنتے ہی میں دوڑتا ہوا لاشہ سید الشہداء علیہ السلام کے قریب گیا تاکہ جسم سے کپڑے
 لوٹ سکوں۔ جوں ہی سر یہیدہ لاش کے پاس پہنچا تو دیکھنے پر معلوم ہوا کہ ان کا تمام
 لباس جسم پر سے لوٹا جا چکا ہے۔

البتہ حضرت کی ایک انگشتی انگلی مبارک میں سالم حالت میں موجود ہے کافی
 کوشش کے بعد بھی انگشتی کو انگلی سے اتارنے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ کیونکہ انگلی
 بھی زخمی حالت میں تھی جس کی وجہ سے خون اس انگشتی کے چاروں طرف جمع ہو گیا
 تھا، پس میں نے اپنی کمر بند سے خنجر نکالا اور مظلوم کو بلا کی انگلی کو قطع کیا پس
 طرح انگشتی اتارنے میں کامیاب ہوا۔

الامان۔ یہ درندہ صفت وحشی نژاد کس قدر بے رحم و سنگدل تھے۔

ذیوالہ کتاب مفتاح الجنۃ صفحہ ۱۰۸ تا ۱۱۱ از حجت الاسلام حضرت آقا کاظم محمد بن الشہیرا
 مقدس زنجانی ناشر دلی العصر ٹرسٹ رتہ متہ ضلع جھنگ

اسم اعظم کا نقش

مصباح کنعی میں حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے ایسا کتبہ میں
 منقول ہے کہ یہ نقش اسم اعظم ہے ہر وقت اپنے ساتھ رکھنا چاہیے۔ یہ جمیع امراض و آفات
 و تکالیف اور پشیمانوں سے نجات کا باعث ہے۔

☆ ۱۱۱ ۱۱۱ ۱۱۱

(ذیوالہ اسباب النجاة صفحہ ۱۵۱ اتقانہ بکڈ پو۔ لاہور)

قمر در عقرب کیا ہے!

اس کے انسانی زندگی پر اثرات کیا ہیں!

قمر سب سے تیز رفتار ستارہ (کواکب) ہے۔ قمر ایک برج کا سفر ڈھائی دن میں مکمل کر لیتا ہے۔ اس طرح قمر سیارہ مہینے میں ہر ایک برج میں ایک مرتبہ دوپہر دیکھا کرتا ہے۔

سیارہ قمر جب برج حمل، ثور، جوزا، سرطان، عقرب میں براہِ داخل ہو کر اس قاعدہ یعنی برج میں ڈھائی دن قیام پزیر ہوگا تو اسی زمانہ کو قمر در عقرب کہتے ہیں۔

برج عقرب میں کچھ کی حرکات کی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ قمر سیارہ ایک ماہ میں پورے بارہا برج کا دورہ ختم کر کے دوسرے مہینے کے ابتدائے پھر اپنا دورہ شروع کرتا ہے اور اس طرح وہ سال میں ہر برج کے بارہ دورے کرتا ہے۔

علمِ فلکیات اور دینی کتب کے مطالعہ اور علمی تجربات سے واضح ہے کہ قمر کے برج عقرب کے قیام کے اوقات بہت منحوس ترین ہوتے ہیں اس بات کے متعلق ائمہ علیہم السلام کا قول بھی ہے۔

اس لئے کسی نئے کام یا خصوصاً شادی کی ابتدا نہیں کرنی چاہئے۔ اور اسی مناسبت سے قمر در عقرب کے قیام میں نئے بیگنہ کی انگشتی بھی نہیں پینا

چاہئے۔ سیارہ کے بزج میں داخلہ کی تاریخ۔ وقت اور اس کا
بزج میں قیام کے اوقات کے بارے میں آپ کسی بھی جستری سے رجوع کر سکتے ہیں
مندرجہ ذیل نقشہ رہنمائی کے لئے درج ہے

نمبر شمار	نام ماہ	کیفیت بزج میں سیارہ کی آمد کی تاریخ۔	وقفہ قیام
۱	ماہ محرم الحرام	چاند اس مہینے کی ۷ ویں تاریخ کو ہمیشہ رہتا ہے۔	۱۴/۲ دن
۲	ماہ صفر المظفر	چاند اس مہینے کی ۵ اور تاریخ کو رات میں چار گھنٹے پر لگتا ہے۔	۱۵/۲ دن
۳	بزج الاول	چاند اس مہینے کی ۱۳ ویں تاریخ کو دن نکلنے پر ہمیشہ رہتا ہے۔	" "
۴	بزج الثانی	چاند اس مہینے کی ۱۵ ویں تاریخ میں چار گھنٹے رات پر لگتا ہے۔	" "
۵	جمادی الاول	چاند اس مہینے کی ۹ ویں تاریخ کو چار گھنٹے پر لگتا ہے۔	" "
۶	جمادی الثانی	چاند اس مہینے کی ساتویں تاریخ کو بارہ کے عمل میں لگتا ہے۔	" "
۷	رجب	چاند اس مہینے کی پانچویں تاریخ کو چار گھنٹے دن کو لگتا ہے۔	" "
۸	شعبان	چاند اس مہینے کی ۲۷ تاریخ کو چار گھنٹے رات کو لگتا ہے۔	" "
۹	رمضان المبارک	چاند اس مہینے کی ۲۵ ویں تاریخ کو چار گھنٹے پر لگتا ہے۔	" "
۱۰	شوال	چاند اس مہینے کی ۲۳ ویں تاریخ کو ہمیشہ رہتا ہے۔	" "
۱۱	ذی القعدہ	چاند اس مہینے کی ۲۲ ویں تاریخ کو ہمیشہ رہتا ہے۔	" "
۱۲	ذی الحجہ	چاند اس مہینے کی ۱۲ ویں تاریخ کو ۱۶ گھنٹے پر لگتا ہے۔	" "



چاندی

یہ ایک قیمتی دھات ہے جس کو دوسری دھاتوں سے اذیت حاصل ہے کیونکہ اس دھات کی چیزوں میں زنگ نہیں لگتا ہے اور نہ ہی موسمی آب و ہوا سے متاثر ہوتی ہے۔

اس دھات کو عربی میں نقہ و فضہ، انگریزی میں سلور سنکرت میں رجنہ فارسی میں سیم، اس کے علاوہ قمر ماہ سفید، مگس اور روپاکے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔

اس دھات کو قدیم زمانہ سے چاند کے ساتھ موسوم کیا جاتا ہے یہ دھات مندرجہ ذیل خواص کی حامل ہے۔

- ۱۔ اس دھات کا مزاج سرد و خشک ہے۔
- ۲۔ اصلی چاندی کا چھل دودھ میں ڈالنے سے اس کا دہی جلدی اور اچھا جمتا ہے۔
- ۳۔ اگر اس دھات میں میل ہو تو وہ آگ پر جل کر خاک ہو جاتی ہے
- ۴۔ چاندی کے ورق اعصاب کے ریسے کو تقویت دیتے ہیں۔
- ۵۔ چاندی کے ورق کو سبب کے مرہ کے ساتھ صبح کھایا جائے تو اعصاب ریسے اور دماغ کے لئے بہت مفید ہے۔
- ۶۔ چاندی کا لاکٹ مفرح اور مقوی دل ہے۔
- ۷۔ چاندی کو طبی طریقہ سے استعمال کیا جائے تو مندرجہ ذیل بیماریوں

کو فائدہ ہوتا ہے۔ معدہ جگر۔ مایہ خویار۔ جنون۔ استقرار اور ورما لہاں اور سنگ مشانہ۔

- ۸۔ چاندی کا کشتہ بند پیشاب کو جاری کرتا ہے۔
- ۹۔ چاندی کی سدا کی سے سرمہ لگانے سے بینائی تیز ہوتی ہے۔
- ۱۰۔ چاندی کی سدا کی بغیر سرمہ کے بھی آنکھوں میں پھیری جائے تو یہ بینائی کو بڑھاتی ہے۔ باریک اور حقیف جالا جو آنکھ میں پڑ جاتا ہے اس کو صاف کر دیتی ہے۔
- ۱۱۔ بیرونی استعمال میں فصلی بخار اور میریا کو دور کرتی ہے۔
- ۱۲۔ طبی اصول کے تحت چاندی کے برتن بنائے جائیں تو اس کے اندر کھانا پینا باعث فرحت ہے۔ لیکن اسلامی اصول کے مطابق حرام ہے۔
- ۱۳۔ چاندی کے ٹکڑے کو منہ میں رکھا جائے تو یہ پیاس کو کم کرتا ہے۔ اور باعث سکون ہے۔

ایک تاریخی واقعہ

مستند تاریخی روایتوں میں پایا جاتا ہے کہ روز عاشورہ جناب علی اکبرؑ بزیلیوں سے جنگ کرتے کرتے تھک گئے اور پیاس کی شدت نے بیتاب کیا تو آپؑ واپس سیدالشہداء حضرت امام حسینؑ علیہ السلام کی خدمت میں آئے اور شدت پیاس کی شکایت کی کہ بابا اب پیاس برداشت نہیں ہوتی مولائے ارشاد فرمایا۔ بیٹا ذرا اپنی زبان میرے منہ میں ڈالو جناب علی اکبرؑ نے اپنی زبان شہید کرکے منہ میں ڈالی اور فوراً دوا پس کمال لی اور گویا ہوئے کہ بابا آپ کی زبان تو مجھ سے زیادہ خشک ہے امام عالی مقام

نے ایک انگشتری جو چاندی کی بنی ہوئی تھی اپنی انگلی سے اتار کر جناب علی اکبر علیہ السلام کے منہ میں ڈال دی اور کہا جاؤ بیٹا راہِ خدا میں جہاد کرو۔
چاندی گھری اور حرارت کے لئے بہترین موصل ہے
چاندی طبی اصولوں سے استعمال کی جائے تو موٹاپے کو کم کرتی ہے۔
چاندی کی انگشتری پہننے سے جسم انسانی سے چاندی مس ہوتی ہے اور اس کے اثرات جسم میں سرایت کرتے ہیں جو فائدہ رساں ہے۔

چاندی کی دھات کا تجارتی استعمال

چاندی کی دھات سے زیورات، سکے، عکاسی کی فلمیں، آئینہ سازی، سازی اور فلموں کی پلیٹیں بنائی جاتی ہیں۔

چاندی کی دھات کے ذریعہ خاص بیماریوں کا علاج

- ۱۔ چاندی کا چٹا تار کا چھلّا جس کا منہ کھلا ہو۔ پیر کے انگوٹھے میں استعمال کرنے سے ناف اپنی جگہ قائم رہتی ہے۔
- ۲۔ چاندی کا بنا ہوا کڑا ہاتھ میں پہنا جائے تو اس کے اثر سے معدے کا فعل درست رہتا ہے۔ بلڈ پریشر کے مریضوں کے لئے مفید ہے۔

چاندی صاف کرنے کا طریقہ

چاندی کی صفائی کا طریقہ یہ ہے کہ چاندی کو گچھلا کر نمک تلخ اس پر کئی مرتبہ ڈالیں یا سبب کر کے گزاریں تو چاندی کا رنگ صاف ہو جاتا ہے اور دھات میں چمک پیدا ہو جاتی ہے۔

چاندی کی چند تاریخی چیزیں

حضرت محمد مصطفیٰ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار کے قبضہ کی ٹوپی چاندی کی تھی (مشکوٰۃ شریف)

۲۔ ۸۸۲ء میں نو عمر محمد علی جناحؒ کی شادی کے موقع پر ہریانہ کا بھٹی وار (بھارت) میں بارات بیل گاڑیوں کے ذریعہ دھوم دھام سے پہنچی۔ نو سیر انھیں چند نے بیلوں کو پانی چاندی کے بڑے بڑے برتنوں میں پلایا۔

۳۔ قائد اعظم محمد علی جناحؒ کے مزار کی خوبصورت جالی چاندی کی ہے جس میں دھانی من چاندی استعمال کی گئی ہے۔ چاندی سے علم کے پتے اور منّت کی چیزیں بنائی جاتی ہیں۔

چاندی کی تختی یا انگشتی پر مجرب و کامیاب نقوش

یہ نقوش صدائے بندگان خدا کو فیض پہنچا رہے ہیں۔ نو چندی جمعرات (چاند کی پہلی جمعرات) بجے علی ابصر چاندی کی انگشتی یا چاندی کی تختی پر بسم اللہ الرحمن الرحیم کے اس نقش کو کندہ کرا کے اپنے پاس رکھئے تو انشاء اللہ اپنے لئے بحکم خدا اس حد تک خیر و برکت کا مشاہدہ کریں گے جو ثنائے صفت سے بالائے ترہے۔ (۱) عربی رسم الخط۔ (۲) علم الاعداد۔

۸	۱۱	۱۲	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

بِسْمِ	اللہ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
الرَّحِیْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللہ	بِسْمِ
اللہ	بِسْمِ	الرَّحِیْمِ	الرَّحْمٰنِ
الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ	بِسْمِ	اللہ

علامہ شیخ طرح پہلے نقش کندہ کرائے دونوں طرح سے قائم رہے۔

حروف مقطعات کا نقش

یہ نقش خواجہ حسن نظامی صاحب کو روضہ رسول کے سامنے حضرت سید حمزہ رفاعی شیخ المشائخ مدینہ منورہ ۱۲۵۱ھ کو عطا کیا تھا۔ اس نقش کو بھی چاندی کی انگٹری اور تختی پر کندہ کرا کے پاس رکھنے سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

لوح قرآنی

ت	حَمِصَق	اَلَمْ
یَس	حَم	اَلَمْ
اَمِیْن	ق	کَھِیَص

۱۔ رزق کی فراوانی کے لئے ہر روز اس نقش کی زیارت کرنی چاہیے۔ چاندی کی تختی جس پر یہ نقش کندہ کیا جاتا ہے اس کو پرس یا دکان کے غلہ میں رکھنا چاہیے۔

نگینے اور جواہرات کا انتخاب

سورج کی شعاعیں ستاروں کے راستہ زمین پر ہمیشہ پڑتی ہیں ان شعاعوں کی بہنی قوت اور تاثیر ہوتی ہے۔ جو ہمیں متاثر کرتی ہے یہ شعاعیں انسان کی قوت شعور، قوت احساس، خصائل اور حرکات وغیرہ پر اثر انداز ہوتی ہے۔ اور یہی شعاعیں ساتوں ستاروں میں عرفان پیدا کرتی ہیں۔

ستارے سورج کی شعاعوں سے موافق رنگوں کو جذب کر لیتے ہیں۔ باقی دو سکے رنگوں کو سیارگان پر منعکس کر دیتے ہیں یہ کاسمک شعاعیں انسانی ذہن اور خیال پر بھی اثر کرتی ہیں۔ ہمیں بہت کے راستوں پر چلاتی ہیں۔ امید کی کرن دکھاتی ہیں اور خوشی سے آشنا کرتی ہیں۔ انسان کے شعور کے دو خاص عنصر ہیں۔ ایک عقل اور دوسرا ارادہ۔ یہ دونوں قوتیں بھی شعاعوں سے بہت حد تک متاثر ہوتی ہیں۔

اسی طرح جب سورج اور ستاروں کی شعاعیں قیمتی پتھروں پر اور جواہرات پر پڑتی ہیں تو وہ اس کے اثرات قبول کر لیتی ہیں جب انسان ان پتھروں کے نگینوں کی انگوٹھی پہن لیتا ہے تو ان کاسمک شعاعوں اور ان کے رنگ کے اثرات انسانی زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

قدرت نے کوئی چیز بھی بے مقصد پیدا نہیں کی ہے اور اللہ تعالیٰ کا کوئی فعل بھی حکمت سے واثرات سے خالی نہیں ہے قیمتی پتھروں کے اثرات جن کو انھوں نے ستاروں کی کاسمک شعاعوں سے حاصل کیے

ہیں۔ نیکیوں کے اثرات کی افادیت انسانی زندگی پر مسلم ہے۔
 علم فلکیات کے ماہرین تحقیق کے ذریعے کچھ اصول وضع کئے
 ہیں جنکی مدد سے انسان مستفید ہو سکتا ہے۔ ان ماہرین کا خیال ہے
 کہ ہر چیز تدبیر کی محتاج ہے اسی طرح سے جو اسرات کا استعمال بھی تدبیر سے
 ہونا چاہیئے۔ مثلاً نیکنہ کا انتخاب کرتے وقت صرف اس امر کا خیال نہ کیا
 جائے کہ اس کا رنگ آپ کے ستارے کے مطابق ہے کہ نہیں۔ کیونکہ
 ہر پتھر میں متعدد رنگ ہوتے ہیں۔ اگر عطار و ستارہ سے تعلق رکھنے والے
 حضرات زرد رنگ کے عقیق پہنیں گے تو ان کو بہت راس آئے گا۔ اس طرح
 مریخ ستارہ سے تعلق رکھنے والے حضرات مریخ رنگ کے عقیق پہننے اور
 اور شمس سے تعلق رکھنے والے حضرات سنہریا اور نج رنگ کا عقیق استعمال
 کریں اس طرح عقیق سے ہر کوئی فائدہ اٹھا سکتا ہے
 یوں تو ان پانچ نیکیوں سے ہر انسان فائدہ اٹھا سکتا ہے کیونکہ
 ان کے متعلق مولائے کائنات کا ارشاد ہے نیکنہ کے استعمال سے پہلے
 اس کے وزن کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ کم سے کم چار رتی وزن کا
 نیکنہ انگشتی کے لئے بہت مناسب ہوتا ہے۔

سرور کی ردا ہے عزاداری حسینؑ
 زہرا کا مدعا ہے عزاداری حسینؑ
 ہر ایک کے نصیب میں ہے یہ شرف کہاں
 اشد کی عطا عزاداری حسینؑ

نگینہ انتخاب کرنیکا طریقہ

جس شخص کے لئے نگینہ کا انتخاب کرنا مقصود ہو اس کے نام کا مفرد عدد نکالو۔ یہ عدد مندرجہ ذیل یاد گیر نگینوں کے اعداد مفرد میں جس سے مطابقت کر جائیں اسی نگینہ کی انگوتھی اس کے لئے بہتر ہوگی۔ نام کے مفرد نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ مثلاً کسی شخص کا نام حسین علی ہے جس کے حروف ح۔ س۔ ی۔ ن۔ ع۔ ل۔ ی اعداد ۸ + ۶ + ۱ + ۵ + ۳ + ۱۰ = میسران ۲۳۸ عدد مفرد = ۲۳۸ + ۳۲ = ۲۷۰
۲۷۰ حوا۔ اسی طرح درجہ تسلیم۔ یا قوت کے مفرد عدد بھی ۴۴ ہیں اس لئے حسین علی کے لئے ان نگینوں کی انگوتھی مفید ہوگی۔ اگر اپنے نام کے اعداد مع والدہ نکالے جائیں تو اور بھی بہتر ہے۔

نام نگینہ	عدد مفرد	درجہ
عقیقہ	۱	نیم
زرد	۵	جزع یا فانی
سفید	۲	حدید
سرخ	۶	یا قوت
سبز	۷	مرجان
یمنی	۳	زبدہ
فیروزہ	۲	زمرد

پتھروں کی تاثیرات معلوم کرنے کیلئے حاضر کا عمل

جب کوئی شخص کوئی ننگ مثل یا قوت۔ زبرد۔ فیروزہ۔ عقیق اور الماس وغیرہ بازار سے خرید کر لائے۔ تو چونکہ ہر پتھر کے حجم اور رنگ کا طاسے وزن۔ قوت کشش۔ قوت انعکاس اور قوت برقی میں فرق ہوگا۔ اسلئے اس کی بھری قوتوں میں بھی فرق ہو سکتا ہے ان خاصیتوں کا نہ فروخت کرنے والے کو علم ہوتا ہے نہ خریدنے والے کو۔ کہ یہ پتھر کس قسم کی صفات اور برکات کا حامل ہے یا یہ پتھر پہننے والے کو کیا فائدہ دے گا۔

تو اس امر کے لئے حضرات الحج کی جاتی ہے۔ اس کتاب کے اگلے صفحہ پر ایک دائرہ دیا گیا ہے۔ اس قسم کا علیحدہ کاغذ بڑا تیار کر لیں۔ اتنا بڑا کہ اندرونی دائرہ کا قطر ۲۳ اینچ ہو اور بیرونی کا ۶۶ اینچ۔ اب با وضو ہو کر دو رکعت نماز نفلی استخارہ پڑھیں پھر سورہ یسین ایک مرتبہ پڑھ کر ننگ کو دائرہ کے وسط میں رکھ دیں اور انگشت شہماڑ کو آہستہ سے رکھیں تاکہ ننگ حرکت کرے تو آپ کی انگلی رکاوٹ کا باعث نہ ہو۔ انگلی صرف مس کرتی ہو اب آہستہ آہستہ بلا تعداد اِنَّہٗ مِنْ سُلَیْمَانَ وَاِنَّہٗ لَیْسَ نَحْنُ اَمِنْ دُوْنِ اللّٰہِ کاشفہ پڑھتے چند منٹوں کے بعد ننگ میں حرکت پیدا ہوگی اور حرکت کرے وہ اس خانہ کی طرف جائے گا۔ جس میں اس کی خاصیت کا اثر لکھا ہوا ہے اب عامل کو چاہیے کہ وہ اس خانہ کی عبارت کو نوٹ کر جس میں ننگ نے قرار پکڑا ہے۔ یہی اس کی تاثیر ہوگی۔ اگر وہ ننگ حرکت کرنا ہو ایہ متعدد خانوں میں جائے تو وہ ننگ اتنی ہی تاثیرات کا حامل ہوگا اور اگر ننگ حرکت نہ کرے تو اس میں کوئی تاثیر نہ ہوگی۔ یادہ مالک کو فائدہ نہ دیکھا ننگ کا وزن کم از کم ۲۰ گرام ہونا چاہیے۔

اگر بہت سارے ننگ امتحان کے لئے موجود ہوں تو تمام کیلئے ایک ہی نماز کافی ہے اور ایک ہی سورہ یسین پڑھ کر سب پر دم کر دیجائے البتہ ہر ایک ننگ کا امثال لگ لگ کر کیا جائیگا کہ اس میں کیا تاثیر ہے تمام نگوں کے برکات جاننے کے لئے ایک ہی جگہ میں کام کیا جاسکتا ہے۔

دائرہ حاضرہ الحجبہ



بچوں کے لئے امتحان میں کامیابی کا عمل
ہر نماز کے بعد ایک تسبیح اول اور آخر درود کی پڑھنے کے بعد کتب تسبیح "باعزیزہ یا عظیمہ یا علیٰ کی
تلاوت کریں۔ انشاء اللہ امتحان میں کامیابی ہوگی۔

حضرت علی علیہ السلام کے چار پسندیدہ ننگے

منقول ہے کہ امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام چار نگیوں کی انگشتریاں بہت پسند کرتے تھے جنکو آپ خود بھی پہنا کرتے تھے۔

- ۱۔ اول یا قوت کی انگشتری زہریت اور بزرگی کے لئے۔
- ۲۔ دوم فیروزے کی انگشتری فتح و نصرت کے لئے۔
- ۳۔ سوم حدید صینی کی انگشتری قوت و ہمت کے لئے۔
- ۴۔ چہارم عقیق کی انگشتری دشمنوں سے نجات اور ردِ بلا کے لئے۔

آل محمد علیہم السلام کے پانچ پسندیدہ ننگے

مفصل ابن عمر دروایت کرتے ہیں کہ میں ایک دن حضرت صادق آل محمد علیہ السلام کی خدمت عالی میں در نجف کی انگشتری پہنے ہوئے گیا۔ امامؑ نے فرمایا کہ اے مفصل یہ ننگہ جس کی تم انگشتری پہنے ہوئے ہو اسکی فیصلت تمکو معلوم ہے مفصل نے کہا نہیں مولانا۔ امامؑ نے کہا کہ اس ننگے کو دیکھنے سے مومنین دمو منات کو خوشی حاصل ہوتی ہے آنکھوں کا درد دور ہوتا ہے اور مجھے ہر مومن کے لئے یہ بات بہت پسند ہے کہ وہ پانچ نگیوں کی انگشتریاں اپنے داہنے ہاتھ میں پہنا کرے۔

۱۔ یا قوت۔ یہ ننگہ بک عمدہ ہے جو اپنے پہننے والے کی بزرگی اور زہریت کو ظاہر کرتا ہے۔ (دوم) عقیق۔ یہ ننگہ خدائے تعالیٰ اور ہم اہل بیت رسول کے لئے اپنے اندر خلوص رکھتا ہے۔ (سوم) فیروزہ۔ اس ننگے کے پہننے سے دل و سینہ کشادہ ہوتا ہے بندہ مومن کسی کام کو جائے اور اسکی انگلی میں فیروزے کی انگشتری ہو تو اس کی حاجت پوری ہوتی ہے۔

۴۔ پشہارم، حدید حبیبی۔ اس نگینے سے شیطان کے شر سے محفوظ رہتا ہے اور
پہننے والا ڈر سے نجات پاتا ہے۔

۵۔ (درجہ نجف)۔ یہ نگینہ اپنے اندر بڑے فضائل رکھتا ہے۔ رب جلیل ہر اس
آنکھ کو جو نگینے پر پڑتی ہے۔ اس کے عوض زیارت۔ حج اور عمرہ کا ثواب اس آنکھ
کے نامہ اعمال میں لکھتا ہے۔

پانچوں نگینے اور ان کے خواص

جو اسرات کا ذکر زمانہ قدیم کے مشہور و معروف مصنفوں کی تصنیفات
میں موجود ہے جو اس امر کی دلیل ہے کہ متقدمین جو اسرات کے خواص اور قدر و قیمت
سے اچھی طرح واقف تھے۔

سنگ جو اسر میں فوائد بہ اسرار حق تعالیٰ ہیں جن کا اثر انسان کے مزاج اور
طبیعت پر بھی ہوتا ہے۔ ان میں بڑی کشش اور جاذبیت پائی جاتی ہے جس کی
وجہ سے انسان اپنے میں تھکان محسوس نہیں کرتا۔ یہ پانچوں نگینے اپنے اندر ہمیشہ
اچھے اثرات رکھتے ہیں۔

یا قوت

اس نگینے کو عربی میں "لعل" انگریزی میں "روبی" ہندی میں "مانک" پنجابی
میں لال اور سنسکرت میں "پدم راگ" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے یہ قیمتی نگینوں میں
سے ایک نگینہ ہے جس کا شمار اعلیٰ درجہ کے نگینوں میں ہوتا ہے۔

ندرت۔ رنگت اور خوش و صناعی میں تمام جو اسرات سے افضل،
گنا گیا ہے۔ نہایت ہی مقبول نظر ہوتا ہے۔ یہ نگینہ حکم دار اور بطوری لال رنگ کا ہوتا ہے

جواندھیری رات میں چمکتا ہے۔ اس نگینے کو خصوصی طور پر منگنی کی انگشتی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کو خوش بختی اور ازدواجی زندگی کی خوش گواری سے منسوب کیا جاتا ہے۔

(قسم ۴) : بعض لوگ یا قوت کی چار قسمیں بتاتے ہیں۔ (۱) مشرقی یا قوت۔ (۲) سیاہی رومی جیسے ہمارے ملک میں محل رمانی کہتے ہیں۔ (۳) پتلیس رومی۔ (۴) رومی سیل،

اگرچہ آخری تین قسمیں رنگ ڈھنگ کے لحاظ سے یا قوت کے ہم پلہ ہیں۔ لیکن سختی اور وزن مخصوص کے لحاظ سے یا قوت سے کم درجہ ہونے کے باعث مختلف ہیں اس لئے یہ پتھر درجہ دوم کے نگینوں میں شمار ہوتے ہیں۔

اہل علم اور اہل فارس یا قوت کی صرف ۲ قسمیں بیان کرتے ہیں۔ (۱) یا قوت (۲) نعل بعض لوگ اس کی نسبت خیال کرتے ہیں کہ یہ رات کو بھی دن سادر خشاں رہتا ہے۔ اس لئے شب چراغ کہتے ہیں۔ جوہری اس کی مندرجہ ذیل قسمیں بیان کرتے ہیں۔

۱۔ چولادون (خوب سرخ) ۲۔ بنوسی سیاہی مائل سرخ یہ خراب قسم ہے۔ ۳۔ تاجادت (جس میں ٹنگاف ہوں) یہ بھی خراب قسم کا ہے (۴) گلگوں (زر دہی مائل) ۵۔ اطلسی ۶۔ آتشی۔ ۷۔ کھیرا (جس کا رنگ کھف کی طرح ہو) یہ تمام اقسام سختی رنگت اور وزن مخصوص کے لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

صلا جیٹ : الماس کے بعد یہ جوہر کسی اور جوہر سے سختی میں کم نہیں اس واسطے صرف الماس سے اس نگینہ کو کاٹا جاتا ہے۔ یہ سلم زمرہ پھر ان کو یہ بڑی آسانی سے کاٹ سکتا ہے۔ اس کی سختی ۹ درجہ ہوتی ہے۔

رنگت : چمکدار بلورین ہے۔ یہاں تک خیال ہے کہ اندھیری رات میں

چسراغ کا کام دیتا ہے۔ اس نیگینے کا رنگ قرمزی کبوتر کے خون جیسا سرخ
گلابی اور ارغوانی مائل ہوتا ہے۔ اہل عرب زرد کبوتر۔ سرخ اور سفید رنگ
بیان کرتے ہیں جس میں رمانی یعنی انار کا رنگ والا نیگینہ اچھا شمار کیا جاتا ہے۔
اہل عرب :- سرخ رنگ کے یا قوت کی مندرجہ ذیل قسمیں

۱۔ سرخ اجیری (یعنی بڑا سرخ)

۲۔ سرخ اودی (گلابی)

۳۔ سرخ نارنجی

۴۔ سرخ نیموی (یعنی پختہ لمبوں رنگ)

کبود رنگ کے یا قوت کی قسمیں چار ہیں۔

(۱) کبود آسمان گوں (یعنی آسمانی رنگ)

(۲) کبود کوہلی (سرمہ رنگ)

(۳) کبود لاجوردی (لاجورد رنگ)

(۴) کبود پستانی (پستہ رنگ)

اس نیگینہ میں درجند قوت انعکاس ہے لیکن تھوڑے
قوت انعکاس درجے کی طے سے اس میں قوت برقی پیدا ہوتی ہے
اور چند گھنٹوں تک برقی رد نہیں ہے۔

(اس نیگینے میں ۱۹۸۰۶۵ یومیٹراہ حصہ

کیمیائی مرکبات اگلا فائر ان ۵ حصہ ہونا پھر مرکب بنتا ہے

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ سرخ رنگ یا قوت کے بغیر کوئی قسم یا قوت تاب گرمی
نہیں برداشت کر سکتا۔ اگر سرخ رنگ کے یا قوت کو گرمی دی جائے تو اس کی

بڑھتی ہے۔ اس ہی طرح اگر سرخی مائل سفید رنگ یا قوت کو گری پہنچانے سے وہ سرخ
ہو جاتا ہے۔

نوٹ :- دھواں پسینہ۔ روغن اور بدبو یا قوت کے رنگ کو خراب کر دیتی ہے۔
شناخت کا طریقہ :- اس بات کا عاقل خیال رکھنا چاہیے کہ
یا قوت اصلی ہو کیونکہ بدبو سرخ رنگ کو یا قوت کے دام فروخت کیا جاتا
ہے۔ اس کے علاوہ مصنوعی یا قوت بھی بازار میں فروخت ہو رہا ہے یا قوت
خریدنے کے لئے باریک بینی کی ضرورت ہے زیادہ بہتر یہ ہے کہ کسی
با اعتماد جوہری سے لیا جائے۔ اصلی یا قوت کی شناخت صرف دور بین
کے ذریعہ ہو سکتی ہے۔ آئی گلاس سے یا قوت کو دیکھیں تو اصلی نیگنہ میں
باریک باریک نکتہ نظر آتے ہیں۔ اصلی یا قوت کی جانچ کرنے کا طریقہ
فلٹر سے اسکی روشنی کی شعاعیں برقرار ہو جائیں تو یہ نیگنہ نقلی ہے۔

اور اگر نہ پار ہو سکیں تو اصلی یعنی فلٹر کے دونوں طرف سے الٹ پلٹ کر یا قوت
کو دیکھو اگر علحدہ علحدہ رنگ دکھائی دیتا ہے تو یا قوت اصلی ہے اور صاف دکھائی
دیتا ہے آریا تو یہ پتھر لعل رمانی اور پلک وغیرہ ہو سکتے ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں
کہ ایک سفید کاغذ پر یا قوت رکھیں اور اسی کاغذ پر کیونتر کے خون کا تازہ قطرہ
ڈالو۔ اگر یا قوت اور خون کا رنگ یکساں ہو تو یا قوت اصلی اور اچھے قسم کا ہے۔
اس کے علاوہ الماس سے کاٹ کر دیکھو اگر کٹ ہائے تو ٹھیک پھر اس کو درستر
پتھر سے کاٹ نہیں کئے تو سمجھ لو کہ یہ اصلی ہے۔

اصلی یا قوت اہلی کے پانی سے صاف ہو جاتا ہے زیادہ سرخ شعاعیں
دینے لگتا ہے۔ زیتون کا تیل لگانے سے بھی اسکی رنگت نکھرتی ہے۔ یا قرۃ جو ایک قسمی پتھر
ہے اس کے غیوب پر بھی نظر رکھنا ضروری ہے۔

عجب :- عجب اور تفصیلات کی طرف توجہ کریں کہ چونکہ عجب اور رنگات سے کم قیمت کر دیتے ہیں مبصرین یا قوت میں مندرجہ ذیل کے عجب کہتے ہیں۔

- ۱۔ چیر (تنگان) ۲۔ دردھک (یعنی دودھ یا رنگدار) ۳۔ برق (جس میں برق جیسے پردے ہوں) ۴۔ ڈا بھا (بے آب) ۵۔ نیوسی (خراب سیاہ رنگ)
- ۶۔ یارک (کسی عجب کے ساتھ زردی مائل رنگ ہوتا) ۷۔ جوتلا (کسی عجب کے ساتھ گلابی سیاہ رنگ ہوتا)۔ **یا قوت کے طبی خواص۔**

- یہ نیکینہ کل جو اسہرات سے افضل ہے۔ حکماء عرب دھارس کی رائے میں یا قوت کا پہننے والا ہمیشہ استقلال مسدود طاقت مضمر رکھتا ہے۔
- ۲۔ اگر آنکھوں کے نزدیک پہنا جائے یا سرمہ بنا کر آنکھوں میں ڈالا جائے تو آنکھوں کی جہاں بیماریوں کو دور کرتا ہے اور بینائی کو تیز کرتا ہے۔
- ۳۔ مفرح قلب و مقوی اعضائے رئیسہ ہے۔
- ۴۔ خون کو منھرک رکھتا ہے۔ اور خون صاف کرتا ہے۔
- ۵۔ نبض کی رفتار کو اصلی حالت میں قائم رکھتا ہے۔
- ۶۔ امراض قلب کے لئے مفید ہے۔
- ۷۔ پیاس کی شدت کو کم کرتا ہے۔
- ۸۔ دافع زہر ہے مثلاً زہر افعی اور زہر دشمن کو رد کرتا ہے۔
- ۹۔ تقویت اور کمزوری کو دور کرتا ہے۔
- ۱۰۔ جریان کو رد کرتا ہے۔ سبیلان الرحم کی خشکایت کو دور کرتا ہے۔
- ۱۱۔ جگر کو طاقت بخشتا ہے
- ۱۲۔ بنون۔ طاعون۔ سرگی اور گھٹیا کو شفا دیتا ہے۔

۱۳۔ وحشت اور گھبراہٹ کو دور کرتا ہے۔

۱۴۔ رطوبت کو خشک کرتا ہے۔

۱۵۔ سہوا کو مہیضہ سے خراب و مہلک ہونے سے بچاتا ہے۔

۱۶۔ روح کی طاقت کو بڑھاتا ہے۔

۱۷۔ اگر زبان کے نزدیک رکھا جائے تو اس کی بدبو کو دور کرتا ہے۔

۱۸۔ اہلی کے پانی سے اگر صاف کیا جائے تو اس نیگنے میں مزید چمک پیدا ہو جاتی ہے

۱۹۔ یاقوت کے پیالے میں شراب رکھنے سے اس کا نشہ اور تیزی زائل ہو جاتی ہے۔

۲۰۔ اس کو رگڑنے سے برقی طاقت پیدا ہوتی ہے۔

۲۱۔ یہ جسم کی حرارت بڑھاتا ہے اسلئے رفقہ اور فاج کے مریضوں کے لئے اکیر ہے۔

یاقوت کے سحری خواص

۱۔ جو شخص یاقوت کی انگشتی پہنتا ہے خدا سے اپنی دلی مرادیں حاصل کرتا ہے۔

۲۔ یاقوت کا نیکنہ دل میں شیطانی حرکت پیدا نہیں ہوتے دیتا۔

۳۔ دل میں محبت اور فراخی پیدا کرتا ہے۔

۴۔ روزگار میں ترقی کا ذریعہ بنتا ہے۔

۵۔ ازدواجی زندگی میں مفید ہے اور خوشگوار حالات پیدا کرتا ہے۔

۶۔ اس نیکنہ کا زنگ مزاج میں تغیر اور پھرتی لاتا ہے۔

۷۔ انسان کو اصول پر مست بناتا ہے۔ دنا داری۔ رفاقت اور دوستی کا مساوی ہے۔

۸۔ دل میں دوسرے پیدا نہیں ہوتے دیتا۔ انسان میں حرکت و جرات پیدا کرتا ہے

اور مقابلہ کے لئے آخری دم تک لڑنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے

۹۔ انسان میں خود اعتمادی پیدا کرتا ہے۔

۱۰۔ براہ نیگنہ پر نظر رکھنے سے بینائی تیز ہوتی ہے۔

- ۱۱۔ بڑے لوگوں سے تعلقات بڑھانے میں معادن ثابت ہوتا ہے۔
 ۱۲۔ اس کی انگشتی چاندی میں بنا کر مرتخ دالی انگلی میں پہنی جائے تو گھٹیا جیسے
 موذی مرض سے نجات حاصل ہوتی ہے۔
 ۱۳۔ دشمن کو مغلوب کرتا ہے۔
 ۱۴۔ پرانے خیالات کے مطابق غم و رنج کو دور کرتا ہے۔

یا قوت کے یگینہ کی انگشتی کن حضرات کو پہننا چاہیے

ارشاد معلوم ہے کہ پانچوں یگینوں کی انگشتیاں پہننا باعث ثواب
 اور خیر و برکت ہے۔ لیکن یہ یگینہ اپنے اندر مختلف اثرات رکھتے ہیں اگر ان کو مختلف
 علوم کی روشنی میں دیکھ کر اور سمجھ کر پہنا جائے تو ان یگینوں کے اثرات انسانی
 زندگی پر بہت اچھے پڑتے ہیں۔
 مختلف علیم کی روشنی میں یہ بات بتائی جا رہی ہے کہ کن حضرات کو
 یہ یگینہ موزوں ہو گا اور اس کو پہننا ان کے لئے سودمند ہو گا۔

علم النجوم کی روشنی میں

یا قوت سے طاقتور بقی شعاعیں نکلتی ہیں
 اس کا ستارہ مرتخ ہے اور یورنس سے اس کا رشتہ ہے جن لوگوں
 میں کم ہمتی اور جھجک ہو ان کو پہننا چاہیے۔
 یہ عجیب و غریب واقعات اور تبدیلیاں لاتا ہے۔ جو بہر حال بہتر نتائج
 پر ختم ہوتے ہیں۔ مرتخ ستارے سے تعلق رکھنے والے حضرات یا قوت کی انگشتی
 پہننے سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں گے۔

- ۲۔ جن حضرات کا مرتبہ ستارہ پیدائش کے زائچہ میں کمزور ہو تو وہ یا قوت کی انگشتی سے خاطر خواہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔
- ۳۔ جب مرتبہ ستارہ رجبت میں ہو تو اس نگینہ کی انگشتی پہننے والا کامیاب ہوگا ہمارے ہر باتا ہے۔
- ۴۔ یہ نگینہ عطارد اور دیگر سیارگان کے مرتبہ پر نحس اثرات کا مقابلہ کرنا ہے اور ان کو نیچر میں مدد دیتا ہے
- ۵۔ برج حمل اور عقرب سے متعلق حضرات اس کو پہن کر فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ جن حضرات کو اپنے برج کا پتہ نہ ہو تو ان کو چاہیے کہ وہ اپنے نام کے پہلے لفظ کو دیکھیں۔ اگر وہ نام جو چوچو برج حمل سے آ رہا ہو یا بی سے شروع ہوتے ہوں تو یہ نگینہ اس کو راس آئے گا۔

یونانی حساب کی روشنی میں

جولائی کے مہینے میں پیدا ہونے والے حضرات کا یہ نگینہ برتھ اسٹون ہے۔ کیونکہ جولائی میں پیدا ہوتے والے حضرات اپنی شرافت اور نیکی کے سبب ہمیشہ نقصان اٹھاتے ہیں۔ یہ نگینہ ان کو حادثات پر قابو پانے میں معاون ثابت ہوگا۔

علم الاعداد کی روشنی میں

جن حضرات کے نام کے اعداد یا تاریخ پیدائش کے اعداد "۹" حاصل ہوں ان کو یہ نگینہ بہت راس آئے گا۔

تعارف برج حمل

اس برج کا علامتی نشان مینڈھا ہے۔

عنصر۔ آگ ہے۔

حاکم سیارہ مریخ ہے۔ خوش بختی کا ہندسہ "۹" اور وہ تمام ہندسے جن کو "۹" کے تقسیم کیا جاسکے۔

موافق رنگ۔ سرخ۔ گلابی۔ عنابی۔ ارغوانی۔

موافق پتھر۔ ہیرا۔ مرجان۔ یاقوت۔ عقیق۔ سرخ۔

برج حمل کے دوست

برج حمل کے تحت پیدا ہونے والے لوگوں کی رفاقت دوسرے برجوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں سے کیسے ثابت ہو سکتی ہے۔

۱۔ مہتر۔ درست۔ ۲۔ اسد۔ دوست۔ ۳۔ ثور۔ جزاوت۔ دلو۔

غیر یقینی دوست۔ ۴۔ میزان۔ بیزار۔ بدی۔

غیر باندہ دوست۔ ۵۔ سنبلہ۔ عنصر۔

حمل کی بیٹاریاں

برج حمل کے تحت پیدا ہونے والے افراد کو مندرجہ ذیل بیٹاریاں ملتی ہیں۔

۱۔ (۱) خنڈ۔ ۲۔ بنجار۔ ۳۔ اعدا۔ ۴۔ بیاریاں۔ ۵۔ نظام۔ ۶۔ بیٹاریاں۔

۷۔ (۲) سر۔ ۸۔ دانہ۔ ۹۔ کار۔ ۱۰۔ چوڑا۔ ۱۱۔ خنڈ۔ ۱۲۔ بیٹاریاں۔ ۱۳۔ بیٹاریاں۔

۱۴۔ تمام بیٹاریوں سے محفوظ رہنے کے لئے یاقوت کی انگشت شریف پہننا بہت مفید ہے۔

حل کیلئے - وزوا، پیشہ

(۱) ٹیکہ ناک (۲) تصنیف و تالیف (۳) صحافت (۴) نمونہ شعبہ رپورٹنگ
(۵) تحقیق و ایجاو (۶) تعلقات عامہ کے تمام شعبے (۷) سیلر بینڈ (۸)
مہم جوئی (۹) انجینئرنگ (۱۰) ڈسٹریکٹ مین (۱۱) حیاست (۱۲) سربراہ
(۱۳) فوجی ملازم (۱۴) پیشہ ور کھلاڑی (۱۵) بدیہ ملازم (۱۶) ٹیکس یا قوت
نہ نکلنے والے پیشہ ور کو ناگزیر ترقی ہوگی۔

برج عقرب کا انداز

(اس برج کا علامتی نشان ہے عقرب۔) ایک بارہ پلوٹو ہے عقرب
پانی ہے خوش بختی کا ہند "۹" ہے۔
موافق رنگات: سرخ، گہرا سرخ، عنابی، انگوری۔ لاجوردی ہے اور
موافق پتھر یا قوت: عقیق سرخ اور موکی ہے۔

عقرب کے زیر اثر بیماریاں

برج عقرب کے تحت پیدا ہونے والے افراد کو درج ذیل بیماریاں لاحق
ہو سکتی ہیں۔
(۱) ہانپنے کی خرابیاں (۲) سوزشِ منہ (۳) سر اور علاق کی بیماریاں (۴) جوڑوں
کا درد (۵) جھپٹ (۶) شانہ کی بیماریاں (۷) نزلہ و زکام۔
مندرجہ بالا بیماریوں سے بچنے کے لئے یا قوت کی انگشتی پہنا
سو مند ہے۔

یا قوت کے متعلق معصومین علیہ السلام کے ارشادات

تاریخ اور دیگر کتب میں آیا ہے کہ اس پتھر کے پہاڑ تھے سب پہلے امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت کی گواہی دی تھی یہی وجہ ہے کہ یا قوت ہمارے اندر بے پناہ برکات اور خواص رکھتا ہے۔ اور انسان کی نظروں میں عزت سے دیکھا جاتا ہے۔ اور شہرت سے استعمال میں لایا جاتا ہے۔ ۱۔ امام علی بن موسیٰ رضا علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ یا قوت کی انگشتی پہننے سے پریشانی دور ہوتی ہے۔ بزرگی اور زرینت میں اضافہ ہوتا ہے۔ فقری امیری میں بدل جاتی ہے۔

۲۔ امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کے ہاتھ میں ایک یا قوت کی انگشتی بھی تھی۔

۳۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ یا قوت فقری کو زائل کرتا ہے۔

۴۔ حضرت امام موسیٰ رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ یا قوت کی انگشتی محتاجی سے بچاتی ہے۔

۵۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ یا قوت کی انگشتی داہنے ہاتھ میں پہننا سنت ہے۔

۶۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یا قوت کی انگشتی پہننا فخر اور کارِ ثواب ہے بچوں کے گلے میں ڈالنے سے مرضِ اُمّ لصبیان نہیں ہوتا۔

حاملہ عورت اگر اسکو بازو پر باندھے تو اسقاط حمل کا ڈر نہیں رہتا

اس کے پہننے سے ورم دور ہوتا ہے۔

۷۔ شیخ محمد بن بابویہ علیہ الرحمۃ کتاب ثواب الاعمال میں سبر کار دو عالم سے روایت نقل کرتے ہیں کہ یا قوت کی انگشتی پہننا مسنون ہے۔

۸۔ امام موسیٰ بن علی رضا علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ میں ہر مومن کے لئے یا قوت کی انگشتی پہننا بہتر جانتا ہوں۔

۹۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ نگینہ یا قوت فاضل ترین ہے اور ان پانچ نگینوں میں سے اول ترین نگینہ ہے جس کے پہننے کے لئے اہل

ایمان کو کہا ہے۔

۱۰۔ امام رضا علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ یا قوت زرد (پکھراج) کی انگشتی جو شخص پہنے گا کبھی فقیر نہ ہوگا۔

۱۱۔ یا قوت کا ذکر قرآن حکیم کی سورۃ رحمن میں موجود ہے۔ یہ جنت کے پتھروں میں سے ایک ہے جس کا شمار قیمتی جواہروں میں ہوتا ہے آل محمد کی حمد اور ثناء کو نیکی وجہ سے اپنے اندر بڑی خیر اور برکت رکھتا ہے۔

۱۲۔ تواریح کی کتابوں سے ثابت ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی ایک انگشتی یا قوت کی تھی جو درجہ بدرجہ ہوتی ہوئی آخری امام حضرت قائم آل محمد علیہ السلام تک پہنچی اور اب بھی آپ کے پاس موجود ہے۔

۱۳۔ تاریخ سلطنت خداداد مطبوعہ بنگلور ۱۹۳۷ء میں تحریر ہے کہ یہ پو سلطان والی میسور کی ایک انگلی میں یا قوت کی طلائی انگشتی تھی اسکے اوپر اللہ محمد علیٰ فاطمہ حسن حسین کتبہ تھا۔

۱۴۔ مولانا شیخ حر علیہ الرحمۃ نے ہدایت الائمہ میں روایت کی ہے کہ مولانا

مشکل کشا علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی انگشتی جو یا قوت کی تھی
 اس پر نقش "الملک اللہ یا افوض امری الی الحق المبین"
 ۱۵۔ اممہ علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ انگشتی کے نگینہ پر نقش
 الملک اللہ یا افوض امری الی اللہ یا العزۃ اللہ
 کندہ کرواد بڑا اثر رکھتا ہے۔

تاریخی واقعہ نمبر

انگوٹھی دی جو سائل کو علی نے غل ہوا ہر سو
 گدا کو مرتبہ حیدر نے بخشا ہے سلیمان کا

امام علی بن موسیٰ رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ امیر المومنین حضرت
 علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے بحالت نماز (رکوع) میں سائل کو جو انگشتی
 عطا فرمائی تھی وہ یا قوت کے نگینہ اور چاندی کی بنی ہوئی تھی یہ انگشتی سلیمان ابن
 داؤد علیہ السلام کی تھی اور تبرکات انبیاء علیہم السلام میں داخل تھی سرکار
 رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے توسط سے یہ انگشتی جناب امیر علیہ السلام کو
 تحفہ ملی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ ایک روز امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام
 ہمراہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم دیگر اصحاب نماز ظہر مسجد میں ادا کر رہے تھے کہ ایک شخص
 بصورت سائل مسکین صورت نماز کے گرد بھر رہا تھا اور سوال کر رہا تھا جب کسی نے جواب
 نہیں دی تو اس نے دست دعارب العزت کی بارگاہ میں بلند کئے اور فریاد کی
 کہ میں نے تیرے رسول کی مسجد میں سوال کیا کسی نے مجھے کچھ نہیں دیا اب میں محروم

ہو کر جارہا ہوں۔ یہ الفاظ حضرت علی ابن طالب علیہ السلام نے جب سنے تو آپ نے انگشت مبارک کو اس کی طرف حرکت دی مسکین قرینہ سمجھ گیا۔ اس نے انگشتی انگلی سے انارلی حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ کیفیت دیکھی تو دست مبارک بجانب آسمان بلند فرمائے اور رب جلیل کی بارگاہ میں مناجات کی۔ ابھی مناجات ختم بھی نہ ہونے پائی تھی کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے نزول فرمایا اور آیت قرآنی سے بشارت دی۔

ترجمہ :- ”یعنی حاکم وادنیٰ وافضل کوئی نہیں ہے کہ تصرف تمہارے امور میں کرے۔ مگر خدا اور رسولؐ اور وہ شخص ایمان لائے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔ اور اتنا سناے نماز میں بحالت رکوع مستحق کو زکوٰۃ دیتے ہیں۔“

اس واقعہ کا تذکرہ تاریخ اور حدیث کی مستند کتابوں میں موجود ہے مثلاً محمد بن بابویہ علیہ الرحمۃ کی کتاب الامالی، امام غزالی کی کتاب سر العالمین اور منہج مرقصہ میں بڑی تفصیل سے واقعہ تحریر ہے۔ امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی اس انگشتی پر سبحان من فخری باقی لہ عید نقش کنندہ تھا۔

ترجمہ :- پاک وہ (ذات) کہ جس کا بندہ ہونا مجھے فخر ہے۔

تاریخی واقعہ نمبر ۲

کتب تواتر میں منقول ہے کہ حضرت فاطمہ زہرہ صلوٰۃ اللہ علیہا نے اپنے پدر بزرگوار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک انگشتی کی فرمائش کی آنحضرت نے ارشاد فرمایا کہ بعد فراغت نماز عشاء اپنے خالق سے انگشتی طلب کرنا

جو میکے عطا کرنے سے بہتر ہوگی۔ راوی کہتا ہے صدیقہ عالم نے بعد فراغت نماز عشاء دعا کی۔ ہالف غیبی سے ندا آئی کہ مطلوبہ چیز زیر جائے نماز موجود ہے جناب سیدہ صلوٰۃ اللہ علیہا نے اپنی جائے نماز کے نیچے دیکھا ایک خوش رنگ یا قوت کی انگشتی موجود ہے آپ بہت خوش اور مسرور ہوئیں۔ دست مبارک میں پہنی۔ جب آپ کے آرام فرمایا شب میں خواب دیکھا کہ آپ داخل بہشت ہیں۔ جس میں تین قصر عالیشان ہیں۔ آپ نے دریافت کیا یہ قصر کس کے ہیں بتایا گیا کہ جناب سیدہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں۔ آپ ان میں سے ایک قصر عالیشان میں شریف لے گئیں۔ اس قصر میں ایک مقام پر ایک تخت یا قوت کا بنا ہوا تھا جس کا چوتھا پایہ ایک طرف کو جھکا ہوا ہے۔ بتایا گیا کہ خاتون جنت جناب سیدہ صلوٰۃ اللہ علیہا نے رب حلیل کی بارگاہ سے ایک عدد انگشتی کے لئے دست سوال بلند کیا تھا جسکو شرف قبولیت بخشا گیا۔ اور اس تخت کے پایہ سے یا قوت نکال کر انگشتی معطرہ کو عطا ہوئی۔ خواب سے بیدار ہونے کے بعد سارا واقعہ پدر بزرگوار کی خدمت میں حاضر ہو کر بیان کیا آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا اے دختر نیک اختر خدا تعالیٰ ہمارا اہل بیعت کے لئے نعمت ہائے آخرت بہشت میں عطا کرے گا۔ نعمت ہائے دنیا فانی ہے۔ بس اے بیٹی فاطمہ! آج شب کو یہ انگشتی زیر جائے نماز رکھ دینا اور دعا کرتا پروردگار اس انگشتی کی مجھ کو ضرورت نہیں ہے۔ جناب سیدہ علیہا السلام نے ایسا ہی کیا۔ سوتے میں پھر وہی قصر بہشت خواب میں دیکھا اب اس تخت پر یا قوت کا پایہ جوڑا ہوا تھا آپ نے دریافت کیا جواب ملا کہ خاتون اس تخت کی مالک ہیں انھوں نے انگشتی مطلوبہ واپس کر دی جسکی وجہ سے یہ تخت اپنی اصلی حالت میں آگیا معصومہ عالم نے آخرت کی زینت کو ترجیح دی

(بحوالہ کتاب علی علی جلد پنجم)

تاریخی واقعہ

صدوق ابن بابویہ نے بابت اپنے حضرت سلمان فارسیؑ صحابی رسول سے روایت نقل کی ہے کہ ایک روز حضرت سلمانؑ امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے۔ اور یہ زمانہ امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کی خلافت کا زمانہ تھا۔ اس محفل بابرکت میں محمد بن حنفیہؑ محمد بن ابوبکرؓ حضرت عمارؓ حضرت مقدادؓ اور حضرت امام حسن علیہ السلام جلوہ افروز تھے۔ حضرت امام حسن علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے بدر عالی قدر جو کچھ ملک اور دولت حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کو دی گئی تھی۔ آیا اس عطیہ میں سے کچھ اُن کے وہی اور نائب کو بھی عطا ہوا تھا اتنا سن کر جناب امیر علیہ السلام مسکرائے اور عرض کیا قسم اس معبود کی جو دانہ خشک کوزہ میں بہن کر تا ہے اور قسم اس قادر کی جس نے خاک سے آدم کو پیدا کیا کہ جو کچھ کہ تیرے باپ کو رسول اکرم کے صدقے میں دیا ہے وہ کسی اور اولیاء اور اوصیائے ماصیہ کو نہیں دیا اور نہ آئندہ بھی کسی کو ملے گا۔ اور کوئی اس کرامات پر فائز ہو گا۔

یہ شکر امام حسن علیہ السلام اور اصحابؑ امیر المومنینؑ نے عرض کیا کہ مولانا اس کرشمہ کو جو واجب العطا یا نے آپ کو عطا کیا ہے ہم سب کو بھی اس کا مشاہدہ کرائیں تاکہ ایمان کی روشنی میں مزید تقویت ایقان ہو۔ سید اوصیاء نے فرمایا کہ میں ان کو ماتی چیزوں میں سے ایک نہ ایک چیز ضرور دکھا دوں گا پس حضرت یہ کہہ کر کھڑے ہوئے دو رکعت نماز ادا کی اور چند لمحے زبان حقائق ترجمان پر جاری کئے کہ جس کو کوئی شخص حاضرین میں سے سمجھ سکے پھر مولائے کائنات خانہ ہدایت میں تشریف لائے اور دستِ حق پرست

کو جانب مغرب دراز کیا بعد ایک لمحے کے ہاتھ کو نیچے کیا۔ ہم لوگوں نے دیکھا کہ دست مبارک پر ابر کا ٹکڑا رکھا ہوا ہے۔ اس ٹکڑے کو پھر نیچے رکھ دیا اس کے بعد پھر ہاتھ کو مغرب کی طرف دراز کیا پھر ایک ٹکڑا ابر کا اور آگیا اس ٹکڑے کو بھی نیچے رکھ دیا حضرت سلمان فارسی ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم سب نے اس وقت ابر کا ٹکڑا دست مبارک سے جدا ہوتا تھا تو کہتا تھا۔ اثمہ صلان کا اللہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ وانک مدعی بنی کریم من شک فہ ھک ومن تمسک بک فقد سلک سبیل النجات۔

ترجمہ ہے: یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا ایک ہے اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور آپ دعویٰ بنی بزرگ کے ہیں جس نے آپ کی خلافت اور وصایت میں شک کیا وہ ہلاک ہوا اور جس نے عروہ وثقائے نبوت میں چنگل مارا اس نے نجات پائی۔

پس ہم نے دیکھا کہ دونوں ٹکڑے کشادہ ہوئے اور پھیل گئے مثل بساط چاک کے اور پھر دونوں آپس میں مل گئے اس ابر کے ٹکڑے سے مشک کی خوشبو آ رہی تھی جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا اے میرے اصحاب اٹھو اور اس بساط پر بیٹھو ہم سب جا بیٹھے ایک ٹکڑے پر ہم سب اصحاب تھے اور دوسرے پر جناب امیر علیہ السلام۔ پھر جناب نے کچھ ایسے کلمات اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمائے جسے ہم میں سے کوئی نہ سمجھ سکا۔ پھر اس بساط کی طرف اشارہ کیا کہ مغرب کی سمت روانہ ہو پس ہوا چلی اور اس بساط ابر کو اڑا کر لے چلی۔ بڑے آرام سے یہ فضلاء میں بلند ہو رہی تھی اس دوران ہماری نظریں جو جناب امیر علیہ السلام پر پڑیں کیا دیکھتے ہیں کہ آپ کے جسم اطہر پر جامہ سبز ہے سر پر کلاہ یا قوت سرخ کا ہے اور پاؤں میں نعلین ہیں کہ بند اس کے یا قوت آبدار سے ہیں۔ ہاتھ میں انگشتری ہے۔ مردارید سفید ابق کی روشنی آنکھوں کو خیرہ کرتی ہے جناب ایک کرسی نور پر جلوہ افروز تھے جناب امام حسن علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اے امیر المؤمنین

حضرت سلیمان پیغمبر کی اطاعت مخلوقات بسبب انگشتی کرتی تھی آپ کی اطاعت کائنات کائنات کی یہ چیزیں کس طرح کر رہی ہیں جناب امیر نے ارشاد فرمایا۔ اے میرے پیارے فرزند میں وجہ اللہ کا ہوں میں زبان اللہ کی ہوں ناطق اس کی خلق میں یعنی میں جو کچھ کہتا ہوں وہ خدا ہی کی جانب سے کہتا ہوں اور اس کے حکم سے کہتا ہوں میں ولی اللہ کا ہوں۔ میں نور اللہ کا ہوں وہ نور کہ کبھی منطقی نہ ہوگا۔ میں باب اللہ ہوں یعنی جو لوگ اس کی طرف جائیں گے وہ اس راستے سے ہو کر میں حجت اللہ کی ہوں اس کے بندوں پر میں خزانہ اللہ کا ہوں اس کی زمین میں۔ جنت دوزخ کا تقسیم کرنے والا ہوں۔ اے میرے فرزند کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں تم کو حضرت سلیمان پیغمبر کی انگشتی دکھاؤ امام حسن نے ارشاد فرمایا۔ جی ہاں۔ آپ نے دست مبارک بغل میں لے جا کر ایک انگشتی نکالی کہ وہ طلائے احمد کے تھی اور نگینہ اس کا یا قوت سرخ سے۔ فرمایا اے فرزند انگشتی سلیمان کا ہے اور اس انگشتی کے نگینہ پر اسما گرانی ائمہ اطہار کندہ تھے۔ تمام حاضرین کو اس بات پر بہت تعجب ہوا حضرت نے فرمایا یا اٹھ انا سی میرے باب میں تم لوگوں کو تعجب نہ ہونا چاہیے۔ اس کے بعد جناب امیر علیہ السلام نے تمام اصحاب کو وہ مقام دکھایا جہاں یا چونج یا چونج اور حسد سکندری تھے اس کے بعد وہیں آگئے۔

نوٹ:- بھائیوں یہ معجزہ آپ نے دیکھا جس کو میں نے کتاب فضائل مرتضوی ص ۱۳۱ میں معجزات حضرت علی سے پیش کیا ہے۔ اس کو عافجناب مولوی مرزا باقر علی بیگ صاحب نے تحریر فرمایا ہے جو ۱۳۵۷ھ میں پانچویں دفعہ طبع ہوئی ہے اس کتاب میں جو معجزہ بیان کیا گیا ہے وہ آج کل کے ہوائی جہاز کے اصول کو وضع کرتا ہے جب کتاب شائع ہوئی تھی نہ ہوائی جہاز تھا اور نہ اس کے لئے کسی شخص نے کوئی اصول پیش کیا تھا اگر آپ آج کل کے موجودہ طریقے کو دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ایک طرف سواری دوسری طرف ہو لبا زاسی طرح مولانا بھی بسا طپڑے تھے۔ دوسری طرف ہوا باز جو کپڑے پہنتا ہے

وہ بھی سبز رنگ۔ مولانا عمامہ پہنا تھا۔ آپ کے سر کے تاج سے تیز روشنی نکل رہی تھی آج بھی ہوائی جہاز کے سامنے سے تیز روشنی نکلتی ہے۔ افسوس مولائی زندگی میں لوگوں نے ان سے ایسی سوال نہیں دریافت کیا بلکہ محفل ہلال کہ میسر میں کتنے بال ہیں۔ آسمان پر کتنے تارے۔
 (حوالہ کتاب فضائل مرفضوی سے معجزہ حضرت علیؑ۔ مطبع یوسفی دہلی سن طباعت ۱۳۸۹ھ
 صفحہ نمبر ۱۳۹ تا ۱۴۱)

تشکیل پاکستان میں شیعان علی کا کردار

جلد اول (تحریر)، جلد دوم (شخصیات)، جلد سوم (قربانیاں)
 شیعہ اکابرین مدت کے ملک عزیز کے حصول کے
 لئے عظیم خدمات کا زمانے اور قربانیاں۔ ہر گھر میں رکھنے
 کی فخریہ کتاب۔۔۔ مولفہ محمد وصی خان

کتاب

شہرِ غذا بھی دو ابھی

ارشاد

حضرت علیؑ علیہ السلام

اسی کتاب میں ایک ہزار قسم کی بیماریوں کا شافی علاج ارشاد آل محمد علیہ السلام کی روشنی میں تحریر کئے
 گئے ہیں ہر گھر میں رکھنے اور ہر وقت کام آنے والی کتاب ہے۔
 مولفہ محمد وصی خان قیمت ۱۰ روپیہ

فیروزہ

اس نگینہ کو فارسی میں فیروزہ سنسکرت میں پیرج اور انگریزی میں ٹرکانز یا ٹرکولس کہتے ہیں۔ یہ بڑا دلکش خوبصورت اور روغنی چمک کا مقبول عام نگینہ ہے جس کا شمار بڑے قدیمی پتھروں میں سے ہوتا ہے اور پہاڑ کی بہت پرانی چٹانوں کے درمیان سے دستیاب ہوتا ہے۔ عوام اس نگینے کی انگشتریاں اور زیورات بکثرت استعمال کرتے ہیں۔ قیمت کے لحاظ سے یہ اوسط درجے کا نگینہ ہے۔ اس لئے یہ نگینہ عوامی خریداری کی بات کے اندر اندر ہے اپنی مشہور خصوصیات اور برکات کی وجہ سے امرار اور فقراردو دونوں میں یکساں مقبول ہے اہل بیت علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ انگشتری میں فیروزہ خوش رنگ ہونا چاہیے۔ امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو یہ نگینہ بہت پسند تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی انگشتری پہننے والے کو دنیا والے برجستہ شیعان علی کے نام کے موسوم کہتے ہیں۔

رنگت :- یہ نگینہ چار رنگوں میں پایا جاتا ہے۔ (۱) فیروزہ (۲) زنگ (۳) آسمانی زنگ (۴) گہرا زنگ (۵) سرمئی سبز زنگ ان تمام نگینوں کی سطح موم جیسی چکنی اور چمک دار ہوتی ہے۔

شناخت :- یہ نگینہ قدرتی یا بجلی کی روشنی میں رنگت یکساں رکھتا ہے نمک کے تیزاب میں کسی قدر حل ہونے کے علاوہ اپنی آب و تاب چھوڑ دیتا ہے مگر پانی میں بھینکے کے بعد رنگ صاف ہو جاتا ہے فیروزہ عام طور پر پلاسٹک یا پلاسٹک پیرس سے بنایا جاتا ہے۔

اقسام :- فیروزہ مندرجہ ذیل اقسام میں پایا جاتا ہے۔

- ۱۔ فتحی فیروزہ، ۲۔ اظہاری فیروزہ، ۳۔ سلیمانی فیروزہ، ۴۔ لکھی فیروزہ، ۵۔ آسماں گوں فیروزہ، ۶۔ عبد الحمیدی فیروزہ، ۷۔ آندیشی فیروزہ، ۸۔ گنجینا فیروزہ۔

پہلی پانچ قسمیں خاکی رنگ کی ہوتی ہیں۔

فتحی فیروزہ اور اظہاری فیروزہ میں سفید دھبے پائے جاتے ہیں جس کی وجہ سے ان اقسام کے نگینوں کی قدر و قیمت کم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ نگینہ کی رنگی یکسانیت میں اس کا حسن اور قدر و قیمت کو دو بالا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ تین نمبر سے لے کر آٹھ نمبر تک کے فیروزہ اچھے قسم کے گئے جاتے ہیں۔

قوت انعکاس :- اس نگینہ کی قوت انعکاس واحد ہے۔

اس نگینہ کی سختی ۶ درجہ ہے شیشہ کو کاٹ

کیمیائی مرکبات :- دیتا ہے۔ گرمی پہنچانے سے پانی خشک ہو جانے کے باعث اس کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے۔ یہ دھونکنی گے آگے نہیں پھلتا البتہ رنگ بھورا سا ہو جاتا ہے۔

اس میں تانبہ ۵۶۵ فیصد، ایلومینیم ۳۶ فیصد، قاسفورس ۳۲

فیصد ہوتا ہے۔ اکثر لوہے کے ذرات بھی ظاہر ہوتے ہیں اس میں فیروزہ رنگ تانبہ کی ملاوٹ کی وجہ سے ہوتا ہے۔

طبی خواص :- فیروزہ اپنے اندر مندرجہ ذیل طبی خواص رکھتا ہے

(۱) فیروزے کا سرمہ بہتر بن سرموں میں شمار کیا جاتا ہے جن حضرات کو رات میں نظر نہیں آتا ان کے لئے یہ سرمہ اکیسہ ہے۔ پرانے زمانے میں لوگ اس کے سرمے کی سلائی بنوا کر استعمال کرتے تھے۔

- ۲۔ فیروزہ کاکشتہ گردے اور شانہ کی پتھری کا بہترین علاج ہے۔
 ۳۔ فیروزہ کاکشتہ امراضِ رحم کے لئے بہت مفید ہے۔
 ۴۔ فیروزہ مقوی معدہ ہے دماغ کو تقویت دیتا ہے۔ امراضِ دل مثلاً خفقان اختلاج وغیرہ میں بہت مفید ہے۔
 ۵۔ فیروزہ فتق۔ ورم۔ درد۔ رتج۔ جنون۔ ناسور اور کئی امراضِ کاشانہ علاج ہے
 ۶۔ فیروزے کاکشتہ شہد کے ساتھ نوش جان کریں تو صرع۔ طالی اور منلی کو شفا دیتا ہے۔

۷۔ عام طور پر فیروزی رنگ کے فیروزے کو حسینی اور سبز کو رزائی کہا جاتا ہے
 سانپ اور بھوکے کاٹنے کا علاج بذریعہ فیروزہ
 فیروزے کاکشتہ ۳ ماٹھ۔ شراب۔ شہد اور گوند کتیرا میں ملا کر استعمال
 کیا جائے تو ان کا زہر ازل ہوتا ہے۔

سحری خواص :- فیروزے کی انگشتی پہننے والا مندرجہ ذیل سحری خواص حاصل کرتا ہے۔

(۱) اگر کسی شخص پر کوئی ناگہانی آفت یا پریشانی آئے والی ہو تو اس کی انگشتی کا فیروزہ پہنچ جاتا ہے اور آنے والی پریشانی اور آفت اپنے اوپر سے لیتا ہے اسے نگینہ کو فوراً دریا یا سمندر برد کر دینا چاہیے ورنہ نحوست پیدا کرتا ہے۔

(۲) فیروزے کی انگشتی اپنے پہننے والے کو بھلی اور پانی کے ڈوبنے کے صدمے سے محفوظ رکھتی ہے

(۳) فیروزہ اپنے پہننے والے کے ڈر اور خوف کو دور کرتا ہے۔

(۴) فیروزہ دل کو قوت و راحت بخشتا ہے۔ رحم پیدا کرتا ہے غصہ دور کرتا ہے نظر بد سے بچاتا ہے

(۵) فیروزہ علم و بہن حاصل کرنے کی طرف طبیعت کو راغب کرتا ہے۔

(۶) فیروزہ حاملہ عورت کو تولید کے وقت آسانی پیدا کرتا ہے۔
 (۷) فیروزے کی انگشتی پہن کر نیا چاند دیکھئے تو زرخیز بانیہ لگے گا اس کے علاوہ
 ایسے حضرات جنکا کام بن بکر پکڑ جاتا ہو فیروزے کی انگشتی بہت مفید اور
 موزوں ہے۔

(۸) فیروزے کا لاکٹ سینے پر لٹکانے سے تقویت ہوتی ہے۔ بازو پر باندھنے
 سے ڈر اور خوف دور ہوتا ہے۔ دشمن پر غلبہ حاصل ہوتا ہے۔ پرانے زمانہ میں
 روسا ر شوقین فن سپہ گری میں ماہر اور پہلوان بڑے فیروزے کا بازو بند
 و جوشن استعمال کرتے تھے۔

فیروزے کی انگشتی کن حضرات کو پہنا چاہیے

علم الجحوم کی روشنی میں

علم الجحوم کے حساب سے فیروزے کا تعلق ستارے مشتری سے ہے اس
 لئے اس نیگنے کے پہننے والے حضرات دن دوئی رات چوگنی ترقی کرتے ہیں جن
 حضرات کا ستارہ مشتری ہو یا پیدائش کے زائچہ میں مشتری ستارہ کمزور پڑتا
 ہو ایسے حضرات فیروزے کی انگشتی سے کافی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ نیگنہ
 مشتری کے ناقص اثرات کو زائل کر دیتا ہے۔ اور اپنے پہننے والے کے لئے
 باعث خیر و برکت ہو جاتا ہے۔ برج قوس اور حوت کے مالک حضرات
 فیروزے کی انگشتی سے بھرپور فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

اگر کسی کو اپنے نام کا برج نہ معلوم ہو تو ایسے حضرات کو چاہیے کہ وہ اپنے
 نام کے نفا کو دیکھیں اگر وہ یو۔ پھے۔ پھی۔ ف۔ پھا۔ دی۔ دو۔ وا۔ چھا۔ شروع

ہوتے ہوں تو فیروزہ اُن کو راس آئے گا۔

یونانی حساب کی روشنی میں

یونانی حساب کے مطابق دسمبر میں پیدا ہونے والے حضرات کا فیروزہ برتھ اسٹون ہے۔ اُن کے لئے یہ یگینہ راس ہی راس ہے۔ کیونکہ دسمبر میں پیدا ہونے والے حضرات کے ساتھ اکثر یہ ہوتا ہے کہ زندگی میں کامیابی آتی ہے لیکن بھاگ جاتی ہے اگر ان کی انگلی میں فیروزے کی انگشتری ہوگی تو وہ کامیابی سے ہمکنار ہوں گے۔

علم الاعداد کی روشنی میں

علم الاعداد کے ذریعہ سے زندگی کے تمام امور کو بخوبی جانا جاسکتا ہے اور ایک دوسرے کے کردار کا جائزہ لیا جاسکتا ہے۔ اگر کسی فرد کے نام کے اعداد سے متصادم ہونے کی وجہ سے گھر جاتا ہے تو ان پریشانیوں اور الجھنوں سے نکلانے کے طریقہ بھی خالق حقیقی کے بتائے ہوئے ہیں۔ کائنات میں جتنی بھی چیزیں خلق کی ہیں اُن کے فائدے اور نقصانات کا علم بھی دیا ہے اور علم ہی کے ذریعے ہم فیروزے کے آپسے اور بُرے اثرات کا پتہ چلا لیتے ہیں جن حضرات کے نام کے عدد "۳" ہوں یا تاریخ پیدائش کا عدد "۳" بنتا ہو ایسے حضرات اس یگینے کے پہننے سے پورا پورا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

فیروزے کا رنگ صاف کرنے کا طریقہ

فیروزے کو خالص روغن بادام میں چھتیس گھنٹہ تک رکھنے سے فیروزہ کا

رنگ نکھر جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ردغن ناریل سے بھی اس طرح کافی اندہ
لیا جاسکتا ہے۔ لیکن یہ رنگ مستقل نہیں رہتا۔

فیروزے کے متعلق معصومین علیہم السلام کے ارشاد

- ۱۔ سرکارِ دو عالم کا ارشاد گرامی ہے کہ جس شخص کے ہاتھ میں عقیقہ اور
اور فیروزے کی انگشتریاں ہوں اور وہ ربّ جلیل کی بارگاہ میں دعا کے لئے
اٹھیں تو خالقِ عالم اس دعا کو مستجاب کرتا ہے اور بندے کو مال و سبب نہیں کرتا۔
- ۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ جو شخص فیروزے
کی انگشتری پہنے گا محتاج نہیں رہے گا۔
- ۳۔ حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ یہ نگینہ رنج و غم کو دور
کرتا ہے اور آنے والی مصیبت کو اپنے اوپر لے لیتا ہے۔
- ۴۔ امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ فیروزہ مفلسی کو دور کرتا ہے
- ۵۔ امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے
کہ فیروزہ کی انگشتری مکروہات مومنین و مومنات کو دفع کرتی ہے بخل کو
عبادت کی طرف راغب کرتا ہے اور میں جناب امیر اس مومن کو دست
رکھتا ہوں جس کے ہاتھ میں فیروزے کی انگشتری ہو۔
- ۶۔ کتاب مکارم الاخلاق میں مولانا حسن طبری علیہ الرحمۃ نے تحریر کیا ہے
کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی انگشتری پر "اللہ اطلت" کندہ تھا اور
اس انگشتری کا نگینہ فیروزے کا تھا۔
- ۷۔ امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی منجملہ انگشتریوں
میں ایک انگشتری فیروزے کی تھی جس کے اوپر نقش "اللہ الملت الحق" کندہ تھا

- ۸۔ امام علی رضا علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ فیروزے کی انگشتی پر اللہ الملک الحق کندہ کرا سکے پہنویں کہ یہ نقش باعث خیر و برکت کے ہے اور اس پر نذر کرنا باعث ثواب ہے۔
- ۹۔ حضرت عبد اللہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ فیروزے کی انگشتی سینہ کشادہ اور دل قوی کرتی ہے۔

فیروزے کی انگشتی کے تاریخی واقعات

واقعہ نمبر ۱: حسن ابن علی ابن بہران سے منقول ہے کہ وہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں گئے اور حضرت کی انگشتی مبارک میں ایک انگشتی دیکھی جس میں فیروزے کا نگینہ جڑا ہوا تھا اور اس نگینے پر اللہ الملک کا نقش کندہ تھا۔ میری نظر بار بار اس نگینہ کی طرف اٹھ رہی تھی۔ امام نے دریافت کیا حسن کیا دیکھتے ہو میں نے عرض کی مولا امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی انگشتی فیروزے کی تھی اور اس پر بھی اس ہی طرح کا نقش کندہ تھا امام نے فرمایا کیا تم اس انگشتی کو پہچانتے ہو عرض کی نہیں مولا۔ امام نے ارشاد فرمایا جو انگشتی تم میرے ہاتھ میں دیکھ رہے ہو یہ وہی انگشتی ہے جو امیر المومنین کے دست مبارک میں تھی اور اس انگشتی کے نگینہ کو حضرت جبریل علیہ السلام سرکار رسالت کے لئے بہشت سے تحفہ لائے تھے۔ اور آنحضرت نے اس انگشتی کو اپنے نائب وصی و علی حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو عطا فرمادی تھی یہاں تک کہ یہ ہماری میراث میں شامل ہو گئی اور درجہ بدرجہ ہم تک پہنچتی ہے۔

فیروزے کی انگشتی کا دوسرا تاریخی واقعہ

ابن طاووس علیہ الرحمۃ نے روایت ذیل صافی خادم حضرت امام علی نقی ع کی زبانی قاسم ابن علی سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت سے اُن کے جدِ امجد حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارت کے لئے جانے کی اجازت طلب کی۔ امام نے فرمایا کہ ہمراہ سفر عقیق کی انگشتی لیتے جانا اور یاد رکھنا کہ اس انگشتی کا نگینہ زرد ہونا چاہیئے۔ اور اس کے ایک طرف نقش **مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ** کنیدہ ہو اور دوسری طرف **مُحَمَّدٌ وَّ عَلٰی** کیونکہ اس انگشتی کے پاس ہونے سے تم چوروں اور رہنروں اور دشمنوں کے شر سے امان پاؤ گے۔ اور سلامت رہو گے بلکہ با ایمان مراجعت کرو گے۔ صافی کہتے ہیں کہ میں حضرت کے فرمانے کے بموجب انگشتی ڈھونڈ کر لے آیا۔ اور جب حضرت سے رخصت ہو کر چلا تو تھوڑی دور ہی گیا تھا کہ امام نے پھر یاد فرمایا میں حاضر ہوا تو اپنے ارشاد فرمایا اے صافی اپنے ساتھ ایک انگشتی فیروزے کی بھی لیتے جانا کیونکہ طوس اور نیشاپور درمیان راہ میں کچھ ایک شیر لے گا جو قافلے کو روکے گا تو اس شیر کے سامنے جا کر یہ انگوٹھی دکھا دینا اور کہنا کہ میرے مولا کا حکم ہے فوراً راستہ سے دور ہو جا شیر فوراً راستہ چھوڑ دیا۔ اے صافی تم اس فیروزے کے ایک طرف **اللّٰهُ اَکْبَرُ** اور دوسری طرف **اللّٰهُ اَکْبَرُ** الواحد الصّمد کہہ کر لیتا۔ کیونکہ امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کی انگشتی جو فیروزے کی تھی اس پر بھی یہی نقش کنیدہ تھا ایسا نگینہ درندے سے محفوظ رکھتا ہے۔ اور لڑائیوں میں فتح و ظفر کا باعث ہوتا ہے صافی کہتے ہیں کہ میں سفر میں گیا اور واللہ جہاں حضرت نے فرمایا تھا وہیں شیر ملا۔ میں نے حضرت کے حکم کی بموجب عمل کیا شیر چلا گیا۔ زیارت سے واپسی پر تمام ماجرا

کی خدمت میں عرض کیا۔ امام نے ارشاد فرمایا اے صافی ایک بات تو نے بیان کرنے سے چھوڑ دی ہے۔ اگر تو کہے تو میں بیان کر دوں۔ میں نے عرض کیا مولا شادی کوئی بات ہو جو میں بھول گیا ہوں۔ امام نے فرمایا کہ ایک رات شہر طوس میں امام رضا علیہ السلام کے روضہ مبارک کے قریب تو سو رہا تھا۔ جنوں کا ایک گروہ مرتد اطہر زیارت کے لئے آیا ہوا تھا۔ وہ یہ کہہ رہا تھا کہ انگشتی آمار کرے گئے۔ اور اس انگشتی کو بانی میں ڈال کر اپنے بیمار کو پلایا۔ اُس بیمار کو شفا ہو گئی۔ پھر انگشتی واپس لائے اور بجائے داہنے ہاتھ کے تیسے بائیں ہاتھ میں پہنا کر چلے گئے جب تو بیدار ہوا تو جھکو بہت تعجب ہوا۔ اس کی کوئی وجہ جھکو معلوم نہ ہو سکی۔ مگر سر ہانے جھکو یا تو کا ایک نیکنہ ملا جو اب تک تیسرے پاس ہے۔ اس نیکنہ کو اب تو بازار میں لے جا رہا اشیائے شرفی میں بک جائے گا۔ اور میں اسی وقت یا قوت کے نیکنہ کو بازار میں لے گیا جس کی قیمت مجھ کو امام کے ارشاد کے مطابق اشیائے شرفی ملی۔

فیروزے کی انگشتی کا تیسرا تاریخی واقعہ

کتاب تہذیب الاسلام میں صفحہ نمبر ۳۹ پر ایک روایت تحریر ہے کہ علی ابن محمد ضمیری کی جعفر ابن محمود کی بیٹی سے شادی ہوئی جس سے یہ بہت محبت کرتا تھا مگر اُس سے کوئی اولاد نہ تھی۔ ایک دن امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا مطلب عرض کیا۔ حضرت تبسم ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ ایک انگشتی فیروزے کی لو اور اس پر یہ نقش مرتب لاؤ نودخی فردا و انت خیر الوارثین کھدہ کرو۔ انشاء اللہ مراد پاؤ گے۔ علی ابن محمد ضمیری کہتے ہیں کہ ایک سال بھی نہ گزرنے پایا تھا کہ میرے یہاں اس عورت کے بطن سے لڑکا پیدا ہوا

جناب حسن عباس صاحب مالک احمد بک ڈپونے کہا کہ
میں نے ایران میں امام رضا علیہ السلام کے روضہ پر چار عدد سونے میں جڑے
ہوئے کافی فیروزے دیکھے۔ معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ یہ فیروزے آغا حافضیان
مرحوم مالک ایرانیوں کی کمپنی نے لگوائے تھے۔

نماز استغاثہ

یہ نماز امام جعفر صادق سے منقول ہے۔ جب انسان کسی سخت ترین مصیبت
میں مبتلا ہو تو نماز حاجت کی نیت سے دو رکعت نماز مثل نماز صبح پڑھے اور
بعد ختم نماز تین مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر تسبیح جناب معصومہ پڑھے اور سجدہ میں جگر
یا مولاتی یا فاطمہ الزہراء اغیثینی اس کے بعد دامنہ رخسار
سجدہ گاہ پر رکھو سو مرتبہ کہو یا مولاتی یا فاطمہ الزہراء اغیثینی اور
پھر بایں رخسار کو سجدہ گاہ پر رکھ کر کہو یا مولاتی یا فاطمہ
الزہراء اغیثینی۔ پھر پیشانی سجدہ گاہ پر رکھ کر آخر میں ایک سو دس
(۱۰۰) مرتبہ پھر کہو یا مولاتی یا فاطمہ الزہراء اغیثینی (اور
محمد آل محمد پر درود کے بعد سجدہ ہی میں اپنی حاجت خدا سے طلب کرو
مراد پوری ہوگی۔

نوٹ: یہ ہر وظیفہ کی جان نماز ہے۔ نمازی اگر کوئی وظیفہ کرتا ہے تو
اس کے نیک اثرات جلد ہی ظاہر ہوتے ہیں۔



عقیق

یہ ایک مذہبی پتھر ہے جو معمولی قیمت پر بھی دستیاب ہو جاتا ہے
 اردو اور فارسی میں اس نیکنہ کو عقیق کہتے ہیں۔ عربی میں حجر العقیق کے نام سے
 موسوم ہے جس کے سنسکرت میں بمعنی "ہلیک" اور انگریزی میں ایگٹ کہتے
 ہیں۔ اس نیکنہ کے متعلق احادیث میں بکثرت تفصیلتیں بیان کی گئی ہیں مذہبی
 پتھر ہونے کی وجہ سے علماء و فقراء جو گئی عامل لوگ بکثرت استعمال کرتے ہیں
 اور اس سے روحانی برکتیں حاصل کرتے ہیں۔ یہی ایک ایسا پتھر ہے جس سے
 السٹر اوئلٹ ریز گز کر جسم کے اندر سرایت کرتی ہیں اور انسانی جسم کی جملہ بیماریوں
 پر اثر انداز ہوتی ہیں۔

یہ نیکنہ دنیا میں بکثرت پیدا ہوتا ہے اور تقریباً ہر رنگ میں پایا جاتا ہے
 بمقابلہ دیگر ممالک بھارت میں کثرت سے عقیق پیدا ہوتی ہے
 محمد آل محمد علیہ السلام نے اس نیکنہ کی بڑی فضیلت بیان کی ہے۔ ہر امام نے اس
 نیکنہ کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور ارشاد فرمایا ہے۔

سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت
 عیسیٰ علیہ السلام نے کوہ طور پر خدکے بزرگ و بزرے مناجات کی اور آپ نے
 پھر زمین کی طرف نگاہ کی تو خالق عالم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے چہرہ مبارک
 کے نور سے اس سینہ کو پیدا کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجھے اپنی ذات مقدس
 کی قسم ہے کہ میں آتش جہنم میں اُس ہاتھ کو غداں نہ دوں گا جس میں عقیق کی
 انشتر کی ہو۔ بشرطیکہ وہ علی ابن طالب علیہ السلام کو دوست رکھتا ہو۔

عقیقہ نے رسالت کی گواہی دی

کہا جاتا ہے کہ جن پتھر کی کنکریوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک پر آکر آپ کی رسالت کی گواہی دی تھی وہ پتھر کی کنکریاں عقیقہ بن گئیں۔ یہ معجزہ رسالت ناب ہے۔

عقیقہ کی قسمیں

جو اہل سنت سے تعلق رکھنے والے ماہرین فن نے اس یکنہ کی مندرجہ ذیل اقسام بیان کی ہیں

- ۱۔ عقیقہ کھائی۔ یہ عقیقہ گول اور مختلف شکلوں میں تراشا ہوا پایا جاتا ہے۔
- ۲۔ شہری عقیقہ۔ اس عقیقہ میں شجر و محول وغیرہ کا عکس ہوتا ہے۔
- ۳۔ سیلمانی عقیقہ میں دھاریاں پائی جاتی ہیں۔
- ۴۔ دوری دار عقیقہ۔ اس پتھر میں مختلف قسم کی دھاریاں ہوتی ہیں۔
- ۵۔ مانند چشم عقیقہ۔ اس پتھر میں آنکھ کی شکل دکھائی دیتی ہے۔
- ۶۔ تہود و جگری عقیقہ۔ اس عقیقہ کا رنگ میٹل چکر کے ہوتا ہے۔
- ۷۔ صاف شفاف عقیقہ۔ یہ عقیقہ بے داغ اور بوری چمک کا ہوتا ہے۔
- ۸۔ دو طبقاتی عقیقہ یا دو رنگا عقیقہ۔ یہ عقیقہ عام طور پر دو رنگوں میں منقسم ہوتا ہے۔
- نوٹ :- عقیقہ کی دنیا میں ۱۳۱ سو سے زائد قسمیں پائی جاتی ہیں حال ہی میں کوسٹ کے نزدیک ہلکے رنگوں میں بھی دستیاب ہو رہا ہے۔

اہل فارس کی تین قسمیں بیان کرتے ہیں

- ۱۔ ربی عقیقہ۔ ریشمی لچھوں کی بناوٹ والا۔
- ۲۔ ماس عقیقہ۔ بھورے رنگ کا دھاری دار پتھر
- ۳۔ ملا عقیقہ۔ شہری رنگ کا نیم شفاف۔ سفید یا زرد رنگ کی ملاوٹ والا۔

اہل علم اس کی دو قسمیں بیان کرتے ہیں

۱۔ عقیق یمنی۔ یہ بہت اعلیٰ قسم کا پتھر ہے جو گہرے کلچی رنگ میں ہوتا ہے۔
 ۲۔ عقیق کوری۔ مصر میں عقیق کو کوری کہتے ہیں زیادہ تر سفید رنگ کا ہوتا ہے۔
 سبز رنگ کے عقیق کو مصر میں اناس۔ سیاہ کو سیمانی اور خاکی رنگ کو کوری کہتے ہیں۔ عقیق چونکہ یمن میں بکثرت ملتا ہے اسلئے عمدہ نگوں کو عقیق یمنی کہتے ہیں۔
رنگت۔ چمک بلوریں۔ رنگ بھورا۔ سفید۔ سرخ۔ سیاہ۔ دودھیا۔
 زردی مائل۔ سرخی مائل۔ نیلا۔ گلابی۔ کالا۔ سفید۔ کلچی رنگ اور پختہ اینٹ کے رنگ جیسا تقریباً ہر رنگ میں موجود ہے۔ عقیق کے رنگوں کی دھاریاں یا تو ایک کمر کے متوازی ہوتی ہیں یا سب ہم مرکز گول یا اس رنگ کے داغ اور دھبوں کی طرح بکھرے ہوئے۔

قوت انعکاس۔ اس کی قوت انعکاس دو چند ہے۔ گھنے سے طاقتور برقی رو پیدا ہوتی ہے۔ اس کی سختی، درجے ہے۔

شناخت۔ اس پر کوئی عام تیزاب اثر نہیں کرتا۔ البتہ ہائیڈروفلورک اس کے رنگ پر اثر انداز ہوتا ہے یعنی اس کے رنگ میں کمی پیدا کر دیتا ہے۔ بڑے پتھر میں اس کی رنگیں نمایاں نظر آتی ہیں اس پتھر کی قیمت زیادہ نہیں ہے جسکی وجہ سے مصنوعی پتھر کی گنجائش موجود ہے۔

کیمیائی مرکب۔ عقیق کے اندر مندرجہ ذیل کیمیائی مرکب موجود ہیں ملکک ۹۹ فیصد۔ لوہا ۰.۸ فیصد۔ سختی ۷ درجہ۔ گھلاؤ کا درجہ ۱۳، ڈگری فارن ہیت اور وزن مخصوص ۲.۶۵ درجہ ہے۔

عقیق پر کیمیائی عمل کا اثر۔ عقیق کو نائٹریک اسلور میں گھو کر شعاع آفتاب میں

رکھیں تو اس پر عمدہ رنگ آجاتا ہے۔ اگر ایک رات تیزاب اور سہاگہ میں اس نگینہ کو رکھیں تو مصنوعی رنگ اتر جاتا ہے۔

عقیق کی سرخ اقسام کو رنگنا ہو تو پہلے ان کو پروڈو سلیٹ آف آئرن میں ڈال کر خوب جوش دیں پھر انھیں خوب گرمی پہنچائیں اس طرح نہایت سرخ رنگ کی سرخ سطح نکل آتی ہے۔

عقیق کے طبی خواص :- یہ پتھر اپنے اندر بہت سی بیماریوں کے لئے شفا رکھتا ہے۔ وہ بیماریاں جن کا علاج عقیق کے ذریعہ کیا جاسکتا ہے مندرجہ ذیل ہیں۔
۱۔ عقیق کے منجن سے یا سیریا کے مرض کو مکمل آرام ہو جاتا ہے۔ مسوڑھوں سے خون بہنا بند ہو جاتا ہے۔ اور دانتوں کو لوہا لٹ کر دیتا ہے۔

۲۔ عقیق کاشتہ مفرح قلب ہے۔

۳۔ عقیق کا سرمہ مقوی بصر ہے۔

۴۔ عقیق کے نگینہ کا لاکٹ بنا کر گلے میں پہننے سے اختلاج قلب دور ہو جاتا ہے۔
یہ نگینہ دافع خفقان ہے

۵۔ مکرٹی۔ بھو۔ دیگر زہریلے کیڑوں کے کاٹنے سے جو زخم ہو جاتا ہے اس زخم پر عقیق کا سفوف بھر دیا جائے تو یہ زہر کو ختم کر دیتا ہے اور زخم کو اچھا کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

۶۔ عقیق کاشتہ اکسیر اعظم ہے اور قوتِ مردی پیدا کرتا ہے۔

۷۔ عقیق کے کشتہ کے ذریعہ پیشاب کی مہلک بیماری یعنی پیشاب کے راستہ غیر منقسم

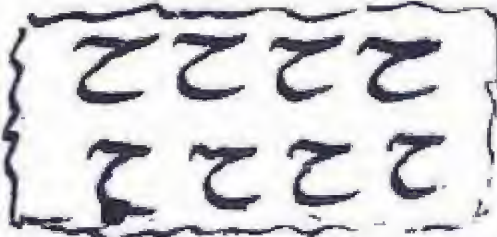
غذا کا آنا جس کو فاسفیٹ کہتے ہیں مکمل علاج کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ

پیشاب میں اگر خون آتا ہو تو بھی اسکے کشتہ کے استعمال سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے

۸۔ عقیق کے کشتہ کو طبی اصول کے تحت شربت سید کے ساتھ استعمال کیا جائے تو

- کسمہ وجہ سے بھی خون بہتا ہو فوراً آرام آجائے گا۔ مثلاً قے کے ساتھ خون کا آنا۔
 ۲۔ منہ گلا۔ یا ناک کی نالی میں زخم کی وجہ سے خون کا آنا۔
 ۳۔ معدہ یا گیس کے السر یا جگر کے ٹومر کی وجہ سے خون کا آنا۔
 ۴۔ خون کی شریانیں پھٹ جانے یا مخرج ہو جانے کی وجہ سے خون کا آنا۔
 ۵۔ پھیپھڑوں سے خون کا آنا

- ۹۔ عقیق شعاعیں اخذ کر کے صاحب انگشتی کے جسم میں منتقل کرتا ہے۔ اس کا ریزہ (شعاع) جسم میں بہت جلد سرایت کرتی ہیں جس سے صحت پر اچھے اثرات پڑتے ہیں۔
 ۱۰۔ عقیق بینی کی تختی پر ح کو آٹھ مرتبہ کندہ کرا کے پینے سے بخار چلا جاتا ہے۔
 گھر کے بزرگوں کو چاہیے کہ ایک تختی اس طرح کی تیار کر کے گھر میں رکھیں وقت ضرورت پر کام آتی ہے۔ یہ تختی قوت باہ کے لئے بھی بہترین ہے



۱۱۔ عقیق کا لاکٹ کینسر کے مریض کے لئے اکیس ہے

عقیق کے سحری خواص :-

- ۱۔ عقیق کا گینہ اپنے پینے والے کا غم اور غصہ دور کرتا ہے۔
- ۲۔ عقیق کی انگشتی عصمت اور بزرگی کی طرف راغب کرتی ہے۔
- ۳۔ عقیق کی انگشتی مزاج کا چڑچڑاپن دور کرتی ہے۔
- ۴۔ عقیق کی انگشتی دنیادی امور کے لئے معادن اور مددگار ثابت ہوتی ہے جو اپنے پینے والے کی صلاحیت کو بیدار کرتی ہے۔
- ۵۔ عقیق کی انگشتی بے اعتمادی، غیر مستقل مزاجی، حوصلہ شکنی جیسی کیفیت کو دور کرتی ہے۔ کھاتی عقیق دھاری دار پینے سے اکثر ڈراؤنے خواب نظر آتے ہیں۔
- کلہجی رنگ کا عقیق عورتوں کے زیادتی خون کو روکتا ہے۔

۷۔ عقیق کی انگشتی اپنے پہننے والے کے سینے کو کینہ اور نفاق سے پاک کرتی ہے
مکرو فریب اور شیطانی تصورات دور کرتی ہے

۸۔ عقیق کی انگشتی اپنے پہننے والے کا رعب اور ربد بہ دشمن پر غالب کرتی ہے

۹۔ عقیق کو کافور کے ساتھ گھس کر پیشانی پر لگا کر حاکم وقت یا افسر کے پاس

جائے تو یہ لوگ مہربان ہو جاتے ہیں اور مرادیں پوری کرتا ہے۔ اور اپنے
پہننے والوں کے لئے باعث خیر و برکت ہوتا ہے۔

۱۰۔ سماں خوبوں کے ساتھ اس میں یہ عیب بھی ہے کہ کھمباتی عقیق مزاج میں
الکھن اور غصہ پیدا کرتا ہے۔

۱۱۔ عقیق پہننے والے پر بھار کا اثر نہیں ہوتا۔
عقیق کی انگشتی ان حضرات کو پہننا چاہئے

(۱) علم نجوم کی روشنی میں

یا قوت کی طرح عقیق کا ستارہ بھی مرتخ ہے ایسے حضرات جن کے زائچہ
پیدائش میں مرتخ کمزور ہو یا جب مرتخ رجعت میں ہو تو ایسے حضرات کے لئے عقیق
کا نگینہ باعث خیر و برکت ہے اس کے پہننے سے مالی بد حالی پریشانی اور ذہنی کوفت
دور ہو جاتی ہے۔

اس کے علاوہ یہ دیکھو کہ جن حضرات کا تعلق برج حمل اور عقرب سے ہو ان کو یہ
نگینہ بہت راس آئے گا۔ جس شخص کے نام کا پہلا حرف جو۔ جو۔ ج۔ ج۔ ل۔ ی۔ ع۔ آ۔
ا۔ نا۔ ن۔ یا۔ ی۔ ہوں تو ایسے حضرات کے لئے یہ نگینہ بہت موزوں ہے۔

عقیق کے نگینہ کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس نگینہ کو پہننے والے عطار و زہرہ اور زحل

۵۔ در دشمن اور بزرگان دن نے ہمیشہ عقیق کی انگشتی اور مال میں استعمال کیا ہے۔

کے خمس اثرات سے محفوظ رہتا ہے یہی وجہ ہے کہ لوگ اس نگینہ کو اس کے طبعی اور سحری خواص کی وجہ سے زیادہ استعمال کرتے ہیں۔

.. یونانی حساب کی روشنی میں

جنوری جولائی اور مئی کے مہینہ میں پیدا ہونے والے حضرات عقیق کی انگشتی پہننے سے خاطر خواہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ خصوصاً ۲۰ جنوری تا ۱۹ فروری کو پیدا ہونے والے حضرات بہت فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ علم الاعداد کی روشنی میں۔

وہ حضرات جن کے نام اور تاریخ پیدائش کے عدد "۹" ہوں وہ اس پتھر کی انگشتی ضرور پہنیں۔
موافق نگینہ۔

عقیق کا برج حمل اور دلو ہے اس برج کے حامل لوگوں کو عقیق کی انگشتی پہننا چاہیے۔ کیونکہ عقیق کا نگینہ زحل، زہرہ اور عطارد کے خمس اثرات کو زائل کرتا ہے۔ اور اپنے پہننے والوں کے لئے خیر و برکت

برج دلو کا تعارف

۲ جنوری تا ۱۹ فروری کو پیدا ہونے والے حضرات کا برج دلو ہے۔

علامتی نشان مشکیزہ بردار۔ حاکم ستارہ یورنیس ہے جس کا عنصر ہوا ہے
خوش قسمتی کا ہندسہ چار ہے موافق رنگ سرخ۔ گلابی ٹیالا۔ زرد سبز کانسٹی
اور انگوری ہے۔ سعد پتھر عقیق۔ نیلم۔ فیروزہ اور پٹا ہے۔

برج دلو سے تعلق رکھنے والی بیماریاں

دلو برج کے لوگوں کو درج ذیل بیماریاں ہو سکتی ہیں اور ان بیماریوں
کے اثرات کو عقیق کی انگشتی پہننے سے زائل کیا جاسکتا ہے اور ان بیماریوں کے
مہلکے اثرات ختم کئے جاسکتے ہیں۔ منہ، گلہ، ناک کی نالی میں زخم پیدا ہونا،

برج دلو سے تعلق رکھنے والے حضرات کیلئے موزوں پیشے

۱۔ سیاست ۲۔ سیاحت ۳۔ جاسوسی ۴۔ سائنس ۵۔ سیلز مینیج ۶۔ تجارت
۷۔ کان کنی۔ اگر عقیق کی انگشتی اور پہن لی جائے تو وہ ان پیشوں میں ترقی کا
باعث بنے گی

عقیق سرخ کی فیصلت ارشاد رسولؐ کی روشنی میں

مہر کار دو عالم کا ارشاد ہے کہ عقیق سرخ نے اس کائنات میں خداوند کریم کی وحدت
رسول اکرمؐ کی رسالت و نبوت علی علیہ السلام کی ولایت اور اولاد علی علیہ السلام لامت و دستاران علی
اور اس کی اولاد کے لئے جنت الفردوس کی گواہی دی ہے۔ اس کا پہننا اور پاس رکھنا اس وجہ
سے باعث خیر و برکت ہے۔

عقیق سے متعلق مہموں علیہ السلام کے ارشادات

- ۱۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص عقیق کی انگشتی پہنے گا اس کی حاجت روا ہوگی۔
- ۲۔ امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ اس شخص کی نماز جس کے ہاتھ میں عقیق کی انگشتی ہو افضل ہے جو جماعت کے ساتھ نماز پڑھتا ہو۔ اور اس کے ہاتھ خالی ہوں۔
- ۳۔ دوسری روایت میں مجھے جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ دو رکعت نماز عقیق کی انگشتی پہن کر پڑھتا ہزار رکعتوں کی نماز سے افضل ہے۔
- ۴۔ امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ اس نیکنہ کی انگشتی پہننے سے مومنین کو دشمنوں اور بلاؤں سے نجات ملتی ہے دعلکے لئے اٹھے ہوئے ہاتھ بارگاہ رب العزت میں مستجاب ہوتے ہیں فقر اور درویشی دور ہوئی ہے۔ نفاق زائل ہوتا ہے۔ انجام کو بخیر کرتا ہے۔ روزی اور معاش میں ترقی کی راہیں دیکھتا ہے۔
- ۵۔ حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص کو کچھ لوگ امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں لائے جسکے جسم پر کوڑے لگنے کے گہرے نشات تھے امام نے اس شخص کو دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ اس کی عقیق کی انگشتی کہاں ہے۔ اگر اس کے ہاتھ میں عقیق کی انگشتی ہوئی تو اس کو کوڑے نہیں لگتے۔
- ۶۔ حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ سفر میں زرد عقیق کی انگشتی مشکلات سے نجات دلاتی ہے۔
- ۷۔ حضرت علی ابن موسیٰ رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ عقیق کی انگشتی رنج و

الم کو دور کرتی ہے۔

- ۸۔ ایک روایت میں ہے کہ کسی حاکم نے کسی شخص کی گرفتاری کے لئے سپاہی بھیجے اس شخص کے اقرباء سرکار رسالت مآب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا ماجرا بیان کیا۔ رسالت مآب نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص کو پہننے کے لئے عقیق کی انگشتری بھجوادو انشاء اللہ بری ہو جائے گا۔ اور بعد میں ایسا ہی ہوا۔
- ۹۔ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ عقیق کی انگشتری پہننے والے کی زندگی خوش و خرم بسر ہوگی۔ خدا تعالیٰ اسے ہر آفت سے محفوظ رکھے گا۔ اور ہنگامانی کرے گا۔

- ۱۰۔ جناب سرکار رسالت سے کسی نے شکایت کی کہ میرا مال راستہ میں لوٹ گیا فرمایا تو عقیق کی انگشتری کیوں نہیں پہنتا کہ وہ ہر بلا سے آدمی کو بچاتی ہے۔
- ۱۱۔ حدیث میں منقول ہے کہ جو شخص عقیق کی انگشتری پہننے کا جب تک یہ انگشتری اس کے ہاتھ میں رہے گی کوئی غم اس کو نہ ہوگا۔
- ۱۲۔ حدیث میں منقول ہے کہ عقیق کی انگشتری پہنو کہ یہ پتھر تمام پتھروں میں پہلا پتھر ہے جس نے خدا کی وحدانیت رسول کی اطاعت اور علی علیہ السلام کی امامت کا اقرار کیا تھا۔

- ۱۳۔ انتہائی سرخ عقیق سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام سے منسوب ہے اگر سرخ رنگ کے عقیق کی انگشتری پہن کر دعا کی جائے تو یہ دعا قبولیت سے ہمکنار ہوتی ہے۔

- ۱۴۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ عقیق کی تسبیح کے دانے پھر اگر ذکر خدا کرنے سے ایک دانے کے عوض چالیس حسنة نامہ اعمال میں منجانب خدا لکھے جاتے ہیں۔ (ازہد، ایک راستہ از عبد الکریم مشتاق)۔

نوٹ: عقیق پر در امور روزگار میں معاون ہوتا ہے۔

عقیق پر سائنس کی نظر

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "عقیق کو پہننا فقر کو دور کرتا ہے۔" یوروپین ڈاکٹر اسمتھ نے پتھروں کو توڑنے اور ان پر بیس برس تحقیقات کرنے کے بعد ایک کتاب لکھی جس کا نام THE PRECIOUS STONES ہے اس میں وہ لکھتے ہیں کہ جب کسی چٹان پر ایک ہزار برس متواتر سورج اور چاند چمکنے رہتے ہیں تو اس کے اندر ایک مادہ پیدا ہوتا جو بمنزلہ نقطہ کے ہوتا ہے یہ مادہ سورج سے رنگ اور چاند سے چمک اور ستاروں کا تاثیر لیتا ہے۔ عقیق جس سیارے سے تاثیر لیتا ہے وہ مشتری سیارہ ہے اس کا تاثیر یہ ہے کہ اس کی شعاعیں قلب انسانی کے مسامات کو کھولتی ہیں جب انسان عقیق کو ایسی انگوٹھی میں پہنتا ہے جس کے نیچے کا حصہ کھلایا ہوا ہو اور یہ پتھر اس کی چھوٹی انگلی سے مس ہو تو مشتری کی کرنیں عقیق کے ذریعے جسم انسانی میں داخل ہوتی ہیں۔ تو اس کا اثر قلب انسانی پر پڑتا ہے۔ جس سے انسان کے دل کے مسامات کھل جاتے ہیں تو آکسیجن گیس جو حیات انسانی کے لئے بہت ضروری ہے ان مسامات میں زیادہ بھر جاتی ہے جس سے وہ مسامات فربہ ہو جاتے ہیں اور اس آکسیجن سے جسم انسانی کو فرحت حاصل ہوتی ہے چہرے پر سرخی دور کرنے لگتی ہے۔ اس خوشحالی کی بنا پر اس کا دل کام میں لگے گا اور کام خوشی سے بھرپور طریقے سے کرے گا تو زیادہ کھائے گا۔ رزق میں وسعت پیدا ہوگی اور فقر دور ہوگا۔

عقیق کی انگشتی کاتاریجی واقعہ نمبر

امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں ایک مرد مومن نے حاضر ہو کر دریافت کیا میرے مولا ہم کو کس قسم کے نگینہ کی انگشتیاں پہننا چاہئیں امام چالیس مقام کا ارشاد فرمایا کہ تو عقیق سرخ عقیق زرد اور عقیق سفید سے کیوں غافل ہے۔ تجھے معلوم ہونا چاہیے کہ ان تینوں نگینوں کے پہاڑ بہشت میں ہیں اور مندرجہ ذیل طریقے سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔

- ۱۔ عقیق سرخ کا پہاڑ قصر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سایہ فگن ہے
- ۲۔ عقیق زرد کا پہاڑ قصر جناب فاطمہ الزہراء علیہا السلام بہت رسول خدا پر سایہ فگن ہے

۳۔ عقیق سفید کا پہاڑ قصر امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام پر سایہ فگن ہے۔ یہ تینوں قصر ایک جگہ ہیں اور ان تینوں پہاڑوں کے نیچے نہریں جاری ہیں جن کا پانی برف سے زیادہ ٹھنڈا شہد سے زیادہ میٹھا اور دودھ سے زیادہ سفید یہ تینوں نہریں کوثر سے نکلتی ہیں۔ اور ایک ہی جگہ جا کر گرتی ہیں۔ ان نہروں کا پانی آل محمد علیہ السلام کے کمالات و فضائل اور معجزات کو برحق ماننے والوں کو ملے گا مٹا فقول کو اس سے محروم رکھا جائے گا۔ یہ تینوں پہاڑ ہر وقت خدائے بزرگ کے برتر کی تسبیح و تقدیس و تمہید کرتے رہتے ہیں۔ یاد رکھو ہمارا محب ان تینوں عقیقوں میں سے کسی بھی عقیق کی انگشتی اپنے ہاتھ میں پہنے گا تو اس کے لئے بہتری ہی بہتری ہے۔ اس کی روزی فراخ ہوگی۔ بلاؤں سے بچے گا۔ اور جن جن چیزوں سے انسان کو خوف و خطر پیش آتے ہیں ان سب سے محفوظ رہے گا۔ خواہ شہر حاکم ہی کیوں نہ ہو۔

عقیق کی انگشتی کا دوسرا واقعہ

حدیث میں منقول ہے کہ ایک روز حضرت جبریل علیہ السلام حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ پرودہ کار عالم آپ کو سلام کہتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ انگشتی دہانے ہاتھ میں پہنیے جس کا نگینہ عقیق کا ہو۔ اور اس ہی نگینہ کی انگشتی اپنے چچا زاد بھائی نائب علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو بھی پہننے کے لئے کہو۔ کیونکہ عقیق ہی وہ پتھر ہے جس نے سب پہلے میری توحید آپ کی رسالت اور علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور ان کی اولاد پاک کی امامت کا اقرار کیا تھا اس کے علاوہ علی کے شیعوں کے لئے بہشت اور دشمنان علی کے لئے جہنم کی بشارت کا بھی اقرار کیا ہے (بحوالہ کتاب تہذیب الاسلام از علامہ مجلسی صفحہ ۲۷)

عقیق کی انگشتی کا تیسرا تاریخی واقعہ

سیمان اعمش نے اسناد کے ساتھ روایت کی ہے کہ ایک دن میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں منصور عباسی کے مکان پر موجود تھا دیکھا کہ ایک سپاہی ایک شخص کو جس کے کپڑے لگے تھے۔ باہر لائے حضرت نے فرمایا۔ اے سیمان دیکھنا اس شخص کے ہاتھ میں کون سا نگینہ ہے؟ سیمان نے کہا مولا اس کی انگشتی میں جو نگینہ ہے وہ عقیق نہیں ہے اس پر امام نے ارشاد فرمایا کہ اے سیمان اگر عقیق کی انگشتی اس کے ہاتھ میں ہوتی تو اس کو کپڑے نہیں لگتے۔ اس کے بعد صادق آل محمد علیہ السلام نے سیمان کے اسرار پر عقیق کی مزید فیصلت بیان کی کہ آئے سیمان خداے عزوجل اُس ہاتھ کو دو

رکھتا ہے جس میں عقیق کی انگشتی ہو اور اس کی طرف دعا کے لئے پھیلائے جائیں۔ وہ ہاتھ کبھی سیم و زر سے خالی نہیں رہتا۔ جس ہاتھ میں عقیق کی انگشتی ہوتی ہے۔ یہ شخص ہر بلا سے محفوظ رہتا ہے۔ فقر و فاقہ سے بچتا ہے۔

عقیق کی انگشتی کا چوتھا تاریخی واقعہ

عبدالرحمن بن قیس سے روایت ہے کہ ایک شخص کو آل محمد علیہ السلام سے محبت رکھنے کے جرم میں حاکم وقت نے طلب کیا اتفاقاً اس کا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے مکان کے نزدیک سے گزر رہا تھا۔ حضرت نے کسی شخص کو حکم دیا کہ اس شخص کے پاس عقیق کی انگشتی پہنچا دو۔ ایسا ہی کیا گیا۔ اس کی تاثیر سے اس شخص کو تکلیف ضرر نہیں پہنچ سکا۔

عقیق کی انگشتی کا پانچواں تاریخی واقعہ

منقول ہے کہ چند اشخاص بہ ہمراہی امام جعفر صادق علیہ السلام کہیں جا رہے تھے۔ ایک غیر آباد مقام پر کسی شخص کی لاش ٹکڑے ٹکڑے کئے ہوئے نظر پڑی۔ حضرت نے وہاں پر قیام فرمایا اور ایک شخص کو یہ دیکھنے کے لئے حکم دیا کہ اس میت کے ہاتھ میں دیکھو کہ انگشتی ہے کہ نہیں؟ معلوم ہوا کہ عقیق کی انگشتی دہانے ہاتھ میں ہے۔ امام نے اس نگینہ سے دریافت کیا کہ تو نے اس شخص کی حفاظت کیوں نہیں کی؟ نگینہ نے یہ تعیل حکم امام وقت عرض کی کہ مولایہ شخص مجھ سے تھا۔ قزاقوں نے اسکو ہلاک کیا لیکن میں نے اس کا دست راست اور بالائی حصہ جسم ٹکڑے ٹکڑے ہونے سے محفوظ رکھا ہے۔



عقیق کے نگینے پر متبرک نقوشوں کا عملِ برا خیس و برکت

۱۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص عقیق کی انگشتی بنوائے اور اس کے نگینے پر محمد بنی اللہ و علی ولی اللہ کندہ کر لے خدا اسکو بڑی موت سے بچائے گا اور اس کا خاتمہ بالخیر ہوگا۔

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ جو شخص عقیق کی انگشتی پہن کر اس کے نگینے کو اپنی پھیلی کی طرف پھیر کر علی الصبح بیدار ہوتے وقت کسی اور شخص یا چیز کی طرف نظر نہ کرے فوراً سورہ الزناہ کی تلاوت کرنے کے بعد خداوند کریم کی بارگاہ میں اس طرح دعا کرے۔

دعا

ترجمہ :- میں خدا کے یکتا پر جس کا کوئی شریک نہیں ہے ایمان لایا ہوں بلکہ جادوگر اور شیاطین کا منکر ہوں اور آل محمد علیہ السلام کے اول و آخر طاہر و باطن سب پر ایمان لایا ہوں خواہ انکی امامت کا اعلان ہوا ہو۔ یا غیبت رہی ہو تو پروردگار عالم اُسے تمام بلاؤں سے محفوظ رکھے گا خواہ وہ آسمان سے نازل ہونے والی ہوں یا زمین سے یا زمین کے اندر سما جائے والی ہوں یا زمین سے باہر نکل آنے والی ہوں۔ وہ شخص شام تک خداوند کریم اور اللہ کے دوستوں کی امان میں رہے گا۔

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے دوستوں سے کہا ہے کہ وہ عقیق کی انگشتی

نفس مندرجہ ذیل کندہ کرائیں جو فروع و فائز کے انسان کو محفوظ رکھتا ہے۔
 "ما شاء اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ استغفر اللہ"

ترجمہ :- جو خدا چاہتا ہے وہ ہوتا ہے سوائے خدا کے کسی میں قدرت نہیں میں خدا سے طلب مغفرت کرتا ہوں۔

۱۴۔ بہت سے عامل کائنات کے مولا حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ولادت باسعادت والے دن یعنی ۱۳ رجب المرجب کو عقیقہ کی چھوٹی پٹری تختیوں پر "یا علی مدد" اور نادِ علیؑ کندہ کر دیا کر خود پہنتے ہیں اور اپنے سائیکلو کو بھی تحفہ دیتے ہیں۔ ان عامل حضرات کا کہنا ہے کہ یہ پتھر نقش کے بعد دو آتشہ ہو جاتا ہے اور انسانی زندگی کو کامیاب و کامران بنانے میں مددگار ثابت ہوتا ہے تجربات نے بالکل صحیح ثابت کر دیا ہے اس ہی طرح ایک انگشتری کراچی کے معروف ایدو کیٹ جناب کے ایم ندیم صاحب کے ہاتھ کی انگلی میں بھی رکھی ہے جس کے اوپر یا علی مدد لکھا ہوا ہے۔ میں نے جناب ندیم صاحب سے انگشتری کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ جب کبھی کوئی اہم مقدمہ درپیش ہوتا ہے اور اس مقدمہ کی پیروی میں مشکل درپیش ہوتی ہے تو یہ انگشتری میں پہن کر عدالت عالیہ میں جاتا ہوں اور فتحیاب ہو جاتا ہوں۔ چھوٹی عدالت سے لے کر سپریم کورٹ تک میں ہمیشہ اپنے صحیح مقصد میں کامیاب رہا ہوں۔ اس ہی طرح ایک انگشتری میرے پاس بھی ہے جس سے میں بھی فیض اٹھا رہا ہوں۔

۱۵۔ ابو طاہر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے عرض کیا کہ مولا آپ سوائے عقیقہ کے اور نگینوں کو کیوں استعمال نہیں کرتے۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ عقیقہ کی فیصلت بہت زیادہ ہے ارشاد فرمایا کہ میرے پدر بزرگوار نے فرمایا کہ سب پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے عرش بریں پر بخت لور لکھا دیکھا۔

انا للہ لا الہ الا انا وحدی محمد صفوی من خلقی ایدہ اللہ بانی
علی و نصرة بہ تا اخیر اسمائے بختن۔ محمد علی۔ فاطمہ حسن حسین

عقیق کی انگشتی کے ذریعہ چور کا نام معلوم کرنا۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ اگر کوئی قیمتی چیز چوری ہو
ہو جائے اور چور کا پتہ نہ چلتا ہو۔ تو ایک عقیق کی انگشتی کو اس کو صاف جگہ پر رکھ کر
”سورہ زالزال پڑھے ساتھ ہی اس شخص کا نام لے جس پر شبہ ہو۔ اگر اس شخص نے
چوری کی ہوگی تو انگشتی حرکت میں آجائے گی خلوص نیت شرط ہے۔ (بحوالہ فوائد قرآنیہ
طبع ۱۹۰۳ء)

عقیق کے نگینہ پر نقش کندہ کرنے کا طریقہ

عقیق کی تختی یا نگینہ پر آپ کوئی نقش کندہ کرنا چاہتے ہیں تو آپ سچی اور برگ
عمر و دونوں کو باریک کھل کے ذریعہ پس کر سرکہ میں حل کرنے کے روشنائی بنالیں
پھر اس روشنائی کو لوہے کے قلم سے نگینہ پر نقش کندہ کریں۔ پھر خشک کرنے کے بعد
آگ پر اس نگینہ کو تھوڑی دیر رکھیں۔ پھر نگینہ کو ٹھنڈا ہونے کے بعد اس کے اوپر سے
روشنائی صاف کر لیں۔ مطلوبہ نقش عقیق پر آجائے گا۔

نوٹ

عقیق کی انگشتی پہن کر تجارت کی حالت میں نہیں رہنا چاہیے۔ اور
نہ نجس جگہ جانا چاہیے۔ یہ پتھر ہر وقت محمد و آل محمد علیہ السلام کی حمد
شنا کرتا رہتا ہے۔

حقیق کے نگینہ پر دوسو برس پرانا

کتہ کردہ
نقش

بحوالہ
روزنامہ کہان ڈسٹرکشن
طهران ایران
اشاعت مورخہ
۲۷ جون ۱۹۵۷ء



سرے پاس حقیق کی تختی پر کئی سو برس پرانے نایاب نقوش کندہ ہیں جو دیکھنا چاہیے
دیکھ سکتا ہے

عقیق پر مشرک نقوش

لا فنی الا علی لا سیف الا ذو الفقار

عقلم و انوار
اعظم

عقلم و انوار
اعظم

فاطمه

محمد

حسن

حسین

عقلم و انوار
اعظم

عقلم و انوار
اعظم

عقلم و انوار
اعظم

عقلم و انوار
اعظم

عقلم و انوار
اعظم

عقلم و انوار
اعظم

عقلم و انوار
اعظم

حضرت عباس

عقلم و انوار
اعظم

متبرک نقوش

عقیق کی انگشتی پر مندرجہ ذیل نقوش کندہ کئے جاتے ہیں

۱۔ مَاشَا اللہ

۲۔ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

۳۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

اگر آپ کو عقیق کی انگشتی پر نقش کندہ کرانا ہو تو جناب
رفعت علی صاحب کی خدمات حاصل کریں۔

ظالم سے نجات کا عمل

جو شخص یہ چاہے کہ اس کو ظلم کرنے والے سے
نجات مل جائے مندرجہ ذیل عمل کچھ دنوں تک کرے اگر عمل
کرنے والا حق پر ہو گا تو اس کو بہت جلدی نجات مل جائے گی
اور ظلم کرنے والا دنیا سے رخصت ہو جائے گا یا منکوب
و خذول ہو گا۔

ایک ہزار مرتبہ

ایک ہزار مرتبہ

ایک ہزار مرتبہ

۱۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۲۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ

۳۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ



ازل ہے نام علی نقش دل پر ————— وہ در نجف ہے نگینہ ہمارا

در نجف

یہ سفید رنگ کا پتھر ہے جو نجف اشرف عراق جائے مدفن مولائے کائنات امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام میں بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ عظمت کے لحاظ سے دنیا کا کوئی پتھر اس کے ہم پایہ نہیں ہے۔ یہ پتھر اللہ تعالیٰ نے تحائف میں امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کو عطا فرمایا۔ قاف اور مطلق نے اس کی بہت پیداوار رکھی ہے جسکی وجہ سے بہت ارزاں ہے تاکہ امیر و غریب ہر شخص اس سے مستفید ہو سکے۔ عام طور پر یہ پتھر بالائین ملتا ہے۔ اگر در نجف بالائین زمین نہ ملے تو اس کے لئے حکم ہے کہ زمین کھود کر نکال لیا جائے۔ اس نگینہ کو نجف اشرف میں زیر زمین ڈھونڈنے پر مل جاتا ہے جو با فضیلت ہونے کی وجہ سے لوگ عراق سے زیارت کے بعد واپس آنے پر ایک دوسرے کو سوغات کے طور پر پیش کرتے ہیں اور بڑی عقیدت مندی سے اپنے پاس رکھتے ہیں۔

یہ نگینہ سفید و دھیا رنگ کا بہت چمکدار ہوتا ہے۔ بعض رنگت :- اوقات اس نگینہ کی رنگت میں گلابی اور نیلگوں جھلک آ جاتی ہے جو برائے نام ہوتی ہے۔

اقسام :- یہ پتھر دنیا میں دو اقسام میں پایا جاتا ہے (۱) در نجف بری (۲)

درنجف بھری۔ درنجف بری تین قسموں میں پایا جاتا ہے (۱) درنجف (۲) موئے
نجف (۳) تصویر نجف۔

۱۔ درنجف یہ سفید چمکدار پتھر ہے۔

۲۔ موئے نجف اس پتھر کے اندر کالے بال کی طرح درمیان میں ایک لکیر
ہوتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس پتھر میں مولائے کائنات کے بال کا عکس ہے
اور لکیریں ایک سے زیادہ بھی ہوتی ہیں۔

۳۔ تصویر نجف اس پتھر کے اندر صاحبِ ذوالفقار کی شبیہ کا عکس دکھائی
دیتا ہے۔

مشہور زمانہ درویش اور صاحبِ فیض حضرت وارث علی شاہ
مرحوم (دیوان شریف یوپی بھارت) نے اپنی سوانح حیات کتاب ”حیات وارث“
میں بیگنہ تصویر نجف کا بڑی تفصیل سے تذکرہ کیا ہے۔ وارث علی شاہ مرحوم
فرماتے ہیں کہ آج دنیا میں وارث علی کو جو مقام اور نام حاصل ہے وہ اس
بیگنہ (تصویر نجف) کی وجہ سے ہے۔ (بحوالہ کتاب علی علی حصہ دوم)
یہ سفید بلوری چمک کا ہوتا ہے جسکی قیمت زیادہ نہیں ہے
شناخت :- اس نے نقلی ہوئی کی بہت کم امید ہوتی ہے عام جگہ سے
آسانی سے مل جاتا ہے بری کی نسبت بھری زیادہ شفاف ہوتا ہے۔

درنجف کے سحری خواص

درنجف آنکھوں کی روشنی بڑھاتا ہے۔ اس پتھر کو دیکھنے سے آنکھوں
کی بیماریوں کو آرام ملتا ہے۔



درجہ نجف کی انگشتی کن حضرات کو پہننا چاہیئے

درجہ نجف کا تعلق قمر سے ہے۔ جن حضرات کا یہ ستارہ پیدائش کے زائچہ میں کمزور ہو۔ ان کو یہ نگینہ راس آئے گا۔ یہ نگینہ برج سرطان والے افراد کو قمر کے نحس اثرات سے بچاتا ہے۔ جن حضرات کے نام کا پہلا لفظ ہی ہو۔ ڈا۔ ڈو سے شروع ہو وہ یہ نگینہ استعمال کر سکتے ہیں۔ ان کو راس آئے گا۔ یہ نگینہ اپنے پہننے والے کی شخصیت کو اجاگر کرتا ہے۔

یونانی حساب کی روشنی میں جون کے آخری ہفتہ اور جولائی کی ۲۰ یا ۲۲ تاریخ کے دوران پیدا ہونے والے حضرات اس نگینہ کی انگشتی سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

علم الاعداد کی روشنی میں علم الاعداد کی رو سے جن حضرات کے نام یا تاریخ پیدائش کے اعداد ۲ یا ۷ ہوں ان کے لئے یہ پتھر بہت موزوں ہے۔ الغرض یہ نگینہ نحس سیاروں کے اثرات زائل کرنے میں معاون ہے۔ یہی وجہ ہے کہ علم جفر کے ماہر اس پتھر پر مختلف نقوش کندہ کر کے بہت فوائد حاصل کرتے ہیں اپنے نام کی مناسبت سے نجف کے گرد و نواح میں بکثرت پیدا ہوتا ہے۔

درجہ نجف کے متعلق ائمہ معصومین علیہم السلام کے ارشادات

(۱) معتبر روایت میں پایا جاتا ہے کہ درجہ نجف کی انگشتی خالق دو عالم نے امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کو تحفہ کے طور پر بذریعہ حضرت جبریل علیہ السلام عطا فرمائی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی عظمت کے برابر کوئی اور پتھر نہیں ہے۔

- ۲۔ حضرت علی علیہ السلام خود درِ نجف کی انگشتی اپنے دست مبارک میں پہنتے تھے اور اس کو باعث برکت تصور کرتے تھے۔
- ۳۔ حضرت مفصل بن عمر ایک دن درِ نجف کی انگشتی پہنے ہوئے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا اے مفصل تم کو معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ یگنہ ہر شخص کے لئے دردِ چشم کا علاج ہے اور اس کے دیکھنے سے آنکھوں میں روشنی بڑھتی ہے۔
- ۴۔ حضرت ابو طاہر نے فرمایا کہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ درِ نجف کی انگشتی پر نظر رکھنا باعث خیر و برکت ہے۔
- ۵۔ امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ درِ نجف کی انگشتی ہاتھ میں پہننا اور اس پر نظر رکھنا باعث ثواب اور خدا کے تعالیٰ اس پر نظر کرنے والے کے نامہ اعمال میں زیارت۔ عمرہ اور حج کا ثواب لکھتا ہے اور پہننے والے کے مزاج میں خوشی پیدا کرتا ہے۔
- ۶۔ امام حسن عسکری علیہ السلام نے امام جعفر صادق علیہ السلام کے حوالہ سے ارشاد فرمایا کہ درِ نجف ہر شخص کے لئے فائدہ مند ہے۔

انسانی زندگی کے لئے عید اور کارآمد معلومات

- (۱) اگر سر کے روز طالع آفتاب کے وقت اس طرح "م ی ر ح" کوئے آئینے میں لکھ کر اکثر دیکھتا رہے تو نقوسے سے آرام ہو گا (۲) اگر پاند کی انگشتی پر جس کا پڑ ۳۳ ہا وزن ہو اس طرح لکھ کر "ال ر ح ی م" اپنے پاس رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کو رعب طاعت عطا فرمائے گا اور اگر کتاب میں المعانی بکری حوالہ صفحہ نمبر ۱۲ از شیخ ابو العباس احمد بن علی بونی نامہ دار الاشاعت)
- (۳) سونے کی انگشتی پر یا علی یا علی عود و عنبر کی دھونی دے کر پہننے والے کو جو دیکھے کا طبع ہو جائے گا

۴۔ جب اہل بیت کا قافلہ شہر موصل سے گزر رہا تھا تو ایک مقام پر سر مبارک امام حسین علیہ السلام سے پتھر پر خون کا قطرہ گرا اور اسی جگہ باقی رہ گیا۔ ہر سال روز عاشورہ یہ خون تازہ ہو جاتا اور شہر کے لوگ اس کی زیارت کو جمع ہو جاتے تھے۔ محمد عبدالملک بن مروان نے اس پتھر کو گم کر دیا۔ (ناسخ التواریخ ص ۲۰۴)

۵۔ انگوٹھی کانگینہ اس طرز میں جڑوایا جائے کہ نگینہ کا حصہ نیچے سے کھلا رہے تاکہ اسکی شعاعیں انسان کے جسم کے مسامات کو متاثر کر سکیں۔ بعض نگینوں کا مس ہونا بھی بہتر ہے۔ ہر معدنیات و سائنسدان کا کہنا ہے کہ سنگ و جواہر میں متفاطیسی قوت بھی موجود رہتی ہے۔

۶۔ حضرت سعدی کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کی انگوٹھی میں ایک نادر و نایاب قیمتی نگینہ جڑا ہوا تھا ملک میں ایک سال قحط پڑا جب آپ کو اس کا علم ہوا تو اپنی قیمتی وہ انگوٹھی فروخت کر دی اور اس سے وصول ہونے والی تمام رقم سے اناج خرید کر تقسیم کر دیا۔ اصحاب نے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ بیشک یہ نگینہ مجھے عزیز تھا لیکن یہ گوارا نہ کر سکتا تھا کہ لوگ بھوک سے تڑپیں اور میں ایسا قیمتی جواہر انگوٹھی میں استعمال کرتا رہوں۔ (اموی خاندان کے خلیفہ جوسلیمان بن عبدالملک کے بعد انتخاب کے ذریعے تخت خلافت پر بیٹھے۔ یہ عمر ثانی کہلائے)

۷۔ سنگ و جواہر (نگینہ) سے علاج دروزگار اور دنیاوی امور کا حل ممکن ہے لیکن خدا پر یقین بنیادی چیز ہے۔ بعد شہادت امام حسینؑ کے دست مبارک میں ایک انگوٹھی پہن گئی تھی۔ وہ سنان بن انس (بروایت بحدل بن مسلم) نے اس بے رحمی سے اتاری کہ آپ کی انگلی بھی ساتھ ہی شہید کر دی۔

۸۔ بہتر ہے اور مناسب کہ انگوٹھی میں جو نگینہ استعمال کیا جائے وہ اصلی ہو

اور اس کا وزن تین رکی ہے کم نہ ہو۔

۹۔ نئی انگوٹھی جس دن انگلی میں استعمال کی جا پانچ آنے خیرات کرنا باعث برکت اور ہمیشہ کے لئے سودمند رہتا ہے۔

۱۰۔ ایران کے ناصر الدین شاہ کا تیار کرایا ہوا کرہ ارض "جس میں ۵۱۳۶۶ جو اسرات جڑے ہوئے ہیں۔ یہ ایران کے عجائب گھر میں محفوظ ہے۔ سلطنت ایران میں جو اسرات ۳۲ شوکیسوں میں محفوظ ہیں۔ ان الماریوں میں بجلی کا کرنٹ دوڑایا گیا ہے اس شوکیس پر تحریر ہے کہ براہ کرم کہ ہاتھ نہ لگائیے۔
۱۱۔ حضرت علی علیہ السلام کی ضرب مبارک کے اندر ایک طلائی قندیل ہے اس میں نادر جو اسرات جڑے ہوئے ہیں۔ ضرب کے اندر چھوٹی سی محراب میں لعل و جواہر کا مجموعہ ہے۔

۱۲۔ چاند کی شروع تاریخوں میں پیدا ہونے والے جو اسرات شفاف اور آب و تاب و رنگ میں زیادہ اچھے رہتے ہیں۔
۱۳۔ مہر سلیمان، حضرت سلیمان علیہ السلام کی مہر چہر اسم اعظم کندہ تھا جسکی وجہ سے تمام مخلوق بحکم خدا آپ کی مطیع تھی۔

اعلانِ مرض کی دوا معلوم کرنا

اعلانِ مرض جسکی کوئی دوا سمجھ میں نہیں آرہی ہو اسکے لئے طبیب شکر حسین حضرت زہرا بن فہن سے رجوع کیجئے۔ ایک روزہ رکھئے افطار کے بعد کہئے حضرت زہرا بن فہن میرے مریض کے لئے آپ دوا بتا دیجئے انشاء اللہ جب آپ رات کو سوئیں گے خواب میں آپ کو بشارت کے ذریعہ نسخہ وراثی ملے گی مریض خود روزہ رکھ سکتا ہے تو اچھا نہیں اس کے پچائے کوئی بھی روزہ رکھ کر یہ عمل کر سکتا ہے۔

حدید چینی

اس پتھر کو انگریزی میں اسکورل فارسی میں سلطان مہرہ یا صندل حدیدی عربی میں ضماہان اور حدید چینی کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔ یہ کالے رنگ کا چمکدار پتھر ہے۔ اس کی سطح چمکنی ہوتی ہے ماسپرے جو اہرات کی رائے ہے کہ یہ پتھر گارنیت (تامڑہ) کی ایک قسم ہے۔ یہ پتھر اپنے اندر دو قسم کے خواص یعنی نرم اور مادہ رکھتا ہے۔ اس پتھر میں لوہے کی آمیزش بہت زیادہ ہوتی ہے اس وجہ سے اس کو حدید (لوہے) کے نام سے پکارا جاتا ہے اس نیکینہ کی رنگت سیاہی مائل۔ ہلکا سیاہ اور گہرا سیاہ رنگت ہے۔ گہرے سیاہ پتھر کا شمار اچھے پتھروں میں ہوتا ہے اور یہی رنگ والا پتھر مقبول عام ہے۔

اقسام :- یہ عام حدید ہے جو کالے رنگ کا ہوتا ہے دوسرا حدید چینی اس کا رنگ گہرا سیاہ اور چمکدار ہوتا ہے اور زیادہ تعداد میں چین میں پایا جاتا ہے۔

کیمیائی اجزاء :- اس پتھر کے کیمیائی اجزاء ڈیو ماسٹ کیلشیم آئرن سیلیکائیڈکون اور کاربونیٹ ہیں یہ لوہے کی طرح مفالیس کو نہیں پکڑتا۔

شناخت :- یہ عام قسم کا کالے رنگ کا چمکدار پتھر ہوتا ہے جو سخت لوہے کی طرح ہوتا ہے۔ ایک ہی نظر میں اس کی شناخت ہو جاتی ہے کم

قیمت ہونے کی وجہ سے نقلی نہیں ہوتا۔

۱۔ حکما اور اطباء اس پیچہ کو پیس کر کمزور عضو پر

طبی خواص :- لگاتے ہیں جس سے طاقت پہنچتی ہے۔

۲۔ ورم۔ سوزش۔ اور جسم پر پیس کی جگہ پر جالور کے پر کے ساتھ پیس کر اس کو لگایا جائے تو کلی طور پر اس کو آرام آ جاتا ہے۔

۳۔ آنکھوں میں اگر سوزش ہو تو پلکوں پر پیس کر لگاتے سے آرام آ جاتا ہے۔

۴۔ وضع حمل کے موقع پر اس کی انگشتری حاملہ عورت کے لئے فائدہ مند ہے

۵۔ بواسیر اور تمام امراض معدہ کے لئے بہت مفید ہے۔

(۱) اس پیچہ کے پینے سے مشکل امور پر قابو پایا جاسکتا ہے

سحری خواص :- (۲) چشم بد اور سحر کے اثرات کو ضائع کرتا ہے۔

(۳) جنگ و جدل اور ڈر خوف کے موقع پر سمٹ بڑھاتا ہے۔ اور کامیابی کے

بھمکنار کرتا ہے۔

۴۔ اپنے پینے والے کو جفاکش بناتا ہے۔

۵۔ طبیعت میں مستقل مزاجی پیدا کرتا ہے۔

۶۔ دشمن کو زیر کرتا ہے۔ آسید کے اثر کو نہیں ہونے دیتا۔

۷۔ سستی اور شرم کو دور کرتا ہے

۸۔ اپنے پینے والے کی شخصیت کو پُرکشش بناتا ہے۔

۹۔ سچائی اور ایفائے عہد میں معاون ثابت ہوتا ہے۔

۱۰۔ اس کا مزاج سرد اور خشک ہے۔

۱۱۔ سستی و کاہلی کو دور کرتا ہے۔

۱۲۔ نجاست کی حالت میں اس کے پینے کی ممانعت ہے۔

حدید چینی کہ متعلق ائمہ معصومین کے ارشادات

۱۔ امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کی انگشتی ایک حدید کے ٹکینہ کی بھی تھی جس کے اوپر العزۃ للہ لکھا تھا۔
 ۲۔ ملا نطف علی بنی نے کتاب تحفۃ الاخوان میں طب ائمہ سے نقل کیا ہے کہ ماہ رمضان المبارک کے اول جمعہ کو حدید چینی پر دو سطریں اوپر نیچے کر کے مندرجہ ذیل نقش کندہ کرائیں جو باعث خیر و برکت ہے۔
 "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ"

۳۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ یہ ٹکینہ شیطان کو دور رکھتا ہے۔ دشمن کے شر کو بھی زائل کرتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی شخص سے خوف کھاتا ہے یعنی ڈرتا ہے تو اس کو چاہیے کہ حدید کی انگشتی پہنے اور اس ڈرنے والے کے پاس جائے انشاء اللہ اس کے خوف سے محفوظ رہے گا۔

۴۔ امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ حدید چینی کی انگشتی مریض کو اسیرِ ضعفِ مدہ اور سُستی کو دور کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔

۵۔ اس تپھر کے متعلق ائمہ معصومین کا ارشاد ہے کہ مشکل امور میں پہننے سے آسانی پیدا ہوتی ہے۔ چشم بد کے اثرات زائل کرتا ہے۔ جھگ و جدل اور امور خوف و دہشت میں مفید اور کارآمد ٹکینہ ہے۔

۶۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ نئے شہر میں داخل ہونا اور اس ٹکینہ کی انگشتی پہن کر اپنے کو لوگوں سے متعارف کرانا باعث ترقی و خیر و برکت اور کامیابی کے ہے۔

۷۔ امام کا ارشاد ہے کہ اس ٹکینہ کی حفاظت کرنا بہت ضروری ہے بچا ہٹ

اس پر نہ لگنا چاہیے۔ حمام اور بیت الخلا میں اس کو لے کر مت جاؤ اس میں
اسرارِ خداوندی ہیں شیعانِ علیؑ جو اپنے دشمن سے ڈرتے ہوں ان کو لازم ہے
کہ اس انگشتی کو اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھیں اور اپنے دشمنوں سے چھپائیں
اور یہ اسرارِ سوائے اپنے معتمد اور مقبر آدمیوں کے اور کسی کو نہ بتائیں۔

حدید کی انگشتی کے تاریخی واقعات

سید ابن طاووس سے کتاب حلیۃ المتقین میں روایت نقل ہے کہ
ایک شخص امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی
کہ میں ملک جزیرہ کے حاکم سے ڈرتا ہوں اس کی طرف سے مجھے ہر وقت
خوف لاحق رہتا ہے۔ کیونکہ میرے دشمنوں نے حاکم کو میرے خلاف بھڑکادیا
ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں مجھ کو وہ قتل نہ کر دے۔ امام نے ارشاد فرمایا
کہ حدیدِ حبشی کی ایک انگشتی بنو اور اس پتھر پر دونوں طرف مندرجہ ذیل طریقہ
سے یہ دعا کندہ کرائے اور جاتیری یہ مشکل آسان ہو جائے گی۔ اس نے یگنہ
کے نقش کندہ کرایا۔ اور بموجب امام وہ حاکم کے سر اور ڈر سے محفوظ رہا۔

نقش مذکورہ کی صورت

سامنے یعنی اوپر والا حصہ

— آ شہد

تخلیۃ	اعوذ بجلال اللہ ۱	جلالہ
	اعوذ بکلمات اللہ ۲	
	اعوذ برسول اللہ ۳	

پُشتِ والے حصہ کا نقش

آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكُتِبَ ۛ
اِنِّیْ مُوَاتَّقٌ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ ۛ
اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ مُخْلِصًا لِّیْ ۛ

- ۱۔ میں خدا کی بزرگی کی پناہ مانگتا ہوں
- ۲۔ میں خدا کے کلمات کی پناہ مانگتا ہوں
- ۳۔ میں خدا کے رسول کی پناہ مانگتا ہوں
- ۴۔ میں بھروسہ خود اللہ اور اُس کے رسولوں پر ہے
- ۵۔ میں خدا اور اس کی کتابوں پر ایمان لایا ہوں
- ۶۔ میں خالص نیت سے اس امر کی گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدا تعالیٰ کے کوئی معبود نہیں ہے۔

- رسول اکرمؐ کو معاذ بن جبلؓ نے ایک انگوٹھی سنگِ حدید کی پیش کی جس پر محمدؐ ہلکا کتدہ تھا۔ آپ نے وہ انگوٹھی اپنے انگشت مبارک میں پہنی۔
- آقائے جعفر شہدی سے منقول ہے کہ حدید چینی کی انگشتری پر اپنا اور اپنی والدہ کا نام کندہ کروانا باعثِ خیر و برکت ہے۔
- حدید چینی روس ہندوستان سیلون امدگاسکر برازیل مصر بہما اور چین میں کثرت سے پایا جاتا ہے۔ چین میں پیدا ہونے والا حدید چینی دنیا بھر میں اہل ورہہ کا شمار ہوتا ہے۔



حدید چینی کی انگشتی کن حضرات کو پہنچا جائے

علم نجوم کی روشنی میں اس پتھر کا ستارہ زحل ہے اور
برج جدی اور دلو ہے جن حضرات
کا ستارہ اور برج یہ ہوں ان کو یہ نگینہ راس آئے گا جن حضرات کو اپنے
برج یا ستارہ کا علم نہ ہو اور ان کے نام، ج۔ جہا۔ خ۔ ذ۔ ظ۔ ز۔
کھی۔ ص۔ گو۔ گ۔ ن۔ س۔ ش۔ ص۔ اورث، سے شروع ہوں
ان کے لئے یہ نگینہ بہت موزوں ہے۔

یونانی حساب کی روشنی میں یونانی حساب کے مطابق ۲۲ دسمبر سے
۳۱ جنوری کے دوران پیدا ہونے والے
حضرات کے لئے یہ پتھر بھکسٹون کا کام کرتا ہے اور تاریخ پیدا کش کے مطابق
پہننے والے کو فائدہ پہنچاتا ہے۔

علم الاعداد کی روشنی میں اس نگینہ کو اگر علم الاعداد کی روشنی میں دیکھا جائے
تو جن حضرات کے نام یا تاریخ پیدا کش کے اعداد
۸ ہوں ان کو یہ بہت راس آئیگا اور اپنے پہننے والے پر شمس، قمر اور مریخ کے نحس
اثرات کو دور کرے گا۔

نوٹ:- چونکہ برج جدی و برج دلو ستارہ زحل والوں کے
مخالفین و دشمن زیادہ ہوتے ہیں اور یہی حال ۸ نمبر والوں کا
بھی ہے۔ اس لئے ستارہ زحل اور تکی نمبر ۸ والوں کو حدید چینی
بہت موافق آتا ہے۔

حدید چینی کا ایک اہم تاریخی واقعہ

نیگنہ حدید چینی تاریخ عالم میں اپنے طبی اور سحری خواص کی وجہ بڑی اہمیت کا حامل متبرک پتھر ہے۔ کیونکہ محمد وآل محمد علیہم السلام اس نیگنہ کی انگشتی اپنے دائیں ہاتھ میں بڑی محبت و پیار اور لگن سے پہنتے تھے۔

سرکارِ مآب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لے کر حجت خدا حضرت اہل بیت علیہم السلام تک ہر ایک متبرک ہستی کی انگلی میں ایک انگشتی حدید چینی کی ضرور ہوتی تھی۔ آپ حضرات جب گھر سے باہر تشریف لے جاتے تھے تو انگشتی کے نیگنہ کو اپنی ہتھیلی کی طرف گھمایا کرتے تھے اور اس بات کی تاکید اپنے محبوبوں سے بھی کرتے تھے تاکہ عام عینس لوگوں کی نظر بد اس متبرک پتھر پر نہ پڑے۔

امیر المومنین حضرت علی ابن ابیطالب علیہ السلام جب بھی اسلام کے دشمنوں سے جنگ کرنے کے لیے میدانِ کارزار میں تشریف لے جاتے تھے تو اس انگشتی کے نیگنہ کو ہتھیلی کی طرف سے گھوما کر سیدھا کر لیا کرتے تھے تاکہ دشمن دین و ایمان کی نظر پر اس انگشتی کے نیگنہ پر پڑیں۔ اس عمل کے بعد مولائے کائنات شیر خدا حضرت علی علیہ السلام بے خوف و خطر ہو کر دشمن اسلام سے جنگ کرتے تھے۔

یہ متبرک اور روحانی پتھر اپنے اندر لاتعداد اسرار و رموز رکھتا ہے جسکو سوا محمد وآل محمد علیہم السلام کے کوئی اور شخص نہیں جانتا۔ اس نیگنہ کو نجاست کی

حالت میں پہننے اور کھنسن جگہ پہن کر جانے کے سختی سے ممانعت ہے۔

تاریخ کی کتابوں میں ایک واقعہ ملتا ہے جو اس ننگینہ سے متعلق ...

امیر المومنین حضرت ابن ابی طالب علیہ السلام سے منسوب ہے جس نے اس ننگینہ کی اہمیت کو اور اجاگر کر دیا۔ معتبر روایت میں منقول ہے کہ ایک دن ایک محب سرکار امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام مشکل کشاء عالم کی خدمت عالی مرتبت میں حاضر ہوا اور مشکل کشا عالم سے عرض کی میرے اتنا حاکم وقت میری جان کا دشمن بنا ہوا ہے ہر وقت اس ملعون سے مجھ کو اپنی عزت جان اور مال کا خطر لگا رہا ہے جسکی وجہ سے ہمارے سارے گھروالوں کی زندگی بحیرن ہو گئی ہے۔ گھر سے باہر نکلنے وقت ڈر لگا رہا ہے امیر المومنین نے اپنے اس محب کے ارشاد فرمایا کہ اپنے دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی میں حدید چینی کے انگشتی پہن لو انشاء اللہ دشمن کے شرے محفوظ رہو گے۔ اس نے حکم امام کے بموجب ایسا ہی کیا۔ اس دن کے بعد سے بے خوف اور بے خطر اپنے کو محسوس کرنے لگا۔

منقول ہے کہ امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ایک انگشتی جو آپ دوران جنگ ضرور پہنا کرتے تھے وہ حدید چینی کی تھی۔ اس انگشتی کے ننگینہ پر "العزۃ باللہ" کنہ تھا جو الہ کتاب پتھروں کے، سحری خواص اور کاشش ابرنی صفحہ ۷۱ ناشر اوراق پبلشر۔ کراچی۔

اصلی حدید چینی کی پہچان

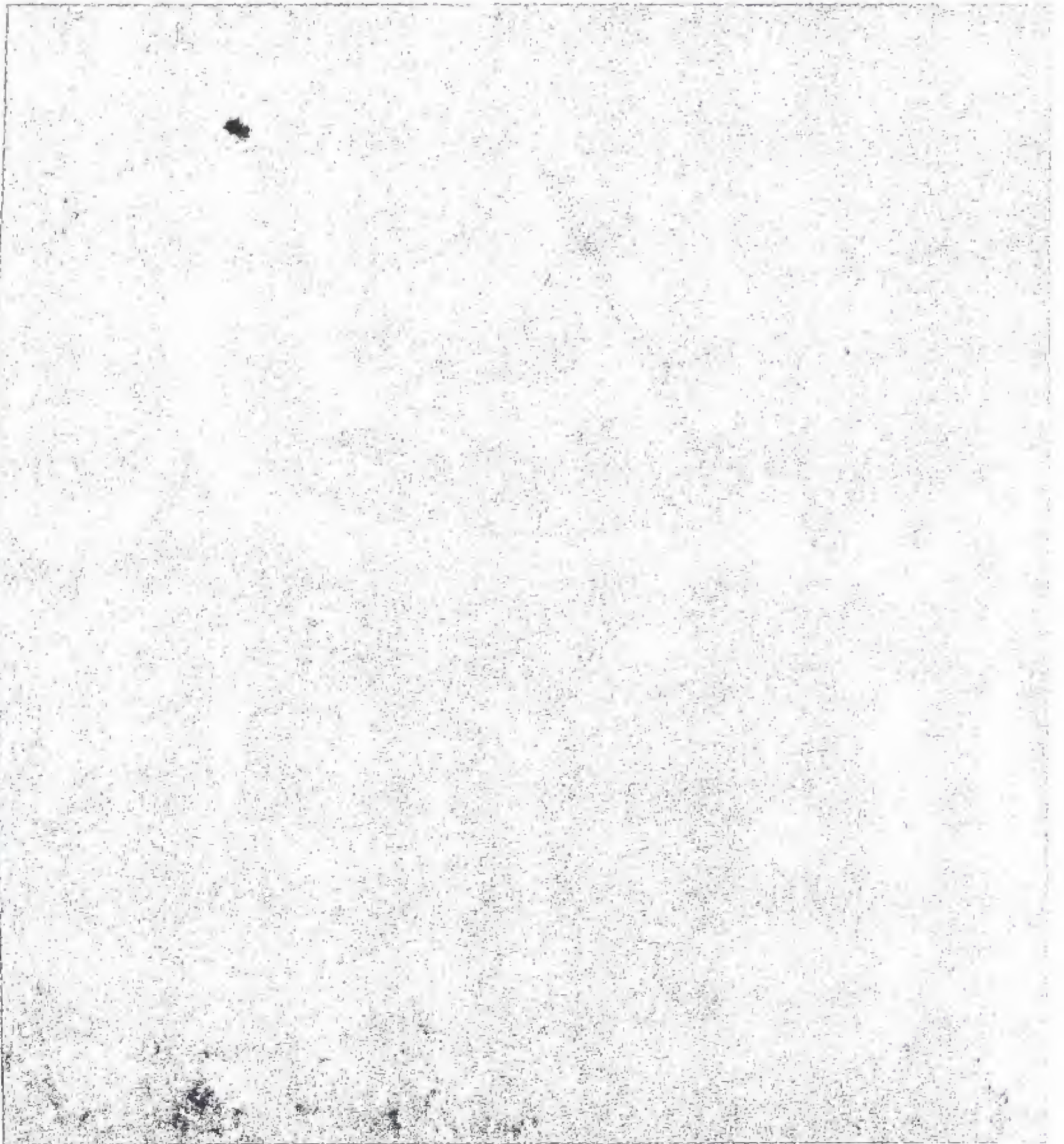
جو اسرات کی رتیاں یہ نیگنوں کے دو قسم کے ہوتے ہیں (۱) سنگ حدید
 (۲) حدید چینی۔ ان دونوں نیگنوں کی پہچان اور شناخت کے متعلق جو اسرات
 سے تعلق رکھنے والی کتابوں میں جو بتایا گیا ہے کہ وہ یہ کہ جب مقناطیس کو ان
 دونوں نیگنوں کے نزدیک لایا جاتا ہے تو سنگ حدید فوراً مقناطیس سے
 چمٹ جاتا ہے۔ لیکن حدید چینی پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔
 آپ کو ان دونوں نیگنوں کی ایک ایسی پہچان بنانا ہوں جو سوائے اس
 کتاب کے آپ کو کسی اور کتاب میں نہیں ملے گی۔

امیر المومنین حضرت علی ابن ابیطالب علیہ السلام نے ارشاد فرمایا تھا
 کہ دشمنوں کے سر سے پھنے کئے حدید چینی کی انگوٹھی پہنو۔ آپ ﷺ اس
 اس ارشاد کی روشنی میں اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر عرض کر رہا ہوں کہ آپ ان دونوں
 نیگنوں کو کسی پتھر یا رگ مار پر گرڈیں تو آپ خود دیکھیں گے کہ اس جگہ پر جہاں
 یہ پتھر گرے گا وہ مختلف رنگ کے نشانات ہو گئے ہیں۔ ایک جگہ سفید مائل
 اور دوسری جگہ سرخی مائل جس جگہ سنگ حدید گرے گا وہاں پر سفیدی مائل
 نشان تھا اور جس جگہ حدید چینی کو گرڈا تھا وہاں پر سرخی مائل نشان ہے۔
 آپ نے دیکھا یہ سرخی اس بات کی نشان دہی کر رہی ہے کہ دشمن کا خون
 چوسنی ہے۔



نایاب تحفہ

غالب کے خط کا ایک یادگار نقشہ



مولا علی کا قدم مبارک کا پتھر

حیدرآباد سندھ میں اسٹیشن کے قریب ایک بہت مشہور عبارت گاہ مولا قدم کے نام سے مشہور ہے۔ اس زیارت گاہ پر ہر وقت ہزاروں عاشقان مولا علیؑ کا اثر دہا رہتا ہے جو اپنی مرادیں اس پتھر کے پاس آکر مانگتے ہیں جو پوری ہوتی ہیں۔ اس زیارت گاہ میں جو پتھر نصب ہے اس پر مولا علیؑ کے قدم مبارک کے نشانات ہیں جس کی تاریخ کے متعلق جناب محمد وسیم خاں نے اپنے مضمون ”نامور سندھی حکمران میر کرم علی تاپیر“ میں تحریر کیا جو اخبار جنگ مورخہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۹۱ء کو شائع ہوا۔

میر کرم علی خان تاپیر نے ایران کے بادشاہ کو حضرت علی علیہ السلام کا دستخط شدہ قرآن شریف شہد میں رکھنے کے لئے تحفے کے طور پر بھیجا جس کے جواب میں ایران کے بادشاہ نے علی قلی خان نے اپنے ایلچی شاہ اسماعیل کے ہاتھ میر صاحب کو قدم حضرت علیؑ دو ایرانی شاہیں شامنامہ فردوسی دو یاغ سزائی قرآن ہار اور ایک تلوار تحفے کے طور پر بھیجی۔ میر صاحب نے قدموں والا پتھر تلے اور شاہی مسجد کے قریب ایک کمرہ بنوا کر رکھا جسکی زیارت وہ ہر نماز کے بعد کرتے اور عید نوروز اور عید غدیر کے دن ہر خاص و عام کو زیارت کی اجازت ملتی تھی ان دونوں دنوں میں نذر و نیاز بڑے پیمانے پر ہوتی تھی۔ میر مرحوم نصیر تاپیر آفری ناہار سندھو نے رعایا کی استدعا پر امام بارگاہ مادر پڑ کے قریب جوار میں چھوٹی مسجد اور مزار تعمیر کرایا اور وہ پتھر وہاں رکھا گیا جہاں آج بھی عقیدتمند زیارت کے لئے آتے ہیں۔ میر حسن علی خان تاپیر بھی ہر سال ۱۲ رمضان کو نذر و نیاز کر دیا کرتے تھے پندرہ برس کی حکومت کے بعد ۱۲ جوار کی نشانی

۱۲۴۴ء کو انھوں نے اس نمائے فانی سے کوچ کیا۔ ان کا مقبرہ حیدرآباد میں ہے۔
میر کرم علی خان
بچن حضرت نبی کریم ﷺ کو دربار میں کرم علی العظیم

دعا کس طرح مانگی جیسے

رب جلیل کی بارگاہ میں منہ پھیل طریقے نماز اور وظائف کے بعد دعا کیجئے انشاء اللہ ضرور قبول ہوگی کیونکہ ہم جن ہستیوں کا واسطہ دے رہے ہیں ان ہی ہستیوں کے لئے خالقِ دو عالم نے کائناتِ خلق کی ہے۔ اور جب ان ہستیوں کا نام بندہ مجبور کی زبان پر آتا ہے تو خالقِ حقیقی خوش ہوتا ہے اور زبان سے نکلی ہوئی دعا کو مستجاب کرتا ہے۔

طریقہ :- نماز اور وظائف ختم کرنے کے بعد دس مرتبہ محمد و آل محمد علیہ السلام پر درود پڑھے پھر دس مرتبہ یا رب العالمین پھر دس مرتبہ یا ذا الجلال والاكرام پھر دس مرتبہ یا قاضی الحاجات۔ پھر دس مرتبہ یا ارحم الراحمین۔ پھر دس مرتبہ یا حی یا قیوم پھر دس مرتبہ یا ستیدی یا اللہ پھر دس مرتبہ بحق محمد پھر دس مرتبہ بحق علی پھر دس مرتبہ بحق فاطمہ۔ پھر دس مرتبہ بحق علی بن الحسین۔ پھر دس مرتبہ بحق الحسن پھر دس مرتبہ بحق الحسین پھر دس مرتبہ بحق محمد بن علی۔ پھر دس مرتبہ بحق جعفر بن محمد۔ پھر دس مرتبہ بحق موسیٰ بن جعفر۔ پھر دس مرتبہ بحق علی بن موسیٰ۔ پھر دس مرتبہ بحق محمد بن علی۔ پھر دس مرتبہ بحق علی بن محمد۔ پھر دس مرتبہ بحق الحسن بن علی۔ پھر دس مرتبہ بحق الحجة ۲ (الحجة) پھر دعا کریں۔

یہ کامیاب ترین طریقہ ہے۔ اس کے پڑھنے میں دیر نہ ہوگی لیکن دعا قبول ضرور ہوگی۔ انشاء اللہ



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کا کامیاب عمل

مومنین کرام کے استفادہ کے لئے والد محترم محمد عسکری خان مرحوم کا
بتایا ہوا عمل تحریر کیا ہوا ہے جو بہت فائدہ مند ہے جس سے انھوں نے اپنی
زندگی میں کافی فائدہ اٹھایا تھا۔ اور اب میں اٹھا رہا ہوں۔
طریقہ عمل ہر روز تقریباً ۴۰ دن ایک جگہ مسلسل بعد نماز عشاء محمد وآل
محمد علیہ السلام پر ۱۳۰ مرتبہ درود پڑھنے کے بعد سات سو $\frac{۷۸۶}{۸۶}$
مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کی تلاوت کرتے ہوئے قلب کے ساتھ اچھے اثرات
اور رزق میں فراوانی پائے گا۔ نقش کی زیارت ضرور کرے۔

محمد و آل محمد علیہم السلام پر درود کا کامیاب عمل اللّٰهُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

یہ بہت ہی کامیاب اور آرزو مند عمل ہے جس کو سرکار مولانا مصطفیٰ
حبیب صاحب جو پسر والد محترم حجۃ الاسلام علامہ طالب جوہری صاحب مجھ کو بتایا تھا
طریقہ عمل جب کسی کو کوئی حاجت درپیش ہو تو کسی بھی وقت قربت الی اللہ
دور کعت نماز مثل نماز صبح پڑھ کر اس کا ثواب ام البنین رحمۃ اللہ علیہا حضرت
عباس علیہ السلام کو یہ کہہ کر دعا مانگے انشاء اللہ دعا قبول ہوگی اس کے ساتھ ایک منت
مانے کہ بی بی میری حاجت پوری ہو جائیگی تو اے بیچ درود کی پڑھ کر اپنی خدمت میں نذر کر دینا
منت پوری ہونے پر تھوڑے سے دودھ پر خباب سیکھنے کی نیاز دلا پھر کہے نیکی جو ابھی درود کی تلاوت
کہے اس کا ثواب امام زمانہ کے توسط سے خباب ام البنین کی خدمت میں نذر کرتا ہوں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

زمرہ / پتہ

یہ نگینہ اپنی رنگت اور چمک دمک کی وجہ سے حضرت امام حسن علیہ السلام کی
تسبیح قیاس سے منسوب کیا جاتا ہے

اس قیمتی نگینہ کو اردو اور پنجابی زبان میں پتہ فارسی میں زمرہ ہندی میں مرکت اور
سنسکرت میں اشم گرہ۔ عربی میں حجر الحیا اور انگریزی میں ایمرلڈ جیسے اسمائے گرامی سے
یاد کیا جاتا ہے۔ اس نگینہ کا مزاج سرد اور خشک ہے۔ ساتھ ساتھ بہت حیا دار ہے
وعدہ خلافی کرنے والے شخص کی انگلیوں میں اگر اس نگینہ کی انگشتی ہو تو یہ نگینہ
اپنا رنگ تبدیل کر لیتا ہے۔ اپنی آب و تاب۔ چمک دمک کی وجہ سے اپنا ثانی نہیں رکھتا
دنیا میں تمام سبز رنگ کے پتھر اور نگینوں میں ممتاز اور اعلیٰ ہے۔ یہ نگینہ بلور کی طرح صاف
شفاف اور چمکدار جو خوبصورتی۔ شان اور شوکت کے لئے پہنا جاتا ہے۔ یہ نگینہ انگشتی
میں لگا دیکھنے سے نظروں کو فرحت پہنچاتا ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کا
رنگ سبز تھا۔ آپ کے روضہ کی جالی کا رنگ بھی سبز ہے آپ کو "سبز گنبد" کے نام سے
بھی یاد کیا جاتا ہے۔ یہ نگینہ اپنے پہننے والے کو دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھتا ہے۔
اور فتح و کامرانی عطا کرتا ہے۔ علم مبارک حضرت عباس علیہ السلام کے کپڑے کا رنگ
بھی سبز ہوتا ہے

رنگت :- اس پتھر کی رنگت سبز ہے جو طوطے کے پروں کے رنگ سے مطابقت یا تازہ
گھاس جو سبز رنگ کی ہوتی ہے اس سے مشابہت رکھتا ہے بعض زمرہ سنہری اور نیلے رنگ
کے بھی ہوتے ہیں۔

اس نیگنہ میں مندرجہ ذیل اجزاء موجود ہوتے ہیں جنکی اجزائے
کیمیائی اجزاء :- ترکیبی کچھ اس طرح ہے۔

۱۔ سیریلیم۔ ۱۲.۱ فیصد (۱۲) الیمینیا۔ ۱۹ فیصد (۱۳) سیلیکا ۶۶.۹ فیصد (۴) (۱۴) (۱۵)
 بہت معمولی مقدار۔ کرم ہی ایسا مرکب ہے جسکی وجہ سے اس نیگنہ کارنگ سبز ہوتا ہے۔
 ساخت۔ سخت۔ سختی ۷.۵ (درجے) (وزن مخصوص) ۲.۶ (درجہ) (قوت انوکاس ۱۰۸۵ (درجہ)
 اس نیگنہ کی بہت سی قسمیں ہیں مگر مشہور ترین چند ہیں۔ اس کے علاوہ جوہری حضرات
 افسانے بھی الگ اس نیگنہ کی چھ قسمیں بتائی ہیں۔

۱۔ ریجانی یہ گل ریجانی کی طرح سبز رنگ کا ہوتا ہے ۲۔ زنجاری یہ سہری قرچ کی طرح سبز رنگ کا
 ہوتا ہے۔ ۳۔ صابونی یہ سفیدی مائل سبز رنگ کا ہوتا ہے ۴۔ کاہی یہ سیاہی مائل سبز رنگ کا ہوتا ہے
 ۵۔ دہانی یہ زردی مائل سبز رنگ کا ہوتا ہے ۶۔ سعیدی یہ پتھر مصر میں پورٹ سعید کے پاس پیدا ہوتا ہے
 اس لئے سعیدی کے نام سے مشہور ہے ۷۔ ڈبی یہ سنہری مائل سبز رنگ کا ہوتا ہے۔

جوہری والی قسمیں :- (۱) برانا ۲۔ مرگیا ۳۔ توڑیکا ۴۔ پیالیکا (۵) تیا ۶۔ مہاجی
 عجیب اور قیمتی پتھر سونے کی وجہ سے خریدتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھا جاتا
 ہے کہ اس میں دھبہ، داغ، شکاف اور کلفہ نہ ہونا چاہیے جوہری حضرات اس کے چھ عجیب
 گنتے ہیں (۱) چیر یعنی شکاف ۲۔ ریکھا یعنی خط ۳۔ ابر یعنی دھوئیں کا سیاہ ۴۔ گانجا یعنی خراب
 آبار ۵۔ یعنی قدرتی عجیب جوہر کا کبکی صنعت سے چھپا ہوا ہو ۶۔ ڈائنا یعنی مکرئی کے حال
 کی طرح سطح پر داغوں کا ہونا لہذا عمدہ بے شکاف، خوشنما اور صاف گہا ہی رنگ کا زمر و نہایت نادر
 اور قیمتی ہوتا ہے۔

شناخت :- اصلی زمر کی شناخت اسکی سختی، وزن مخصوص، قوت انوکاس اور بناٹ
 کی رو سے کی جاتی ہے۔ اس نیگنہ کا حجم اس کے وزن کے لحاظ سے ہلکا ہوتا ہے۔ رات اور دن
 میں دیکھنے میں یکساں نظر آتا ہے اس پتھر پر کسی تیزاب کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اگر **ULTRA**
 کے ٹیمپ میں اس نیگنہ کو دیکھا جائے تو اس کارنگ نہیں بدے گا **VIOLET RAY**

لصورت نقلی ہونے کے یہ لال رنگ کا نظر آنے لگے گا۔ اس کا دیگر شناخت یہ ہے کہ اس کا قطر
میں دیکھا جائے تو اصلی نگینہ رنگ نہیں بدے گا۔ اصلی اور اچھا زمرد طوطے کے پروں کے رنگ
کے مثل ہوتا ہے۔ لم سے اصلی زمرد میں سوراج کیا جاسکتا ہے۔ کوئی تیراب اس پر اثر
نہیں کرتا۔

طبی خواص: زمرد اگر انگشتی میں نگینہ کے طور پر پہنا جائے یا بطور دوائی کشتہ کی
شکل میں استعمال کیا جائے تو یہ معذ کو استقلال دیتا ہے۔ نبض کی حرکت کو تیز کرتا ہے
روح کو تقویت دیتا ہے دل مغز کے لئے مقوی ہے۔ خزام۔ استفراغ۔ اجزائے خون۔ زہر
ڈنگ۔ بے حد پیاس کی شکایات۔ جگر کی خرابی۔ تشنج۔ صرع جیسے مرض کے لئے تریاق ہے
زمرد کا کشتہ نا سوز پریلیں تو جلد اچھا ہو جاتا ہے۔ مرض کھانسی میں فائدہ بخش ہے دمہ کو دور
کرتا ہے گلے میں پہننے سے عارضہ مری کے لئے مفید ہے۔ اگر کسی کو سانس ڈس جائے یا زہر
کھا لیا جائے تو اس کا کشتہ تریاق کا کام کرتا ہے۔ خوراک دس چاول کے برابر۔ ذیابیطس
کی شکایت والوں کو یہ نگینہ پہنا چاہیئے۔ پیشاب کی زیادتی کو اعتدال پر لاتا ہے۔ مٹانے کو قوی کرتا
ہے۔ جہاں اس کا کشتہ جگر کو قوت دینے اور مرض ذیابیطس میں استعمال کرتے ہیں زمرد
کا کشتہ تجربہ کار حکماء کے مشورہ سے استعمال کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ زہر کی بھی خاصیت رکھتا ہے
جس کا غلط استعمال نقصان کا باعث بھی ہو سکتا ہے۔ اس کا مسہ آنکھوں کی روشنی بڑھاتا
ہے۔ عورتوں کے مرض افتراق الرحم میں اکیر ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ زمرد دافع عسر البول ہے برائے
زمانے میں اس کو وضع حمل میں آسانی کے لئے عورتوں کی ران پر باندھتے تھے۔ یا اس کا لاکٹ گلے میں پہنتے
تھے۔ مزاج سرد اور خشک ہے اسلئے یہ طبی طور پر پتھری کو تیز کرتا ہے۔

سحری خواص: عموماً غصہ کو اس نگینہ کی انگشتی دور کرتی ہے۔ مزاج میں خوشی۔ محبت اور
وفاداری پیدا کرتا ہے انگشتی میں لگے ہوئے نگینہ کو روز دیکھنے سے بھارت
بڑھتی ہے۔ دشمن کے دلوں پر رعب پڑتا ہے۔ اگر عورت پہنے تو اسے حقیقی محبت ملتی ہے مرد پہنے تو

تو بڑی کی محبت نصیب ہوتی ہے۔

امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ اس کے پینے والے کو ڈرو انے خواب پریشان نہیں کرتے۔ نیند میں آرام سے سوتے ہیں۔
امام مہدی علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ ہر مشکل کو اپنے پینے والے سے دور کرتا ہے۔ امام حسن علیہ السلام کی سبقتا سے بھی منسوب کیا گیا ہے۔ حضرت عباس علمدار کے علم کے کپڑے کا رنگ بھی سبز دکھایا جاتا ہے۔ دوشیزہ کی پاکیزگی کی علامت ہے۔ اگر لڑکی میں پاکیزگی بیدل عصمت نہ رہے تو اس میں چھید ہو جاتا ہے۔ یہ ننگینہ غالب اثرات کا حامل ہے۔ دشمن کو زیر کرتا ہے اپنے پینے والے کی ہیبت مخافتوں پر طاری کرتا ہے زمر دعوت اور عصمت کا نشان سمجھا جاتا ہے۔ زمر کی انگشتری پینے والے کو کھانے میں زہر دیا جائے تو فوراً ظاہر ہو جاتا ہے۔ اس کے چہرے پر پینے کے فطرے نمودار ہو جاتے ہیں۔
زمر پینے والے پاکدامنی کو ہاتھ سے کھو دیتا ہے تو اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔ زمر اپنے پینے والے کی کسی بیماری یا بُرے سائے کو دور نہ کر سکے تو یہ ننگینہ انگشتری میں کانپنے لگتا ہے۔ یہ ننگینہ شہرت اور نام و نمود بخشتا ہے۔ اگر یہ اپنے پینے والے کو فائدہ نہ دے تو نقصان بھی نہیں پہنچتا ہے۔ یہ پتھر اپنے سحری خواص کی وجہ سے اگر فائدہ نہ دے تو نقصان بھی نہیں دیتا۔

تاریخی واقعہ

تاریخ سے بھی واضح ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مژدنے آگ میں ڈالنا چاہا تو پروردگار نے حضرت جبریل علیہ السلام کی معرفت ایک انگشتری ارسال کی تھی جو زمر کی تھی اور اس ننگینہ پر مندرجہ ذیل نقش تحریر تھے۔

”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وَنُصِرَ
أَمْرِي إِلَى اللَّهِ اسْرُدْ ظَهْرِي إِلَى اللَّهِ حَسْبِيَ اللَّهُ“ حضرت ابراہیم نے انگشتری کو پہنا دیسے ہی ساری آگ آپ کے لئے گھزار بن گئی اور مصیبت سے فوراً نجات مل گئی۔

پہننے والے کو عقلمند بناتا ہے۔ مرض طاعون سے محفوظ کرتا ہے۔ زمرہ کی انگشتی سیر و تفریح کے طور پر انسانی مزاج میں خوشی اور بشارتی پیدا کرتا ہے۔ جسم سے ریشہ کو ختم کرتا ہے وعدہ خلافی کرنے والے شخص کے ہاتھ میں اگر اس نگینہ کی انگشتی ہو تو یہ نگینہ اپنا رنگ تبدیل کر دیتا ہے۔ یہ نگینہ اپنے پہننے والے کے بُرے اثرات کو ختم کر دیتا ہے۔

گائے کے دودھ سے اس نگینہ کی صفائی کی جاتی ہے جو اس سے رنگ کو نکھار دیتا ہے۔ زمرہ ایک ایسا پتھر ہے اگر محبوب محبوبہ تبادلہ کر کے پہنیں تو دونوں میں محبت کا بے پناہ اضافہ ہو جاتا ہے۔

زمرہ کے چند متبرک نقوش

ان نقوش کو نگینہ پر کندہ کر کے پہننے جائیں تو باعث خیر و برکت اور خوشی پیدا کرتے ہیں۔

۱۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ

۲۔ یا علی ادرکنی (۱۳) یا قالم آل محمد ادرکنی

۳۔ یا الملک اللہ الواحد القہار (۱۵) محمد رسول اللہ یا الہ الحق البین

علم خف کی رو سے اس نگینہ پر نقش کندہ کر کے پہننے سے مقاصد میں کامیابی اور کامرانی ہوتی ہے۔

نگینہ کا انتخاب کیوں کریں۔

ثور۔ سلطان اور حوت سے تعلق رکھنے والے افراد کے لئے یہ سودمند ثابت ہوتا ہے مزاج

اور یونیس ستارہ کے افراد سے پہننے سے بااثر شخصیت بن جاتے ہیں معاش کی شکایات دور ہو جاتی ہیں

زمرہ کا ستارہ مشتری ہے۔ برج قوس اور حوت ہیں۔ جن کے یہ برج ہوں انکو یہ نگینہ اس آقا

ہے جن حضرات کا ستارہ مشتری اپنے زائچہ میں کمزور ہو جائے انکو زمرہ پہننا چاہیئے۔

علم اہم کی روشنی میں یہ جن حضرات کو اپنا برج اور ستارہ کا علم نہ ہو اور ان کے نام کے شروع

سے الفاظ دی۔ دو۔ دا۔ یو۔ ف۔ فی۔ پھے اور پھا ہوں تو یہ نیکٹا انکور اس آئے گا۔
یونانی حساب کی روشنی میں :- مئی کے مہینے میں پیدا ہونے والے حضرات کا یہ نیکٹہ برتھ
اسٹون ہے۔

علم الاعداد کی روشنی میں :- جن حضرات کے نام کے اعداد یا تاریخ پیدائش کے اعداد "۳" ہوں یہ
نیکٹہ انکور اس آئے گا۔

دنیا کے مشہور معروف زمرہ نواب رام پور کے امام باڑے میں زمرہ کے بڑے بڑے کئی
عد علم مبارک نصب ہیں۔ ۱۲۱ ایک پیالہ جو سترہ انچ چوڑا تھا وہ مغل شہنشاہ شاہجہاں کے
پاس تھا۔ اس پیالے پر بہترین نقش و نگار بنے ہوئے تھے۔ یہ پیکالہ آج کل لندن کے عجائب گھر میں موجود ہے
۳۔ دہلی کے لال قلعہ میں آج بھی زمرہ کی پلٹیں رکھی ہیں جس میں بادشاہ کھانا کھاتے تھے۔ اگر کھانے
میں زہر ملا ہوا ہوتا تو یہ پلٹیں ٹوٹ جاتیں۔

کواکب یعنی سیارگان کا شرف و عروج و مہبوط و زوال علم فلکیات کی روشنی میں۔

نیکٹوں اور قیمتی پتھر کی دنیا سے تعلق رکھنے والوں کو شرف و مہبوط
کھانا ضروری ہے۔ اگر انسان کو شرف اور مہبوط کا علم نہ ہوگا تو وہ اس
قیمتی نیکٹوں سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتا
علم فلکیات کی روشنی میں کواکب (سیارگان) کی دنیا میں "لفظ"

تشریف کا معنی بزرگی و عروج کے ہیں۔ ہر سیارہ کو مخصوص درجوں میں کسی خاص
بنج میں شرف (عروج) حاصل ہوتا ہے۔

شرف سعد نیک اور اچھا ہوتا ہے برجوں میں اس سیارہ کو اعلیٰ
درجہ کی قوت اور عروج اس دوران نصیب ہوتا ہے۔ برج شرف میں جب
وہ سیارہ اپنے نقطہ عروج پر پہنچتا ہے تو اس کو کمال سعادت
ترقی، سرفرازی، عزت، حصول جاہ و جلال اور مال و دولت حاصل ہوتی
ہے۔ دیگر الفاظ میں اگر نگینہ میں اس کے متعلق ستارہ کے مطابق یعنی
وقت مقررہ پر انگریزی میں لگا کر بین لیا جائے تو باعث برکت ہوتا ہے
اور اس انگریزی کا نگینہ اس آتا ہے۔

ماسرین علم فلکیات کے مطابق شمس (کواکب) حالت شرف میں
پورے سال کے دوران ایک مرتبہ آتا ہے۔ اس کا عروج کا وقت ہوتا ہے
نگینہ پہنچنے والے کے لئے یہ وقت بڑی خیر و برکت کا ہوتا ہے۔

(۱) قمر (کواکب) ہر ماہ شرف (عروج) پر آتا ہے۔

(۲) سیارہ عطارد اور سیارہ زہرہ بھی قمر کی طرح ہر ماہ شرف (عروج) پر آتا ہے۔

(۳) مریخ سیارہ ڈھائی سال میں ایک بار برج شرف میں آتا ہے۔

(۴) مشتری بارہ سال میں صرف ایک بار برج شرف میں آتا ہے۔

(۵) زحل سیارہ ۲ سال میں ایک بار برج شرف میں آتا ہے۔

(۶) جو ستارہ جس برج میں شرف پاتا ہے وہ سیارہ اس ہی برج کے ساتویں
گھر میں مہوٹ یا زوال پر پرتا ہے۔

لفظِ مہبوط کے معنی زوال۔ گرنے۔ اترنے یعنی پریشانی میں گرفتار
 ہونے کے ہیں۔ حالتِ مہبوط (زوال) میں سیارہ اپنی تمام اچھی قوتیں
 کھو بیٹھا ہے۔ لہذا جب نیچے کا اصلی حاکم سیارہ حالتِ مہبوط میں
 میں ہو تو بنائیکمہ انسان کو اپنی انگشتی میں پس پینا چاہیے۔

جدول میں کوکب (سیارگان) کے شرف (عروج) مہبوط

(زوال) کے خاص درجات جو آپ کی رہنمائی کے لئے کافی ہیں

کوکب (سیار) کے شرف (عروج) کا وقت			کوکب (سیار) کے مہبوط (زوال) کا وقت		
کوکب (سیارہ)	بروج	درجہ	کوکب (سیارہ)	بروج	درجہ
شمس	حمل	۱۹	شمس	میزان	۱۹
قمر	ثور	۳	قمر	عقرب	۳
مرئح	جدی	۲۸	مرئح	سرطان	۲۸
عطارد	سنبلہ	۲۵	عطارد	حوت	۲۵
مشتری	سرطان	۱۵	مشتری	جدی	۱۵
زہرہ	حوت	۲۷	زہرہ	سنبلہ	۲۷
زحل	میزان	۲۱	زحل	حمل	۲۱

موتی

تعریف: سمندر کی تہوں میں صدف (سپیوں) کے اندر بننے والا جسے دوسرے پتھروں کی طرح تراشا نہیں جاسکتا بلکہ قدرتی تراش خراش اور بے دانغ اور چکدار ہوتا ہے اسے بالمش بھی نہیں کیا جاتا۔ حجم میں دال کے دانے سے لے کر چڑیا کے انڈے کے برابر اس نیگینہ کو مروارید بنسکرت اور منہدی میں موکتا۔ انگریزی میں پریل۔ عربی میں لؤلؤ اور اردو میں موتی کہتے ہیں۔ موتی کے متعلق ایک حکایت یہ بھی ہے کہ ابرنسیاں (بارش کا قطرہ) صرف اپنے اندر سمو کر سمندر کی تہ میں بیٹھ جاتی ہے اور بعد میں یہی قطرہ باقطرے موتی بن جاتے ہیں۔ یہ ایک بے ضرر نیگینہ ہے۔ زائچہ کے مطابق نہ بھی ہو تو نقصان نہیں پہنچاتا۔

یکیمیائی اجزاء اور: کروم، کیکسائٹ، کیلشیم، کاربونیٹ اور سیلیکا۔

اقسام: موتی بے شمار رنگوں میں پایا جاتا ہے سب سے زیادہ چکدار موتی کو در شہوار کہتے ہیں۔ گلابی رنگ کا موتی بڑا قیمتی اور نایاب ہوتا ہے۔ موتی کی قیمت اس کی چمک دمک سے ہوتی ہے۔ بعض موتی ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنی قدرتی تراش خراش اور چمک دمک میں ہیروں کو بھی مانند کر دیتے ہیں۔ ایسے موتیوں کی قیمت ہیرے سے بھی زیادہ ہوتی ہے جو ہر شہناسوں نے موتی کو کئی قسموں میں تقسیم کیا ہے جو کہ درج ذیل ہیں۔ کچھ موتی تو اپنی رنگت کی وجہ سے پہچانے جاتے ہیں مثلاً

سرمئی موتی۔ دودھیا موتی۔ سبز موتی۔ گلابی موتی۔ زردی مائل موتی اور کچھ موتی

اپنے علائقوں کی مناسبت سے مشہور ہیں۔ مثلاً

(بحر نیہ موتی) اس کے علاوہ (بحرین کے سمندروں سے) ہر مزید (ہر مزے) عمانی (عمان) سے اس کے علاوہ موتیوں کی اقسام اس طرح ہے۔

۱۔ بام کھاری : سبزی مائل رنگت

۲۔ میانی : گہرا سیاہی مائل

۳۔ چوننا کھاری : سرخی مائل

۴۔ کاسیل : سفید رنگت

۵۔ سنعگی : زردی مائل

۶۔ ٹنگھری : نیلی رنگت

۷۔ صراحی دار : صراحی کی شکل والا

۸۔ بیضوی : انڈے کی شکل والا

۹۔ موتی چور یا یوربی : دال کے دانے کے برابر موتی

۱۰۔ گپ : زرد رنگ

۱۱۔ پتھر بن : سیٹی رنگ

موتی چونکہ قدرتی تراشا ہوا ہوتا ہے اسلئے ساخت کے لحاظ سے اسکی روئیں ہیں

۱۔ ناسفتہ : وہ موتی جس میں کوئی سوراخ نہ ہو اور نہ چھدا ہوا ہو۔

۲۔ جو چھدے (یا) وڈ : وہ موتی جو سوراخ والا ہو اور نہ ہی چھدا ہوا ہو۔

اس کے علاوہ بھی موتیوں کی کچھ پہچان ہیں جیسے نام جو ہر شناسوں نے کچھ یوں رکھے ہیں۔

۱۔ کموریہ : بڑے حجم کا موتی

۲۔ کراتک : بہت زیادہ چمکدار

۳۔ گھڑت : بغیر حمیک کا موتی

۴۔ ہسربا : چھوٹے سوراخ والا موتی

۵۔ پھڑکن : چھوٹے بڑے سوراخ والا موتی

۶۔ گورج : جس موتی کے اوپر سوراخ ہو۔

۷۔ سورج : جس موتی کے نیچے سوراخ ہو۔

شماخت : ہائیڈروکلورک ایسڈ میں حل ہو جاتا ہے۔ سمندری پانی سے صاف کرنے سے اس کا سوراخ بڑا ہو جاتا ہے۔ بدبو۔ دھواں، چربی اور پسینے سے اس کی رنگت تبدیل ہو جاتی ہے۔

خصوصیات : نیکی اور پارسائی کی طرف مائل کرتا ہے زمین پریشانی کا خاتمہ کرتا ہے۔ زمان پر رہے بڑے اور ڈراؤنے خوابوں سے بچاتا ہے۔ ازدواجی زندگی کی خوشحالی اور کامیابی کا ضامن ہے۔ حسن کی افزائش بڑھاتا ہے جہاں یاتی ذوق کو تسکین پہنچاتا ہے ڈبلا ہے۔ طبی خصوصیات : سفا دل سے بچاتا ہے بخونے بخونی دست، صفر اور اسہال میں مفید ہے۔ بواسیر جگر کے امراض کو آرام پہنچاتا ہے۔ تازہ اور صاف خون پیدا کرتا ہے دوران خون کو درست کرتا ہے۔ سیلانِ ارحم جریبان خون کے لئے اکسیر ہے۔ جریان اور اضمحلام کو روکتا ہے۔ کبیشم کی کمی کو پورا کرتا ہے۔ اس کا سرمہ بینائی کو تیز کرتا ہے۔

۱۔ قرآن کریم میں موتی اور مرجان کو خداوند کریم نے اپنی خاص نعمت قرار دیا ہے۔

۲۔ موتی کا ہار اور مرجان کی انگشتری پہننے والی لڑکیوں کی جلد شادی ہوتی ہے۔

۳۔ جس طرح بچہ شکم مادر میں پرورش پاتا ہے بالکل اسی طرح صدف کے اندر موتی پرورش پاتا ہے دغم حسین میں آنکھوں سے گرنے والے آنسو قیامت میں موتی بن جائیں گے۔

(۵) فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا گھر جنت میں موتیوں کا ہو گا۔ (صحیح بخاری)

(۶) اصلی موتی جاوڑوٹا اور زاپاک خیالات سے انسان کو بچاتا ہے۔

۷۔ میاں بیوی میں اگر جھگڑا ہوتا ہو تو عورت کو موتی کی انگشتری استعمال کرنے سے مزاج میں محبت اور خوشی جنم لیتی ہے۔

موتی کا کشتہ اکثہ مر وارید ۴۰ دن سے کم عمر کے بچے کو کھلانے سے خسرو اور چمکے ہمیشہ کے لئے نجات مل جاتی ہے۔ یہ کشتہ اعضائے رئیسہ کی بیماریوں اور کمزوریوں پر فایدا پہنچاتا ہے مقوی دل و دماغ و معدہ اور جگر ہے۔

موافق ستارہ : قمر زائچہ پیدائش میں کمزور اشخاص کے لئے راس ہے۔

برج سرطان : نام کے ابتدائی حروف : ڈا۔ ڈی۔ دو۔ سی۔ ہو۔ ہی خوش قسمتی کا عدد : نام یا تارخ پیدائش کی رو سے ۳ یا ۷ ہو تو راس ہے۔
برج کشتون : ماہ جون اور جولائی میں پیدا ہونے والوں کا برج کشتون ہے۔

برج سرطان کا تعارف :

علامتی نشان : کیسکڑا

حاکم سیارہ : قمر

عنصر : آگ

خوش قسمتی کا عدد ۲ اور ۷

موافق رنگ : سبز اور زرد

بیماریاں : نظام ہضم اور معدہ کی بیماریاں گیس اور سانس کی بیماریاں۔ جلدی بیماریاں گردہ اور گھٹنوں کے درد۔

دوست بہترین : عقرب اور حوت

بہتر : ثور۔ جونا۔ اسد۔ سنبلہ

غیر یقینی - میزان - حمل - جدی

غیر جانبدار : قوس دلو

موزوں پیشے : طب مصوری - فنون لطیفہ - سیاحت اور تجارت - درس و تدریس
تاریخ دان - نوادرت سماجی بہبود اور اصلاح دیمہ
نارنجی پس منظر : شہنشاہ ایران کے تخت طاؤس میں تیس ہزار کے قریب پتے
اور نایاب موتی جڑے ہوئے تھے۔

۲۔ ۱۷۸۰ قیراط کا ایک موتی شہنشاہ فرانس کنگ لوئی کے پاس تھا موتی کا نام لاری جمپ تھا
بعد میں چین کے بادشاہ چلپ دوم کے ہاتھ لگا یہ موتی آگ میں جل کر ضائع ہو گیا
۳۔ مغل تاجدار شاہ جہاں کی تسبیح پچھے موتیوں کی تھی۔

۴۔ ۱۷۸۰ قیراط وزن کا موتی جس کا نام لارینی تھا شاہ فرانس کے تاج کا نمایاں موتی تھا
لیکن موتی چر ایسا گیا اور کوئی سراغ نہ مل سکا۔

موتی سیلون - جاپان - سویڈن - فن لینڈ - جاوا - سماٹرا - امریکہ - آسٹریلیا -
بورنیو اور زہر پانا مہ سے نکالے جاتے ہیں عمان بحرین کے سمندروں اور انہ کے
باسفورس سے نکالے جاتے ہیں - باسفورس سے نکالے جانے والے موتی سب سے
اچھے ہوتے ہیں - بھارت کے پنج بنگال میں بھی موتی وافر مقدار میں پائے جاتے ہیں -
نواب واجد علی شاہ جان عالم تاجدار اودھ کے دور میں موتی کا چونام پان میں استعمال کیا
جاتا تھا۔

ما سکو کے عجائب گھر میں پکرنیہ نامی موتی دنیا کے بہترین موتیوں میں شمار ہوتا تھا اس کا
وزن ۱۷۸۰ قیراط ہے۔

تبرکات انبیاء

حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتی جو امام زمانہ علیہ السلام کے پاس ہے
حضرت امام مہدی حجت خدا علیہ السلام کا جبہ ظہور ہوگا تو آپ کے پاس بالعموم تمام انبیاء علیہم السلام
کے اور بالخصوص حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایسے تبرکات ہوں گے جنکی نہ کوئی قیمت لگائی جا
سکتی ہے اور نہ ہی ان کا کوئی بدل اس دنیا میں ہو سکتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ وہ کون سے تبرکات
ہوں گے۔ ان تبرکات سے مراد وہ جائیداد اور مال نہیں جو دنیا سے جانے والے اپنے وارثوں کے لئے
چھوڑ جاتے ہیں بلکہ یہ وہ مخصوص اشیاء اور نعمتیں ہیں جو سبزیٰ بالخصوص اپنے وحی کے لئے چھوڑ کر اس
دنیا سے جاتا ہے۔

چنانچہ سابقہ انبیاء کے تبرکات بنی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچے اور بنی اکرم کے بعد
یہ میراث آپ کے اوصیاء کے پاس منتقل ہوتے رہے جو امیر المومنین حضرت علی ابن طالب
علیہ السلام سے حضرت فاطمہ آل محمد امام مہدی علیہ السلام تک پہنچے ہیں۔

ان تبرکات کی وجہ سے ہمارے امام زمانہ حضرت امام مہدی علیہ السلام بیابگ دہلی اعلان
کریں گے کہ میں ہی اصلی انبیاء علیہم السلام کا وارث ہوں۔ اگر میرے علاوہ کوئی اور مدعی ہے تو وہ
انبیاء علیہم السلام ان مخصوص تبرکات میں سے کوئی ایک ہی پیش کر کے دکھائے۔

۱۔ غیبت معانی کے مطابق حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ قائم آل محمد
علیہم السلام کے پاس پرچم نبی اکرم۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کا عصا اور پتھر ہوگا۔

۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جنگ بدر میں حضرت جبریل

علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پرچم لے کر آئے۔ جسے سرکار رسالت مآب نے
 کھود پھیر لپیٹ کر حضرت علی علیہ السلام کے حوالے کر دیا۔ امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام
 نے اس پرچم کو جنگ جمل میں کھول کر لہرایا پھر لپیٹا جو آج بھی ہمارے پاس ہے اور تاقیام قائم
 علیہ السلام یوں ہی رہے گا۔ جس کو حضرت قائم آل محمد علیہ السلام وقت ظہور لہرائیں گے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتی کی خاصیت یہ تھی کہ جب آپ اس کو اپنے دست
 مبارک میں پھرتے تھے تو ہر چیز آپ کے لئے منہر ہو جاتی تھی۔ جہاں تک عصار موسیٰ اور پتھر کا تعلق
 ہے تو ان دونوں چیزوں کا تذکرہ قرآن میں موجود ہے۔ عصائے موسیٰ جنت کے درخت اس کی شاخ
 ہے جو حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ کو مدین میں داخل ہوتے وقت عطا کی تھی۔ پتھر ایک قسم
 کا پتھر ہی ہے لیکن جب اس پر عصائے موسیٰ سے ضرب لگائی جاتی تھی تو اس وقت زمین کے
 میٹھے پانی کے چشمے بھوٹنے لگتے تھے۔

۱۳۔ غیبت نعمانی کے سلسلہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے یعقوب
 ابن سعید سے فرمایا میں تجھے قائم آل محمد علیہم السلام کی وہ قمیص دکھاؤں جس کو آپ ظہور
 کے وقت پہنے ہوں گے۔ یعقوب نے عرض کی مولا ضرور دکھائیے۔ سرکار نے ایک چھوٹا سا صندूچی
 منگوایا۔ اسے کھولا۔ اس میں سے ایک کھدر نما موٹے کپڑے کی قمیص اٹھائی جس کی دائیں آیتن
 پر خون کے دھبے تھے۔ امام نے ارشاد فرمایا یہ وہ قمیص ہے جس کو جنگ جمل میں سرکار رسالت
 مآب نے زیب تن کیا تھا۔ آپ کے دندان مبارک اس جنگ میں شہید ہوئے تھے۔ یہ خون
 اس کی نشانی ہے۔ ہمارے قائم علیہ السلام کے جسم پر بوقت ظہور یہی قمیص ہوگی۔ یعقوب کہتا ہے
 کہ میں نے اس قمیص کو بوسہ دیا۔ خون کے دھبہ کو آنکھوں سے لگایا۔

۴۔ اکمال الدین کے ارشاد کے مطابق امام جعفر صادق علیہ السلام سے مفصل غمے پوچھا تم کو معلوم ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیض کیسی تھی۔ مفصل نے عرض کی مولا مجھ کو نہیں معلوم۔ امام علیہ السلام نے فرمایا۔ جب نمرود نے آگ جلائی تھی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا جانے والا تھا۔ اس وقت جبریل علیہ السلام وہ قمیض لائے تھے جسے آپ نے پہن لیا تھا جس کے نتیجے میں آپ کو اس وقت کی آگ کے کوئی نقصان دیا اور نہ ہی بعد میں شدت کی سردی آپ کو متاثر کر سکی جب آپ کا وقت وفات قریب آیا تو آپ نے اس قمیض کو کو بطور تعویذ جناب اسحق علیہ السلام کے بازو پر باندھ دی تھی۔ جناب اسحق نے دم آخر حضرت یعقوب کے بازو پر باندھ دیا اور حضرت یعقوب نے جناب یوسف علیہ السلام کے بازو پر ولادت کے بعد باندھ دیا۔ مفصل نے پھر مزید عرض کیا۔ حضور اب وہ قمیض کس کے پاس ہے۔

امام نے ارشاد فرمایا جو اس کے اہل ہیں انہی کے پاس محفوظ ہے جو بعد میں قائم آل محمد علیہم السلام کے پاس ہوگی۔ اس بات کا یقین رکھنا کہ جو کچھ تبرکات انبیاء و ماسلف کے پاس تھے وہ سب کچھ ہم آل محمد کے پاس آج بھی موجود ہیں۔

۵۔ نسبت نعمانی کے متعلق حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مزید ارشاد فرمایا کہ حجۃ خدا حضرت قائم آل محمد علیہ السلام کے ہجرت پر وقت ظہور یہی قمیض جو نبی اکرم نے جنگ احد میں زیب تن کر رکھی تھی وہ ہوگی۔ اس کے ساتھ ساتھ صحاب نامی عمامہ مکرار رسالت مآب کی زرہ اور تلوار بھی ہوگی۔

۶۔ اکمال الدین کی روایت کے مطابق حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ عصائے موسیٰ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس تھا۔ پھر جناب شعیب کے پاس آیا پھر خلیفہ موسیٰ کو پھر سرور

انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے ہم تک پہنچا جو ان بھی ہمارے پاس محفوظ ہے اور اسی طرح سرسبز ہے جس طرح روز اول اسے درخت سے کاٹا گیا تھا۔ اگر سے بلوایا جائے تو گویا جلتا ہے یہ عصا ہمارے قائم کے پاس ہوگا آپ بھی اس سے وہی کام لیں گے جو حضرت موسیٰ ابن عمران بیکرتے تھے

(بحوالہ کتب الامام المہدی ص ۲۶۵ تا ۲۶۷)

ازید محمد کاظم القزوینی ناشر دلی العصر ٹرسٹ لاہور

مرجان مونگا

مرجان سمندری پودے ایٹلی کی ایک قسم ہے جس کو ایک سمندری جانور سے ۹۰۰ فٹ گہرائی میں بناتا ہے۔ اس جانور کا خول تھکر کی طرح سخت ہوتا ہے اس تھکر کا اردو میں نام مونگا۔ انگریزی میں کارل عربی اور فارسی میں مرجان سنکرت میں پر وال پنجابی میں مونگا ہے۔

گوہر کی آگ میں راکھ ہو جاتا ہے۔ یہ راکھ کشتہ کے طور پر استعمال کی جاتی ہے
پہچان :- اس کے علاوہ یہ نمک کے تیزاب میں تحلیل ہو جاتا ہے چند قطرے تیزاب کے ڈالنے سے جھگ سی اٹھنے لگتی ہے۔ یہ واحد بیگنہ ہے جو نقلی تیار نہیں ہو سکتا

سیلیکا۔ آئرن اکائیڈ۔ کیلشیم کاربونیٹ۔ کروم۔ میکا۔
کیمیائی مرکب اور رنگ :- پائیرائٹ جیسے کیمیائی اجزاء کا حامل ہے۔ گلابی۔ سرخ۔ سفید۔

زرد اور عنابی۔ لیکن ہندوستان میں کالے رنگ کا خوشنما چمکدار مرجان بھی پایا جاتا ہے لال رنگ کا مرجان جس کی مشابہت بیل کے تازہ خون سے ملتی ہو اعلیٰ اور قیمتی تھکڑوں میں شمار ہوتا ہے۔ عام طور پر اس کا ایک ہی رنگ ہوتا ہے۔

اس کا مزہ پھیکا مزاج سرد و خشک ہے۔

یہ پتھر پینے والے کو تازگی بخشتا ہے فقرا اور درویش لوگ بہت زیادہ پیتے ہیں۔ یہ اپنے پینے والے کو سادگی اور بندگی کی طرف راغب کرتا ہے شیطانی رجحانات سے دور رکھتا ہے۔ اس پتھر میں چمک اچھی اور دیر پا ہوتی ہے اسکی قیمت زیادہ نہیں ہے اس کی خریداری ہر شخص کی بساط ہے۔

لغوہ مرگی اور فالج کا علاج ہے۔ اعضاءے رئیس۔ مقوی معدہ و جگر
طبی خواص :- اور احتلاح قلب کے لئے اکسیر ہے۔ دائمی نزلہ و زکام کو روکتا ہے
 جریان خون کو روکتا ہے۔ حاملہ عورت کے گلے میں ڈالنے سے اسقاط حمل ہو نیسے سکتی ہے۔
 آتشک سوزاک اور پیٹ کے السر کے لئے مفید ہے۔ زہر کا تریاق ہے آنکھوں کی
 تمام بیماریوں کا شافی علاج ہے۔ عورتوں کی بیماریوں کا بھی شافی علاج ہے۔ خصوصاً
 اٹھرہ اور بانجھ پن کے لئے بہت مفید ہے۔ ہاتھ پاؤں کی جلن اور خون کی تیزابیت کو
 دور کرتا ہے۔

امراضِ مشانہ کے لئے مفید ہے۔ بڑھتی ہوئی تلی کے لئے بھی مفید ہے۔ خونی پیش
 کے لئے فائدہ مند شکم پر باندھنے سے پیٹ کی تمام بیماریاں دور ہوتی ہیں۔ مرگی والے مریض
 کو پہنانے سے مرضِ مرگی دور ہوتا ہے۔ سیلان الرحم یعنی بیکور یا کاتیر بہدف علاج ہے خونی بوسر
 والے مریضوں کے لئے اس کا استعمال فائدہ دیتا ہے۔ دماغ کو قوت بخشتا ہے۔ حافظہ کی کمزوری
 اور درد سر کا علاج ہے۔ بچے کے پیدا ہوتے ہی اسکے ماں کے دودھ میں کشتہ مر جان گھول کر ملا دیا
 جائے تا عمر صرع کی بیماری نہ ہوگی اور کسی اعضاءے درد نہ ہوگا اس کا سرمہ دردِ جلن سرنجی
 اور آشوبِ چشم کا علاج ہے۔ مرض گٹھیا کو بھی اس کا علاج دفع کرتا ہے۔ خون کے نکلنے کی

جگہ پر اس کا سفوف گھڑکنے سے خون کا بہنا رُک جاتا ہے۔ وبائی امراض کے زمانے میں اس کا رنگ قدرے تبدیل ہو جاتا ہے۔

سحری خواص :- تبیخیاں استعمال ہوتی آرہی ہیں اس پتھر کا تذکرہ قرآن کریم میں بھی ہے جس کی وجہ سے اس پتھر کی

لڑکی کو اس کالا کٹ اور ہاتھ میں انگشتی پہنانے سے شادی جلدی ہو جاتی ہے۔ اس کی انگشتی تنگ دستی دور کرتی ہے۔ خوشحالی لاتا ہے بچوں کے گلے میں ڈالنے سے جادو ٹوٹتا۔ سحر، رونا، نظربد اور ڈراؤنے خواب سے نجات ملتی ہے۔ سادھو اور جوگیوں کا کہنا ہے اس پتھر کے سات عدد گلے میں ڈالنے سے انسان تمام سفلی عملیات سے محفوظ رہتا ہے۔ عزم کو بڑھاتا ہے مستقل مزاج بناتا ہے۔ خود اعتمادی پیدا کرتا ہے۔ یہ پتھر بیماری کی نشاندہی کرتا ہے۔ اس لئے میں حجر المقیاس ^{INDICATIVE} ^{STONE}

کہتے ہیں اس کو پہننے والا اگر بیمار ہو جائے تو رنگت بدل دیتا ہے۔ صحتیاب ہو جانے پر پردہ بارہ اصلی رنگت پر آ جاتا ہے۔ یہ نیگنہ فضول خرچی سے بچاتا ہے۔ کفایت شعاری سکھاتا ہے صبری اور خود پسندی سے بھی نجات دلاتا ہے۔ حقیقی آزادی کی طرف انسان کو راغب کرتا ہے اس پتھر کا ستارہ مرتخ ہے۔ اگر یہ ستارہ کسی بھی پیدائش کے شمسی ڈھانچہ میں **موافق تیگنہ :-** کمزور ہو تو یہ اس کو راس آئے گا۔ جب مرتخ رخصت میں ہو تو اس کے مہر

اثرات سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس کو سلطان، اسد، دلو اور حوت سے تعلق رکھنے والے حضرات بھی بہن کفائدہ اٹھا سکتے ہیں کیونکہ ان سب کی کامیابی کا ستارہ مرتخ ہے مزید برآں یہ پتھر مرتخ کے خمس اثرات کو دور کرنے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔

اگر اس پتھر کو حمل اور عقرب سے منسوب لوگ پہنیں تو یہ انکو بھی راس آئے گا۔ اگر

کسی شخص کو اپنے بُرج کا پتہ نہ ہو اور اس کا نام تج۔ ل۔ ع۔ ان اوری سے شروع ہو تو یہ ان کے لئے بھی مفید ثابت ہو گا۔

علم الاعداد کی روشنی میں: علم الاعداد کے لحاظ سے کسی شخص کے نام کے اعداد یا تاریخ پیدائش کے اعداد مجموعہ (۹) ہو تو یہ نیکینہ اس کو اس آئے گا۔ یہ اس کا برتھ اسٹون ہے۔

یونانی حساب کی روشنی میں ۱۔ ۲۰ مارچ سے ۲۰ اپریل تک پیدا ہونے والوں کا بھی برتھ اسٹون ہے۔

تاریخی پس منظر: ماہر فلکیات عملیات کے ذریعہ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں ویسے یہ ایک بے ضرر پتھر ہے اس لئے آنے کی صورت میں اگر فائدہ نہ پہنچائے تو کوئی نقصان بھی نہیں کرتا۔ اس سے بنی ہوئی دوائیاں بھی اگر فائدہ نہ دیں تو کوئی نقصان نہیں کرتیں۔ تندرست لوگ بھی اسکی بنی ہوئی دواؤں سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں

اس پتھر انگینہ کے متعلق بہت سی حکایتیں مشہور ہیں جیسے (۱) بتیال میں جو پل زمین کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہیں ان کے سینک دم اور آنکھیں مرجان کی ہیں۔

(۲) رومی اور یونانی جہاز راں حادثات سے بچنے کے لئے جہازوں کے بادبان اس نگینہ کو باندھتے ہیں

(۳) دینس مشہور فرانسیسی مجسمہ کی آنکھیں مرجان کی ہیں۔ زیورس دیوتا کا تاج مرجان کا ہے

اٹلی کے ساحل۔ الجزار۔ تیونس۔ سیلی۔ مسقط اور کویت کے سمندر کے قریب بکثرت پایا جاتا ہے

اپریل

اس قیمتی پتھر کو ارد میں دو دھنیا۔ سنسکرت میں لو پا لاعربی میں حجر الابریش

اور انگریزی زبان میں اوپل OPAL کے نام سے جانتے ہیں۔ یعنی قیمتی پتھر کے ہیں۔ کسی زمانے میں اسکی قیمت ہیکڑے بھی زیادہ تھی یہ قیمتی نگینہ اپنے پہننے والے کے لئے خوش قسمتی اور خوش بختی لاتا ہے۔ نیم کی طرح یہ بدلی بھی ہے اگر اس نہ آئے تو بہت خس ثابت ہوتا ہے۔ اس نہ آنے پر اپنے پہننے والے کو ہلاک چھپکتے ہیں فرس سے عرش تک پہنچا دیتا ہے۔ یہاں تک کہ یہ نگینہ اس نہ آنے کی صورت میں سنگسار کر دیتا ہے اور سولی تک چڑھا دیتا ہے۔

رنگت :- یہ سفید رنگ کا دودھیا نگینہ ہے اس میں مختلف خوبصورت رنگ کے معمولی نشانات اور ستاروں کی طرح گہری چمک دکھائی دیتی ہے اس میں فوس و فرج کے تمام رنگ موجود ہیں۔ مثلاً سفید، میٹالہ، نارنجی، زرد، سبز دودھیا، گلابی، نیلا اور کالا۔

کیمیائی اجزاء :- کیشیم، منگیشیا، ایلومینا، ٹیٹینم اوکسائیڈ اور پانی اس کے کیمیائی اجزاء ہیں۔

- ۱۔ آتشی اوپل۔ اسکی رنگت آتشی ہوتی ہے سب سے زیادہ مقبول ہوتا ہے۔
- اقسام :-** ۲۔ وڈ اوپل۔ اس پتھر کا رنگ لکڑی کے بڑا دے کی طرح ہوتا ہے۔
- ۳۔ سیاہ اوپل۔ اس کا رنگ کالا ہوتا ہے۔ یہ بہت نایاب اور کافی قیمتی نگینہ ہے۔
- ۴۔ عام اوپل۔ یہ دودھیا رنگ کا مشہور نگینہ ہے جو اپنے سحری خواص کی وجہ سے مشہور ہے۔
- ۵۔ ہسپار اوپل۔ اس کا رنگ زردی مائل سفید ہوتا ہے۔
- ۶۔ عقیق نما اوپل۔ اس کا رنگ سُرخ عقیق کے رنگ یعنی گیرو کے رنگ سے ملتا ہے۔
- ۷۔ ریزن اوپل۔ اس کا رنگ موتیا یا شہد کی طرح ہوتا ہے۔

۸۔ ہالائٹ اوپل۔ یہ بلوری رنگ کا ہوتا ہے۔

۹۔ مینی لائٹ اوپل۔ یہ بے آب سیاہ رنگت کا ہوتا ہے۔

۱۰۔ گرسل اوپل۔ یہ سبزی مائل رنگت کا ہوتا ہے جو پاکستان میں بہت ملتا ہے۔

۱۱۔ کیچو لائٹ اوپل۔ یہ نیلے رنگ کا ہوتا ہے۔

شناخت :-

یہ اپنے حجم کے لحاظ سے وزن میں ہلکا ہوتا ہے اس پر کسی تیزاب کا اثر نہیں ہوتا لیکن سوڑھم میں تحلیل ہو جاتا ہے۔

طبی خواص :- آنکھوں کی جملہ بیماریوں کے لئے اکسیر ہے۔ معدہ کے نظام ہضم کو درست کرتا ہے۔ معدہ کی سوزش اور ورم کو ٹھیک کرتا ہے۔

جوع القلب۔ جوع البقر۔ قوئع ریاحی۔ ضعف جگر کے لئے مفید ہے درد حیفص قلب حیفص کو ختم کرتا ہے۔ اعصاب کو درست کرتا ہے لذت جماع میں اضافہ کرتا ہے اس کو پہننے والے لوگ ناگامیوں سے نہیں گھبراتے خاموشی سے

سحری خواص :- اپنے مقصد کے حصول کے لئے سرگرم عمل رہتے ہیں۔ ہر قدم سوچ سمجھ کر اٹھاتے ہیں۔ محتاط طرز عمل کے حامل ہوتے ہیں اپنے مخالفوں سے بے ملنا خوب

جانتے ہیں۔ طبیعت میں سادگی پیدا کرتا ہے۔ تجارت کی طرف رجحان پیدا کرتا ہے۔ محبت کرنے والے کے لئے کامیابی اور خوش بختی کا باعث بنتا ہے۔ ہر شعبہ میں اعلیٰ منصب

حاصل کرتا ہے۔ اس کا پہننے والا دوستوں کا دوست ہوتا ہے۔ ازدواجی زندگی کو پرسر اور کامیاب بناتا ہے۔

سیاہ اوپل منحوس ہوتا ہے اس کو سوتج سمجھ کر پہننا چاہیے۔ نیلا اوپل نئی روشنی
محبت اور خوشی لاتا ہے۔ سُرخ اور گلابی رنگوں والے قوتِ صحت جرات اور زندہ
رہی کی صفات دیتے ہیں۔

نوٹ

اوپل خریدتے وقت اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ اسے سیکنڈ ہینڈ بھی خریدنا
چاہیے۔ کیونکہ اس کے اندر حامل کی جذب ہوتی ہے۔ اگر خریدتا ہے تو اس کے اصل
مالک سے خریدو۔ ایسا نہ ہو کہ غلط آدمی کا پہنا ہوا خرید لو۔ بس یہی وجہ بد قسمتی کی ہوتی ہے
یہ ایسا پتھر ہے جو بہت جلدی خوش قسمتی و بد قسمتی کا باعث بن جاتا ہے۔ مختلف
رنگوں کی وجہ سے یہ مثنوی نہیں بنایا جاسکتا۔

اس پتھر کا ستارہ قمر ہے۔ جن حضرات کا یہ ستارہ پیدائش کے
موافق ہوگی۔ زائچہ میں کم قوت والا ہو یہ نگینہ اوپل انکو اس آئے گا۔

اس کا بُرج سرطان ہے۔
جن حضرات کے نام کا پہلا حرف تہجی کے لحاظ سے۔ ہا۔ ح۔ ڈا۔ ڈی اور ڈو ہوں
ان کو یہ نگینہ بہت فائدہ دے گا۔

یونانی علم کی روشنی میں۔ جو میں پیدا ہونے والے حضرات کا یہ برتھ اسٹون ہے
اس قسم کے حضرات اپنے خلوص سے بہت نقصان اٹھاتے
ہیں۔ جو یہ نگینہ دور کرتا ہے۔ پریشانی کا سد باب ہوتا ہے۔

علم الاعداد کی روشنی میں۔ جن حضرات کے نام کے یا تاریخ پیدائش کے اعداد
۲ یا ۷ ہوں پتھر ان کو موافق آئے گا۔ علم جفر کے لحاظ

سے اس نیگنہ پر عملیات کے ذریعہ فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

یہ پتھر زیادہ سخت نہیں ہے۔ اس پر خراش پڑ سکتی ہے۔ اس نیگنہ کو پانی کی بڑی طلب ہوتی ہے۔ لہذا اس کو پانی میں ڈالا جاتا ہے تاکہ گرمی کی وجہ سے اس کا پانی خشک نہ ہو اور جگمگ نہ جائے۔ اسلئے اس نیگنہ کو کبھی کبھی پانی میں دھولینا چاہیے۔

اس کے پہننے والے حضرات پہننے سے پہلے امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کی نیاز ضرور دے لیں اور زکوٰۃ بھی فوراً نکال دیں یہ بہت فائدہ دے گا۔

لہسنیا کیٹس آئی

اس نیگنہ کو عربی میں عین اسہیرہ۔ اردو اور پنجابی میں لہسنیا ہندی میں دووریا فارسی میں گر بہ چشم۔ انگریزی میں کیٹس آئی سنسکرت میں کینیوزن کہا جاتا ہے۔ اس نیگنہ کی بناوٹ بلی کی آنکھوں جیسی ہوتی ہے۔ اس کے اندر سفید دھاریاں ہوتی ہیں۔ شاؤدونار یہ دھاریاں سفید ہی ہوتی ہیں۔ اگر ان دھاریوں کو سورج کی روشنی میں دیکھا جائے تو بہت چمکدار نظر آتی ہیں۔ یہ نیگنہ اپنی خوشنمائی کی وجہ سے بہت مشہور اور لوگوں میں ہر در عزیز ہے۔ اس کا سُرخ رنگ سے اور اس پر چمکیلی دھاریاں اور دھار لہریں مارتی ہوئی نہایت دلکش دکھائی دیتی ہیں۔ گویا ایک بے قرار بھوت اس میں مقید ہے اس خیال پر لوگوں کو دہم ہے کہ لہسنیا میں جنات رہتے ہیں۔

اس پتھر کا رنگ سرخ، زرد، بھورا، سبز، سفید اور سیاہ ہوتا ہے لیکن رنگت: گلابی یا زردی کی آمیزش ان میں شامل ہوتی ہے۔

کیمیائی مرکب: میکا سلیکون، فاسفورس، سلیکا، کیسین جیسے کیمیائی اجزاء پائے جاتے ہیں۔ اگر مٹی کے برتن میں سے ڈال کر تحقیق کی طرح آگ دیں تو یہ چمکدار ہو جاتا ہے۔

اقسام: جوہری حضرات اسے مندرجہ ذیل اقسام میں لکھتے ہیں۔
۱۔ کنگ کھیت۔ یہ بلی کی آنکھ کی طرح چمکدار ہوتا ہے۔

۲۔ دوم کھیت۔ یہ دودھیا رنگ کا پتھر ہے۔

۳۔ شبام کھیت یہ سیاہی مائل ہوتا ہے۔

۴۔ گیبو کھیت، یہ زردی مائل ہوتا ہے۔

۵۔ کلکتہ کھیت۔ یہ کلکتہ شہر کے نزدیک کانوں سے نکالا جاتا ہے۔

۶۔ نازیا۔ یہ بے دھاری ہوتا ہے۔

اہل فارس اس کی تین اقسام بیان کرتے ہیں۔

(۱) لہنیا۔ یہ گول ہوتا ہے اس کا رنگ اوپر اور نیچے سے مختلف ہوتا ہے۔

(۲) سلیمانی میرخی سیاہی مائل ہوتا ہے۔

(۳) عین الہترہ۔ سبز یا زردی مائل رنگ کا ہوتا ہے۔

جوہری حضرات اس میں مندرجہ ذیل عیب بیان کرتے ہیں۔

عیب ۱۔ چیرا۔ جس میں شگاف ہو یا چٹخا ہوا ہو

۲۔ چادر۔ جس میں ہر جگہ بے محل دھاریاں ہوں۔

(۱) اگر اس پتھر کو عورت کے بالوں سے باندھ دیا جائے تو دردِ زہ کے طبی خواص: لئے بہت مفید ہے۔

۲۔ حمل والی عورت اس پتھر کو دودھ میں ڈال کر دودھ پی لے تو حمل ساقط ہو جاتا ہے
 ۳۔ مفسدِ حِ قلب ہے۔ بلغمی امراض کے لئے دوا ہے اس کا سرمہ آنکھوں کی بیماریوں کے لئے مفید ہے اس کا گشت ناسور کے زخم کے لئے اکثر ہے اس کا شجن دانتوں کے خون کو روکتا ہے اور ہلے ہوئے دانتوں کو مضبوط بناتا ہے۔
 مردوں کو جسمانی قوت اور طاقت دیتا ہے۔

سحری خواص: زیرِ کمرتا ہے بچوں کے گلے میں ڈالنے سے انہیں سایہ نہیں ہوتا۔
 نظر بد نہیں لگتی۔ کوئی جادو کوئی سحر نہیں ہوتا۔ ڈراؤنے خواب نظر نہیں آتے۔ دافعِ بھوت
 پریت ہے۔ یہ پتھر انت اور مصیبت سے بچاتا ہے۔ فتح و کامیابی کی علامت
 ہے۔ قدیم زمانہ میں فوج کے سپہ سالار اور بادشاہ اسے پہن کر میدانِ جنگ میں
 اترتے تھے اس کی وجہ سے فتح و نصرت پاتے تھے۔ دورانِ جنگ اس کا پہننے والا دشمنوں
 سے محفوظ رہے گا۔ یہاں تک کہ نرنغے میں گھر جانے کے باوجود لاشوں میں لپٹ
 رہے نو خون میں لتھڑا ہوا نظر آئے گا۔

اس پتھر کے اثرات بھی کسی قدرِ مسلم سے ملتے ہیں۔ یہ پتھر لوگوں میں قدر و منزلت
 قدر و عزت اور عشق و محبت میں ہر دلعزیزی اور کامیابی لاتا ہے۔ جس شخص کا مزاج
 بادی ہو یا بلغمی ہو یا جس کا مزاج زہرہ ناقص پڑا ہو اس کو یہ یکنہ استعمال کرنے سے

ناقص تاثیر زائل ہو جاتی ہے۔

موافق نیگنہ ہستی کا ستارہ زہرہ ہے۔
برنج میزان اور ثور ہے۔ جن حضرات کا یہ ستارہ یا برج ہوان
کے لئے موزوں اور مفید ہے۔

یونانی حساب سے جن حضرات کی پیدائش جون کی ہو یہ
یونانی حساب کی روشنی میں: ان کا برتھ اسٹون ہے اور ان کے لئے بہت مفید
پتھر ہے۔

علم الاعداد کی روشنی میں: علم الاعداد کے لحاظ سے نام یا تاریخ پیدائش کے
اعداد اگر چھ (۶) ہوں تو یہ انکو اس آئے گا۔
اگر اس وغیرہ کا علم نہ ہو اور ان کے نام ا۔ ا۔ ا۔ ا۔ ا۔ ا۔ ا۔ ا۔ ا۔ ا۔
حروف تہجی کی روشنی میں ب۔ و۔ وی۔ ت۔ ط۔ طو۔ سے شروع ہوتے ہوں
تو ان کو اس آئے گا۔

اس کو گھنٹے سے برقی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ یہ نیگنہ قمر اور شمس کے نفس
اثرات سے بھی پاتا ہے۔
یہ پتھر پاکستان۔ بھارت۔ سری لنکا اور ہنگری میں پایا جاتا ہے۔

لاہور

اس پتھر کو اردو اور فارسی میں لاہوردہ سنسکرت میں راجہ ورت ہندی

میں لاج ورت اور انگریزی میں اس پتھر کا نام لیمپلازولی ہے۔ یہ پتھر گہرے نیلے رنگ کا ہوتا ہے اس پر سفید سنہری دانع ہوتے ہیں اس کا مزاج گرم و خشک مزاجیہا ہے

اس میں چار کیمیائی اجزاء ہیں

کیمیائی اجزاء:

(۱) ایلو مینیم (۱۲) پارٹ (۳) میکا (۴) ایکسانٹ

یہ پتھر گہرے نیلا زردی مائل اور آسمانی رنگ کا ہوتا ہے جس کے رنگت : اندر رگیں نہیں ہوتیں۔ صرف نقطہ اس کی سطح پر ظاہر ہوتا ہے۔ اس پر سفید اور سنہری دانع ہوتے ہیں۔ یہ دھونکنی کے آگے بڑی دقت سے پھل کر بے رنگ شیشہ کی طرح ہو جاتا ہے۔ اگر شورہ کے ساتھ گرمی پہنچائی تو عمدہ سبز رنگ نکل آتا ہے۔

اس پتھر کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ جب اسکو پانی میں ڈالا جاتا ہے تو اس کا رنگ نکھڑ جاتا ہے اور چمک پیدا ہو جاتی ہے جب تک پانی کی نمی باقی رہتی ہے اسکی چمک برقرار رہتی ہے جو لا جوردنیلاربن بلو سے مشابہت رکھتا ہے وہ اچھا پتھر سمجھا جاتا ہے اور اگر اس میں سفیدی کے دبھے ہوں تو کمتر ہوتا ہے۔

شناخت: نمک کے تیزاب کے چند قطرے ڈالنے سے بلبے نکلنے لگتے ہیں اور یہ اسی تیزاب میں گھل جاتا ہے۔ زیادہ گرم کرنے پر (آگ میں) اس کا رنگ سرخی مائل ہو جاتا ہے۔

طبی خواص: دافع صفراء سودا اور مالینخولیا ہے۔ دردِ گردہ اور دہشت میں مفید ہے۔ اس کی انگشتی جسم کے مسوں کو کم کرتی ہے اور کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی ہے۔ یہ پتھر بے خوابی دور کرتا ہے۔ مرضِ یہقان اور

اختلاج قلب میں نہایت مؤثر ہے۔ مرض برص میں اس نگینہ کو سرکہ میں بکھو کر حیدر پٹنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اور کچھ دنوں کے بعد دھبے دور ہو جاتے ہیں۔ آنکھوں کی پلکوں کو گرنے سے روکتا ہے۔ اسقاط حمل سے روکتا ہے۔

جذام۔ خارش۔ اور برص کے امراض میں بہت مفید ہے۔ دل۔ دماغ اور معدے کے لئے مفید ہے۔ نکیر بند کرتا ہے۔ آنکھوں سے پانی بہنے کو روکتا ہے۔ دل کو تسکین دیتا ہے۔

سحری خواص :- افزائش حسن کرتا ہے۔ چہرے کو نکھار کر خوبصورتی کو دو بالا کرتا ہے۔ انسان کو تندرست و توانا رکھتا ہے۔

جادو ٹوٹنے کے اثر کو زائل کرتا ہے۔ دافع بلیات ہے۔ جو بچے سوتے میں ڈر جاتے ہیں اگر ان کے گلے میں ڈال دیا جائے تو وہ نیند میں نہیں ڈرتے۔

محفل اور دعوت میں اپنے پہننے والے کے وقار کو بلند کرتا ہے خود اعتمادی پیدا کرتا ہے خوشی اور محبت کو پروان چڑھاتا ہے۔ اس پتھر پر تعویذ اور دعائیں نقش کنندہ کرا کر پہننے سے خوشی اور برکت نصیب ہوتی ہے۔

موافق نگینہ :- اس نگینہ کا ستارہ مشتری ہے۔ جن حضرات کا مشتری ستارہ پیدائش کے تراچہ میں کمزور ہو یا ستارہ رجبت میں ہو تو ان کو یہ مدد کرتا ہے اور مشتری کے نحس اثرات کو ختم کر دیتا ہے۔

وہ حضرات جن کا تعلق برج قوس یا حوت سے ہو وہ لوگ اس کو پہن کر فائدہ حاصل کر سکتے ہیں اگر اس وغیرہ کا علم نہ ہو اور ان کے نام یو۔ پھے۔ فے۔ فا۔ علم الاعداد کی روشنی میں : پھا اور دی۔ دو۔ چھا سے شروع ہو تو یہ نگینہ

اپنے نام والے لوگوں کو اس آئے گا۔

جن حضرات کے نام کے یا نارنج پیدا بش کے اعداد
حروف تہجی کی روشنی میں: "۳۰" تین ہوں یہ انکار تھ اسٹون ہے۔

علم جفر کے مطابق عملیات کے ذریعے اس پتھر سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے اس کے
حروف۔ پیارے۔ ذبیہ۔ بالی۔ شمعدان۔ دستے۔ یادگار کے طور پر بنائی جاتی ہیں
علامہ اقبال کے مزار کا تعویذ لا جو رد کلہ ہے۔ ایران میں اکابرین دین کے مزاروں کے بھی یہ
نیکنہ کثرت سے استعمال کیا گیا ہے۔

پاکستان میں بھی پیدا ہوتا ہے۔ افغانستان کالا جو رد دنیا کا سب سے اعلیٰ ہے۔

زمین سے سورج کا فاصلہ

حضرت علی علیہ السلام سے ایک شخص نے زمین سے سورج کی مسافت
کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا "کہ گھوڑے کی پانچ سو برس کی مسافت
جتنی سورج کی زمین سے مسافت ہے۔"

عربی گھوڑے کی اوسط رفتار ۲۲ میل فی گھنٹہ ہے اس لحاظ سے مندرجہ

فیل مسافت حاصل ہوتی ہے۔ گھوڑے کی ایک ماہ کی مسافت

$528 \times 30 = 15840$ میل، گھوڑے کی ایک سال کی مسافت $15840 \times 12 \times 30 = 580800$ میل

پانچ سو سال کی مسافت

$580800 \times 500 = 290400000$ میل ہے۔



شکم مادر میں

لڑکا ہے یا لڑکی

اولاد بھی مانند نگیمنوں اور جواہرات کے ہے۔ اگر یہ دریافت کرنا مطلوب ہو کہ حاملہ کے بطن میں لڑکا ہے یا لڑکی تو اس مندرجہ ذیل دائرے پر خلوص محمد و آل محمد علیہ السلام پر درود پڑھنے کے بعد آنکھ بند کر کے انگلی رکھے جس خانہ پر انگشت حاملہ پڑے اس کی توقع کرے۔
و سے تو شکم مادر کا حال صرف خالق عالم اور ائمہ طاہرین کو معلوم ہے یہ دائرہ قواعد نجوم کے لحاظ سے مرتب کیا گیا ہے۔ یہ مرکز یقین نہیں ہے۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

معجزہ شوق القمر!

اسلام کی حقانیت کی زندہ نشانی آج بھی موجود ہے۔ رسول^۴ برحق نے اپنی ایک انگلی کے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے کر دیئے تھے موتیوں کے ہارِ ام حسن کے گلے میں سبز اور اہم حسین کے گلے میں سرخ رنگوں میں تبدیل ہو گیا۔

جناب ابوذر غفاریؓ بحکم رسالت مآب عرب سے تبلیغ اسلام کے لئے ہندوستان تشریف لائے

”اِفْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَالْقَمَرُ الْقَمَرُ“ (القرآن ایک نمبر پارہ ۲۷)
 معجزہ شوق القمر کا ہے مدینہ سے عیاں
 مکر نے شوق ہو کر کر لیا ہے دین کو آغوش میں

حقیقت امر یہ ہے کہ شوق القمر کا واقعہ قرآن کے صریح الفاظ سے ثابت ہے۔ حدیث اور روایت سے اس اہم اور تاریخی واقعہ کی سچائی اور حقیقت پر مزید روشنی پڑتی ہے اور یہ پتہ چلتا ہے کہ واقعہ ”شوق القمر“ جو دین اسلام کی سچائی کی زندہ نشانی تھا کب اور کیسے ظہور پذیر ہوا۔

اس واقعہ کی روایت بخاری - مسلم - ترمذی - احمد - ابوالخوارزمی - ابو داؤد طیالسی - عبدالرزاق - ابن جریر - طبرانی - ابن مردودہ اور ابوالنعیم اصفہانی نے بکثرت سندوں کے ساتھ امیر المومنین حضرت علی ابن ابیطالب علیہ السلام حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت حذیفہؓ، حضرت انس بن مالکؓ اور حضرت جبر بن مطعمؓ سے نقل کی گئی ہیں۔ (تفہیم القرآن جلد پنجم از مولانا مودودی صاحب قبلہ مرحوم صفحہ نمبر ۲۲۹ ناشر سروس کلب تاریخ اشاعت ۱۹۸۸ء)

تمام روایات کو جمع کرنے سے اس واقعہ کی جو تفصیلات سامنے آئی ہیں وہ یہ کہ ہجرت سے تقریباً تین سال قبل قمری مہینے کی چودھویں شب تھی۔ چاند ابھی ابھی طلوع ہوا تھا۔ یکایک وہ پٹھا اور اس کا ایک ٹکڑا سامنے کی پیارٹی کے ایک طرف اور دوسرا ٹکڑا دوسری طرف نظر آیا۔ یہ کیفیت کچھ دیر رہی اور پھر دونوں ٹکڑے باہم جڑ گئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت منیٰ میں تشریف لے رہے تھے۔ آپؐ نے لوگوں سے فرمایا دیکھو اور گواہ رہو۔ کفار نے کہا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم پر جادو کر دیا تھا۔ اس لئے ہماری آنکھوں نے دھوکہ کھایا دوسرے لوگ بولے کہ محمدؐ ہم پر جادو کر سکتے تھے تمام لوگوں پر نہیں کر سکتے تھے۔ باہر کے لوگوں کو آنے و جانے سے روک سکتے تھے کہ وہ واقعہ انھوں نے بھی دیکھا تھا۔ یا نہیں باہر سے جب کچھ لوگ آئے تو انھوں نے شہادت دی کہ وہ بھی یہ منظر دیکھ چکے ہیں۔ (از مولانا مودودی کتاب)

تفہیم القرآن جلد پنجم صفحہ نمبر ۲۲۹ ناشر سردس کتب تاریخ اشاعت ۱۹۸۸ء
اس معجزہ کی نشانیاں آج تک ہندوستان میں موجود ہیں جن کو محقق
اور اہل ثروت حضرات ہندوستان جا کر خود اپنی آنکھوں سے اسلام کی اس حقانیت
کو دیکھ سکتے ہیں۔

واقعہ شق القمہ تاریخ اسلام کی زبانی

۴۴ اشعجان قبل مسد کو آسمان پر ایک حیرت انگیز اور عجب معجزہ
دونا ہوا جس کو اللہ کے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیش
کیا۔ کیونکہ خالق کائنات نے کائنات کے جملہ نظاموں کو اس کا تابع اور فرمانبردار بنا
دیا تھا۔ یہ معجزہ بھی اس تابع داری کی زندہ مثال تھی۔

تبلیغ محمدؐ کی وجہ سے مدینہ میں مسلمانوں کی تعداد کافی ہو گئی تھی جس کی وجہ
سے مکہ کے کفار آپ کے جانی دشمن بن گئے جس میں یہودی بھی شامل تھے
اور ان سب کفاروں کا سردار ابولہب تھا۔ ابولہب چودہ منافقین کی ایک
جماعت لے کر رسول خدا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خدمت میں حاضر ہوا۔
ان لوگوں کے ساتھ یہودیوں کا ایک بڑا جید عالم بھی تھا جس نے ابولہب کو کہا کہ
محمدؐ سے ایک ایسا معجزہ طلب کیا جائے جو شق القمر سے متعلق ہو کیونکہ میں نے
یہ بات اپنی مذہبی کتابوں میں پڑھی ہے کہ آخر زمانہ میں ایک پئی آئے گا اور وہ اس
قسم کے معجزات دنیا والوں کو اپنی سچائی کے طور پر دکھائے گا۔ جس کو دیکھ کر انسانی عقل

حیران ہو جائے گی۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس ہی وقت ان لوگوں کے سامنے آسمان کی طرف انگلی سے اشارہ کر کے چاند کے دو ٹکڑے کر دیئے جو کئی گھنٹہ تک الگ الگ آسمان پر رہے۔ تاریخ کی کتابوں میں ہے کہ چاند کا ایک ٹکڑا صفا درود سر کرنا مروا کی پیار یوں کی عقب میں دیکھا گیا۔ کچھ وقفوں کے بعد یہ چاند پہلے کی طرح اپنی اصلی حالت میں آگیا۔ اس معجزہ کو اسی شب دنیا کے کونے کونے میں دیکھا گیا۔

خداوند کریم نے اس معجزہ کا تذکرہ قرآن کریم پارہ ۲، سورۃ القمریت نمبر ۱ میں بھی کیا ہے۔ کیونکہ یہ معجزہ رسالت محمدی کی حقانیت اور آپ کا پیغمبر خدا ہونے کی ایک واضح دلیل تھی۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام علم نبوت کے چھٹے وارث کا ارشاد گرامی ہے کہ ”جب اعتقاد وقوع علیٰ اس معجزہ کے واقع ہونے پر ایمان واجب ہے (بحوالہ کتاب سلیمۃ المارح صفحہ ۷۹)۔ وچودہ ستارے از مولانا نجم الحسن صاحب کاروی صفحہ ۵۹)

معجزہ شق القمر اسی رات ہندوستان میں بھی دیکھا گیا۔

اس معجزہ کا حال ہندوستان میں اس وقت رائج زبان ”پراکرت“ میں سنگ موسنی پر اس طرح کندہ ہے کہ ۴۴ اشعیان پور نامشی کو چاند اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ آسمان پر چمک رہا تھا کہ ہندوستان کا ایک راجہ جس کا نام چوہان کمور سین تھا اپنی راست کھا بڑی واقع شمالی ہند نزد ہتنا پور دریائے گنگا کے دائرے کے کنارے (حال واقع محل حسن پور ضلع مراد آباد) اپنے محل کے صحن میں کھڑا چاند کی چاندنی سے لطف اندوز ہو

رہا تھا اس ہی طرح راجہ ہانی کے دیگر انفراد اس مبارک شب دریائے گنگا میں
محو اُشان تھے۔ راجہ اور ان سب لوگوں نے خود اپنی آنکھوں سے یہ دیکھا کہ
کچھ دیر پہلے جو چاند پوری طرح آب و تاب کے ساتھ آسمان کی زینت بنا ہوا تھا
جس کی روشنی سے پورا عالم منور ہو رہا تھا ایک دم سے دو برابر کے ٹکڑوں
میں منقسم ہو گیا۔

راجہ چوہان کنور سین نے آسمان پر اس حیرت انگیز واقعہ کو دیکھتے
ہی اپنے دربار سے وابستہ جملہ راکین کو طلب کیا جس میں تدبیر بھی رہنما و ذرا
منجم اور جوشی حضرات شامل تھے۔ ان کو حکم دیا کہ صبح دریا آراستہ کیا
جائے اور اس بحر العقول واقعہ کی وجہ معلوم کی جائے۔ صبح دربار آراستہ ہو گیا
راجہ کنور سین نے رات کے واقعہ پر روشنی ڈالی۔ تقریر سننے کے بعد سارے
درباری واقعہ کی اصلیت معلوم کرتے ہی لگ گئے۔

ہندوستان کے طول و عرض کے ہر کونہ میں معجزہ شوق الفس
دیکھا گیا۔ اس واقعہ کے بعد جن راجوں کے دل میں نور ایمان کی شمع منور ہو گئی
وہ اس معجزہ کی اصلیت اور صاحب معجزہ کی تلاش میں لگ گئے۔
اس حیرت انگیز واقعہ کو راجہ کنور سین والی ریاست کھاڑی کی طرح
راجہ بھونج نے اپنی ریاست بھونج پور کی رصد گاہ جمنتر منتر کی چھت سے
مشاہدہ کیا۔ راجہ دھار نے اپنی ریاست دھار اور ملبار کے راجہ سامری نے
ملبار میں یہ نفس نفیس مشاہدہ کیا تھا۔ یہ تمام راجہ اپنے اپنے طور پر واقعہ کی
اصلیت اور صاحب معجزہ کی جستجو میں لگ گئے۔ کوششیں بیار کے بعد

۳۰ میں یہ پتہ چل سکا کہ ملک عرب میں "محمد" نامی ایک شخص نے اپنی انگلی کے ایک اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ یہ جناب اپنے آپ کو بھگوان کا اوتار (خدا کا پیغمبر) بتاتے ہیں ان کے پاس ہر وقت (بھگوان) خدا کی طرف سے پیغام (وحی) آنے رہتے ہیں اور نئے دین کا پرچار کر رہے ہیں جس کا نام اسلام ہے۔

وزیر تن سین کی عرب روانگی

چوہان کنور سین والی ریاست کھاڑی تحصیل حسن پور ضلع مراد آباد واقعہ کی اصلیت معلوم کرنے کیلئے اپنے وزیر تن سین کو طلب کیا اور کہا کہ تم ایک جھوٹے سے شکر کے ساتھ ملک عرب جاؤ اور اس اوتار سے ملو اور واقعہ کی حقیقت کو خود معلوم کرو اور ہاں تم میری طرف سے اس مقدس اوتار کے لئے تین چیزیں (۱) چھالیہ (۲) سرو طا (۳) اور از آربند لیتے جانا کیونکہ یہ چیزیں ملک عرب میں نہیں ہوتی ہیں۔ اگر وہ اوتار ان تینوں چیزوں کا نام بغیر دیکھے تم کو تباہ دے تو فوراً تم مع سپاہیوں کے اس اوتار کے مذہب کو قبول کر لینا۔

وزیر تن سین ریاست کھاڑی (حال تحصیل حسن پور ضلع مراد آباد) سے قندھار پہنچا۔ پھر ایران ہوتے ہوئے ۵ رمضان المبارک ۳۰ کو مدینہ کی سرحد پر پہنچے۔ اللہ کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے محبوب اصحاب و انصار کے ساتھ مدینہ پران ہندوستانی مہمانوں

کی پیشوائی کے لئے خود موجود تھے۔ ان مہمانوں کو دیکھتے ہی وزیر کا نام
لے کر سرکار رسالت مآب نے پکارا اور بارتن سین ہندی خوش
آمدید۔ رتن سین اپنا نام سُکر اس کے ساتھ ہندی کا لقب حیرت زدہ
ہو گیا۔ فوراً اسی وقت رسول خدا کے قدموں میں گر پڑا اور قدموں پر اپنی
پیشانی رگڑنے لگا۔ رسول خدا نے رتن سین سے کہا تمہارے راجہ نے
تین چیزیں میرے امتحان کے لئے بھیجی ہیں: چھالیا۔

سردو طہ اور آزار بند لاؤ اس کو مجھے دے دو۔ رتن سین نے
جب راجہ کی دی ہوئی چیزوں کا نام بغیر تباہ ہوئے رسول خدا کی
زبانی سنے تو بہت پریشان اور حیران ہوا اس ہی وقت کہنے لگا میں اور میرا
چھوٹا سا لشکر آپ کا دین اس وقت اختیار کرتے ہیں آپ ہم سب کو اس
پکے دین کی تعلیم دیجئے۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگوں کو
اسی وقت مسلمان کیا۔

رتن سین اور اس کا چھوٹا سا لشکر تین دن تک حضرت علی کا مہمان ہوا

خدا کے رسول نے حضرت علی سے کہا بھائی رتن سین اور اس کے
اس لشکر کو تم اپنے گھر میں تین دن تک مہمان رکھو۔ ہم سب لوگ تین دن
تک رسول خدا کے بھائی حضرت علی کے گھر میں مہمان رہے۔ آپ کے طرح طرح
کے کھانوں سے ہماری ضیافت کی۔



حضرت امام حسنؑ کے گلے میں سچے موتیوں کا ہار سبز ہو گیا

وزیرِ رتن کہتے ہیں ہم لوگ ۳ تین سال تک رسول خدا کی خدمت
عالیٰ قدر میں رہے اور میں نے آپ کے ساتھ حج کی سعادت حاصل
کی اور بھونچ پتر پر اس زمانہ کے عرب کے حالات بھی قلمبند کئے۔

۱۵ رمضان ۳۰ھ کو میری موجودگی میں رسول خدا حضرت
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پہلا نواسہ لطفِ جناب فاطمہؑ ہوا
سلام اللہ علیہا زوجہ محترمہ حضرت علیؑ سے پیدا ہوا۔ اس بچے کا نام
اللہ کے نبیؐ نے "حسن" رکھا۔

اس شہزادے کے گلے میں میں نے سفید سچے موتیوں کی ایک
مالا ڈال دی جو میں ہندوستان سے اپنے ساتھ لا یا تھا۔ یہ مالا
شہزادے حسنؑ کے گلے میں پڑے پڑے ایک ہفتے میں سبز رنگ میں
گئی۔ اس کا سبب رسول خدا نے بتایا کہ میرے اس فرزند کو دشمنان
دین زہر سے شہید کریں گے۔

حضرت امام حسینؑ کے گلے میں سچے موتیوں کا ہار سرخ ہو گیا

اگلے سال یعنی ۳۱ شعبان ۳۰ھ کو آپ کا دوسرا نواسہ بھی اسی
بی بی پاک کے لطف سے پیدا ہوا جس کا نام میرے نبیؐ نے "حسین"
رکھا۔ اس شہزادے کے گلے میں بھی میں نے ایک سچے موتیوں کی

لئے پیغام ہے کہ آپ لوگ اور دیگر نو مسلم اپنا نام تبدیل نہیں کریں گے
 کیونکہ مدینہ میں وزیر رتن سین کو بھی نام بدلنے سے منع کر دیا ہے۔ کچھ دنوں کے
 بعد جناب ابوذر غفاری واپس مدینہ چلے گئے۔

حاجی رتن سین ۱۲ صفر ۸۰۰ کو رسالت مآب کی خدمت سے اجازت
 لے کر منہ وستان واپس آئے۔

آپ نئے سارے واقعات سنگ موسیٰ کی ایک تختی پر لکھوا کر راجہ
 کنوسین کی قبر کے سر پر نصب کر دی۔ اور راجہ کے پہلو میں اپنی قبر کے لئے
 جگہ مقرر کر دی۔ عرب کے حالات جو بھونچ پتر پر لکھے تھے اس کو اس
 قبرستان کے مجاور کے پاس رکھ دیئے۔ یہ دونوں چیزیں تختی اور بھونچ
 پتر آج بھی شاہی قبرستان کے مجاوروں کے خاندان کے پاس محفوظ ہے
 جس کو محقق حضرات اور اہل ثروت پرانی قدیم شاہی قبرستان واقع تحصیل حسن پور
 ضلع مراد آباد یو پی میں جا کر دیکھ سکتے ہیں۔ ان مزارات پر پہلی کے بعد پہلی
 جمعرات کو ہر سال میلہ لگتا ہے۔ اس میلہ کا تمام انتظام ایک سکھ گھرانہ
 کرتا ہے اس قبرستان کا رقبہ ۳۰۰ × ۲۰۰ بیگھ ہے

قبرستان تک پہنچنے کے راستہ

شاہی قبر موضع کھاڑی در تحصیل حسن پور ضلع مراد آباد راجہ رتن
 سین اور صحابی رسول حاجی رتن سین اور اہل و عیال کی قبریں ہیں۔ اس
 تک پہنچنے کے لئے متفرق راستے ہیں۔

(۱) دہلی اسٹیشن سے امر وہ پھر مراد آباد سے بذریعہ بس دھنورہ
منڈی دھنورہ منڈی سے شیر پور جانے والی بس کے ذریعہ فرخ
ڈھولی کے موڑ پر واقع زیارت گاہ شق القمر پر اتر جائیں۔
(۲) دہلی سے گجسول خٹکشن بذریعہ بس دھنورہ منڈی دھنورہ
منڈی سے بذریعہ بس شیر پور پھر ڈھولی کے موڑ پر واقع شق القمر پر
اتر جائیں۔

(۱) بحوالہ کتاب تاریخ اسلام کا ایک گمشدہ ورق یعنی شق القمر
مصنف سید اختر عباس عابدی صفحہ نمبر ۹۲ تا ۱۳۱ ناشر عابدی پبلشرز
۱۶۵ لیاقت بازار اکیم اے جناح روڈ کراچی فون نمبر ۲۵۲۵۴ ۱۵۲۴

شق القمر معجزہ کے متعلق ہندوستان کے دیگر جاؤں کی کہانی

مولانا مودودی صاحب قبلہ اپنی کتاب تفہیم القرآن کے ۲۳۱
جلد مجسم میں مزید روشنی ڈالتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ مالا بار بھارت
کی تاریخی کتاب میں واقعہ شق القمر کی تفصیل ملتی ہے۔

چاند کا محیط

حضرت علی علیہ السلام سے ایک شخص نے چاند کے محیط کے متعلق سوال کیا
تو آپ نے فرمایا چالیس فرسخ کو چالیس فرسخ سے ضرب دو۔ حال ضرب چاند کا
محیط ہے ایک فرسخ تقریباً ساڑھے تین میل کے برابر ہے۔

$$۴۰ \times ۴۰ = ۱۶۰۰ \times \frac{۷}{۲} = ۵۶۰۰ \text{ میل}$$

مہینہ کا چاند دیکھ کر یہ نقش دیکھنا

علم	علم	علم	<p>بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ</p> <p>لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ</p> <p>صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ</p> <p>عَلَى ذِي الشَّيْبَعِ رَسُولِ اللَّهِ</p> <p>صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ خَفَافًا خَفِيفًا</p> <p>لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ اللَّهِ</p>	لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ	مُوسَى كَلِيمُ اللَّهِ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ اللَّهِ
علم	علم	علم		لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ	عِيسَى رُوحُ اللَّهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ
علم	علم	علم		علم	يَا اللَّهُ يَا رَحْمَنُ يَا تَعَالَى يَا كَرِيمُ
علم	علم	علم		علم	يَا قَادِرُ ۹۵ ۱۳
علم	علم	علم	مدسرة اس	۹۲۵	يَا خَلْقُكَ
علم	علم	علم	علم علی کلیم علیہ	۹۲	محمّد
علم	علم	علم	مہر	۱۹ ۱۲	یاقیوم
علم	علم	علم	مہر	۸۰ ۳۲	۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

جناب امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جب چاند دیکھو، تو اپنے مقام سے نہ ہٹو جب تک یہ دعا نہ پڑھ لو۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذَا الشَّهْرِ وَفَيْدَتِهِ وَنُورَهُ وَبَهْرَتَهُ وَبَرَكَتَهُ وَظَهْوِ سَرَاهُ وَرِيقَتَهُ وَأَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا بَعْدَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ اللَّهُمَّ ادْخُلْهُ عَلَيْنَا يَا أَمِينُ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْأَسْلَامِ وَالْبَرَكَاتِ وَالْثَقْوَى وَالْتَوْفِيقِ لِمَا لَيْبَسُ وَتَرْضَى وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ



آسمانی بھیر

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خلافت کے لئے امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا انتخاب کئی حوادث کا پیش خیمہ تھا غدیر کا پریشکوہ اور تاریخی دن جتنا مومنین کے لئے خوشی کا موجب تھا اتنا ہی منافقین کے لئے ناگوار اور ناقابل برداشت تھا۔

امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خلافت کے مخالف وہ لوگ تھے جن کے اعزہ و اقارب بدر اور دوسری جنگوں میں امام علیہ السلام کے ہاتھوں قتل ہو گئے تھے۔ اس بنا پر وہ اپنے دلوں میں آپ کے خلاف کینہ و بغض رکھتے تھے۔

اب آپ جو داستان پڑھیں گے وہ شیعہ اور اہل سنت کی تفائیر میں مذکور ہے مگر ہم اسے اہل سنت کے مفسرین کی روایت سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

غدير کا دن گزر گیا اور عظیم اجتماع منتشر ہو گیا۔ تب لوگ اپنے اپنے
 اپنے اپنے شہروں اور دیہاتوں کی جانب چلے گئے اور ان کے ذریعہ امیر المومنین
 حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی جانشینی کی خبر ہر طرف پھیل گئی یہ خبر
 سنکر عارف بن نعمان فہری بے حد طیش میں آیا اور مدینہ روانہ ہو گیا۔
 جب وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچا تو اس کے چہرے
 سے میزاری اور غصہ ٹپک رہا تھا۔

ایسے میں اس نے سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب
 کیا اور کہا اے محمد! آپ نے خدا کی طرف سے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم شرک
 اور بت پرستی ترک کر دیں اور خدائے واحد پر ایمان لے آئیں اور آپ کی
 رسالت کا اعتراف کریں۔ ہم نے یہ باتیں قبول کر لیں اور ان کا اقرار کیا۔
 آپ نے حکم دیا کہ ہم نماز پڑھیں ہم نے یہ بات مان لی۔ آپ نے حکم دیا کہ
 ہم روزے رکھیں ہم نے آپ کے اس حکم پر بھی عمل کیا۔ آپ نے فرمایا
 کہ ہم بیت اللہ کا حج کریں ہم نے آپ کی اطاعت کی۔ آپ نے زکوٰۃ کا حکم دیا
 اور ہم نے وہ بھی ادا کر دی لیکن آپ نے ان احکام پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اپنے
 چچا زاد بھائی کا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا اسے ہم پر برتری دی اور کہا جس کا میں
 مولا ہوں علی بھی اس کے مولا ہیں کیا یہ اقدام یہ انتخاب اور علی کو ہم پر برتری
 دینا خدا کے حکم سے ہوا ہے یا آپ نے اپنی سے کیا ہے؟

پیغمبر خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس
 خدا کی قسم کہ جس کے سوا کوئی خدا نہیں ہے یہ خدا کا حکم ہے اور میں نے اس کے

مطابق عمل کیا ہے۔

حارث بن نعمان فہری نے اور کوئی بات نہ کی اور آنحضرتؐ کے پاس سے چلا گیا۔ کچھ دور جانے کے بعد غنطا و غضب کے عالم میں اس نے خدا سے عذاب مانگا۔ اپنا منہ آسمان کی طرف کیا۔ اور کہا

اے پروردگار جو کچھ محمدؐ کہتے ہیں اگر وہ سچ ہے اور تو نے ہی نہیں علیؑ کو اپنا جانشین بنانے اور ہم پر فوقیت دینے کا حکم دیا ہے تو پھر مجھ پر پتھروں کا مینہ برسارے مجھے کسی شدید عذاب میں مبتلا کر دے۔

اس ملعون کی یہ دعا اتنی جلدی قبول ہوئی کہ ابھی وہ اونٹ پر سوار نہیں ہوا تھا اور مدینہ سے نہیں نکلا تھا کہ ایک پتھر اس کے سر پر پڑا جس سے گزر کر پکے گرا جس کی وجہ سے یہ فوراً ہی مر گیا۔

(بحوالہ کتاب حکایات القرآن از سید محمد صفی ناشر جامعہ تعلیمات اسلامی کراچی صفحہ نمبر ۴۴۵ تا ۴۴۷)

جعفری چشمے والے

دوکان نمبر ۷۷۔ ہم بلیس شاپنگ سینٹر زیب النساء اسٹریٹ

صدر کراچی

ہر قسم کے اصلی نیگینہ قیمتی پتھر اور تیار انگشتی دستیاب ہیں
 ”ایمانداری کی ضمانت“
 مالک: سید نزاکت حسین جعفری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

برکھ اسٹون (نیکنہ) خود معلوم کیے ایک آسان طریقہ

قدیم اور جدید سائنٹفک نظریات و تحریکات اور مشاہدات سے یہ تسلیم شدہ امر ہے کہ نظام شمسی اور انسانی عضبی کا آپس میں گہرا ربط اور میل ہے اس لئے کہ نظام فلکیات میں سیارگان سے نکلنے والی کاسمک شعاعیں ہمیں اور ہمارے امور پر اثر انداز ہوتی ہیں کیونکہ یہ برقی مقناطیسی قوت کی حامل ہوتی ہیں جو جسم انسانی کا احاطہ کئے رہتی ہیں جن کے اثرات انسان کی قوت شعور و حواسل محرکات اور ذہن پر پڑتے ہیں اور یہی کاسمک شعاعیں جب پتھر اور جواہرات (نیکنوں) پر پڑتی ہیں تو مختلف پتھر اور جواہرات اپنی اپنی صلاحیت، حیثیت اور استعداد کے مطابق ان مختلف شعاعوں سے نکلنے والے مختلف رنگ اور اثرات اپنے لئے جذب کر لیتے ہیں۔

اب سے چودہ سو سال قبل محمد وآل محمد علیہم السلام وارث علم نبوت کے تاجداروں نے بھی وقتاً فوقتاً نبی نورع انسانوں کو ان پتھروں، نیکنوں اور جواہرات کے طبی اور روحانی خواص اور اثرات

اور ان کی افادیت سے آگاہ کرتے رہے ہیں۔

انسان جب ان قیمتی پتھر اور تکیوں کو اپنی انگشتریوں کی زینت بنا تا ہے اور انگشتریاں انگلیوں میں پہننے کے بعد جسم انسانی میں پس ہوتی ہیں تو پھر ان نیگینوں کے موافق اور ناموافق اثرات جسم انسانی پر طاری ہونا شروع ہو جاتے ہیں اس لئے میں نے تاریخ عملیات فلکیات زمل علم نجوم کی مستند اور معتبر جدید اور قدیم کتابوں اور جہتوں کی ورق گردانی اور مشہور زمانہ جوہریوں کے ذاتی تجربات کو کام میں لاتے ہوئے ایک آسان معلوماتی جدول بھائیوں اور بہنوں کی افادیت کے لئے ترتیب دیا ہے جس کے ذریعہ آپ بڑی آسانی کے ساتھ چند لمحوں کی محنت کے بعد اپنا برتھ اسٹون نام کا پیدائشی نیگنہ (پتھر معلوم کر سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ اپنا لکی نمبر۔ برج۔ سیارہ صحت کے لئے رنگ۔ کام کے لئے اچھا دن۔ ہونے والی بیماریاں۔ بہترین شریک حیات ناموافق ساتھی بھی معلوم ہو جائے گا۔

اس جدول کو میں نے ۲۱ مارچ نو لووز والے دن یعنی بروز جشن تاج پوشی مولائے کائنات مشکل کشا، عالم امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام وارث علم نبوت کے اولین تاجدار مرتب کیا ہے اس مبارک اور تبرک دن تمام عامل ولی اولیا۔ پیرو مال نجومی اور جوتشی حضرات وارث علم نبوت کے پہلے تاجدار مشکل کشا، عالم حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی بارگاہ میں طلب دعا براۓ خیر حرکت

اور اثرات اور روحانی کمالات میں اضافہ کے لئے مشغول رہنے ہیں اور اپنے اپنے سال بھر کے ریاضیاتی اور نقوش کو جلا بخشتے ہیں
 میں اس جدول کو سرکار مشکل کشا عالم کی نذر کرتا ہوں اس
 امید کے ساتھ کہ میرے مولا علیؑ آپ اس کی سچائی میں برکت دیں گے تاکہ
 مومنین کرام فیضیاب ہو سکیں۔

برقہ اسٹوڈیو معلوم کرنے کا طریقہ
 جن حضرات کو اپنی پیدائش کا مہینہ اور تاریخ یاد نہ ہو وہ اپنے
 نام کے پہلے حرف سے سب چیزیں معلوم کر سکتے ہیں جیسے وحی خان
 ہے تو و سے سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔


برج : حمل	ARIES	سیارہ : مریخ
دن : منگل عدد : ۹	۲۱ مارچ تا ۲۰ اپریل	حروف و - ل - ع - ی
جواہر : مرجان، یاقوت آویل : حقیق، یمنی بہترین شریک حیات : اسد - قوس		رنگ : گلابی، ہلکا نیلا عنصر : آتش نامواق : ساتھی سرطان : میزان
بیماریاں : تیز بخار، اعصابی تناؤ، السر، شدید سرکاردرد، درد شقیقہ۔		

برج : ثور **TAURUS** **سیارہ : زہرہ**

دن : جمعہ
عدد : ۴

۲۱ اپریل تا ۲۰ مئی

حروف : ب ، ت



جواہر : الماس ، نیلم
فیروزہ
بہترین شریک حیات :
منبلہ - جدی

رنگ : گہرا نیلا
عنصر : خاکی
ناموافق ساتھی :
اسد - عقرب - دلو

بیماریاں : حلق اور کانوں کے عوارض - مہوڑے پھنسیاں - تولیدی مسائل

برج : جوزا **GEMINI** **سیارہ : عطارد**

دن : بدھ
عدد : ۵

۲۱ مئی تا ۲۱ جون

حروف : ق ، م



جواہر : زمرد ، زبرجد
زرد عقیق
بہترین شریک حیات :
میزان - دلو

رنگ : پیلا ، زرد
عنصر : ہادی
ناموافق ساتھی :
سنبلہ - قوس


بیماریاں : نمونہ - سینے کے عوارض - کمر اور سانس کی تکلیف - اعصابی تکلیف

برج : سرطان **CANCER** **سیارہ : مریخ**

دن : سوموار
عدد : ۲

۲۲ جون تا ۲۳ جولائی

حروف : ج ، لا ، ر



جواہر : پکھراج ، موتی
سبز زمرد ، عقیق
بہترین شریک حیات :
ب - ثور

رنگ : سفید دودھیا
عنصر : آبی
ناموافق ساتھی :
حمل ، جدی ، میزان

بیماریاں : مہیپھروں اور سانس کی تکلیف - معدہ ، گردوں اور پیشاب کی تکلیف

سیارہ : شمس

LE(۱)

برج : اسد

حروف :
م . ث

۲۴ جولائی تا ۲۳ اگست

دن : اتوار
عدد : ۱

رنگ : گولڈن نارنجی
عنصر : آتشی
ناموافق : ساتھی
عقرب : دلو

جواہر : ہیرا ہسٹیا
بہترین شریک حیات :
حصن - قلعہ

بیماریاں : ہائی بلڈ پریشر - ریڑھ کی ہڈی - کمر کی تکلیف - دل کی تکلیف

سیارہ : عطارد

VIRGO

برج : سنبلہ

حروف :
پ - ع

۲۴ اگست تا ۲۳ ستمبر

دن : بدھ
عدد : ۵

رنگ : گہرا زرد - پیلا
عنصر : خاکی
ناموافق : ساتھی
قوس - جوت - جوزا

جواہر : گومیدک زرد
عقیق یا فیروزہ
موافق شریک حیات :
جدی - ثور

بیماریاں : معدہ - جگر - آنٹوں کی بیماریاں - السر - کان کی تکلیف

سیارہ : زہرہ

LIBRA

برج : میزان

حروف :
س - ت - ط

۲۴ ستمبر تا ۲۳ اکتوبر

دن : جمعہ
عدد : ۶

رنگ : نیلا - زردی مائل
سبز - نارنجی
عنصر : ہوا

جواہر : ہیرا
ادیل
موافق شریک زندگی :
دلو - جوزا

ناموافق : ساتھی : جدی - حمل
بیماریاں : نزلہ - زکام - سر درد - گردوں کا درد - آنکھوں کی بیماریاں - سرطان

برج : قوس SAGITARIUS سیارہ : مشتری

دن : جمعرات ۲۳ نومبر تا ۲۲ دسمبر
عدد : ۳
حروف : ف



رنگ : سفید-سبز
عنصر : آتش
ناموافق : ساقی
حوت : جوزا-سنبل

جواہر : فیروزہ
حجر القمر
موافق شریک حیات :
حمل - اسد

بیماریاں : عرق النساء - حادثات کی چوٹیں - باضمی کی خرابیاں

برج : جدی CAPRICORN سیارہ : زحل

دن : ہفتہ ۲۳ دسمبر تا ۲۰ جنوری
عدد : ۸
حروف : ج - ح - گ



رنگ : سُرخ بھورا
خاکی
عنصر : خاکی
ناموافق : دوست : دلو
حوت : عقرب

جواہر : سفید رنگ سیماں
یاقوت
موافق شریک حیات :
ثور - سنبل

بیماریاں : دانٹوں کی بیماریاں - اعصابی تناؤ - سردرد - نظام ہضم

برج : عقرب SCORPIO سیارہ : مریخ

دن : منگل ۲۳ اکتوبر تا ۲۲ نومبر
عدد : ۹
حروف : ن - ذ - ض - ط



رنگ : نیلا-سرخ
عنصر : پانی
ناموافق : ساقی
دلو - ثور - اسد

جواہر : پکراج عقیق
مونی
موافق ساقی :
حوت - سرطان

بیماریاں : سر - حلق و ناک کی بیماریاں - پیمیش - نزلہ - معدہ

برج : حوت	PISCES	سیارہ : مشتری
دن : اتوار	۲۰ فروری تا ۲۰ مارچ	حروف : د . ج
عدد : ۳۰۱		
جواہر : زمرد - یاقوت موافق ساتھی : قوس - حمل		رنگ : سبز - نیلورا خاک عنصر : آبی ناموافق ساتھی : عقرب - دلو - ثور
بیماریاں : امراض قلب - درد شانہ - مرگ - حلق کی بیماریاں		

برج : دلو	AQUARIUS	سیارہ : زحل
دن : ہفتہ	۲۱ جنوری تا ۱۹ فروری	حروف : ث . س . ش . ص
عدد : ۸		
جواہر : نیلم - حدید عقیق سیاہ موافق شریک زندگی : جوزا - میزان		رنگ : خاک - بھورا نیلا عنصر : ہوا ناموافق ساتھی : اسد - عقرب
بیماریاں : آنتوں کی بیماریاں - اختلاج قلب - دمر -		

جواہرات کے اوزان (وزن) اور پیمائش کا چارٹ

(۱) ۱۰ سینٹ	ایک قیراط - (۲) ۵ قیراط	ایک گرام
(۳) ایک قیراط	۳۶۸۶ گرین - (۴) ایک قیراط	۲۰۰ ملی گرام
(۵) ۲۸ و ۳۵ گرام	ایک اونس	
(۶) ۲۵۳ و ۵۹ گرام	ایک پونڈ	
(۷) ایک سوت	۳۰ ملی میٹر	
(۸) ۵ ملی میٹر	۱/۵ انچ	
(۹) ۲۵ ملی میٹر	ایک انچ	
(۱۰) ایک انچ	۵۴۰ و ۲ سنی میٹر	

حجر اسود

جنتی پتھر ہے بارے میں تاریخ کا

ایک سنہری باب

جسے حجاج کرام بوسہ دیے ہیں

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ محبوب خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”رکن اسود اور مقام ابراہیم“ جنت کے دو یاغوت ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ اس کے نور کو نہ بجھاتا تو مشرق و مغرب ان کی تابناکیوں سے جگمگا اٹھتے۔

تاریخی روایات میں اس کا تذکرہ اس طرح ملتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حجر اسود کو جب دیوار میں نصب فرمایا تو ارد گرد اس کی چمک سے منور ہو گئے چنانچہ اس متبرک حجر اسود کی روشنی جہاں تک پہنچی وہاں تک اللہ رب العزت نے حد و حریم قائم فرمادیتے۔

حضرت قاضی عیاضؒ نے اپنی تصنیف کتاب الشفاد میں تحریر فرمایا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رکن اسود کے پاس (مقام ملتزم) پر دعا کرے گا اللہ رب العزت اس کی دعا قبول فرمائیں گے۔ حجر اسود کی خاصیت یہ ہے کہ اس پر آگ کی حرارت اثر انداز نہیں ہو سکتی۔ اس لئے وہ ہمیشہ ٹھنڈا رہتا ہے اور نہ ہی وہ پانی میں ڈرتا ہے بلکہ پانی کی سطح پر خشک لکڑی کی طرح تیرتا رہتا ہے۔

اس پتھر کا تاریخ کچھ اس طرح ہے کہ یہ حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ ہی آسمان سے نازل کیا گیا تھا۔ جنت کا ایک پتھر ہے جسے اللہ رب العزت نے اپنی ایک نشانی کے طور پر زمین پر اتارا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ پتھر جب آسمان سے نازل ہوا تھا تو دودھ سے زیادہ سفید اور شفاف تھا جو انسان کے گناہوں کا اثر لیتے لیتے سیاہی مائل ہو گیا۔ اور ایک روایت میں آتا ہے کہ جب بالکل سیاہ ہو جا گا تو قیامت آ جائے گی۔

بعض علماء اور مؤرخین اس طرف ہیں کہ حجر اسود جنت کا پتھر نہیں بلکہ حضرت جبریل امین علیہ السلام اللہ کے حکم سے جبل ابی قیس سے لائے تھے۔ طوفان نوح کے وقت اللہ کے حکم سے اسے محفوظ کر دیا گیا۔ پھر جب حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے بیت اللہ کی از سر نو تعمیر فرمائی اور وہ بیت اللہ کی دیواروں کو اس حد تک تیار کر چکے جہاں آج حجر اسود نصب ہے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام سے پتھر کا ایک ٹکڑا طلب فرمایا تاکہ وہ کعبہ میں لگا دیں۔ اور طواف کرنے والے کو علامت معلوم ہو جائے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے فوراً یہ پتھر پیش فرمایا اور حضرت ابراہیمؑ نے اسے دیوار کعبہ میں نصب فرمایا۔ یہی وہ حجر اسود ہے جو مختلف اقدار اور زمانوں میں

ایک دوسرے کی مخالفت کا نشانہ بننا رہا اور اپنی جگہ قائم چلا آتا رہا کہتے ہیں کہ

پتھر اپنی جگہ بھاری ہوتا ہے۔

ایک زبردست تنازعہ یہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تعمیر کعبہ کے بعد جب عرب کے مشہور خاندان قریش نے تعمیر کعبہ کا کام اپنے وقت اور سوتج کے حساب کے جائز مال سے شروع کیا تو حجر اسود نصب کرنے پر زبردست ہنگامہ برپا ہونے لگا مکہ مکرمہ کے ہر خاندان کی دلی خواہش تھی کہ یہ سعادت ہمارے حصہ میں آئے۔ اختلاف اس جہ تک پہنچ چکا تھا کہ قتل و قتال تک نوبت آگئی تھی بالآخر کفٹا سکے اور خاندان قریش کے بڑے بڑے رہنماؤں کا اجلاس ہوا اور یہ فیصلہ ہوا کہ صبح سویرے جو شخص حرم کعبہ میں سب سے پہلے داخل ہوگا وہ حجر اسود کے نصب کرنے کا حقدار ہوگا۔ اگلی صبح سب سے پہلے سرور کائنات رحمۃ اللعالمین خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے پہلے حرم کعبہ میں تشریف لائے آپ نے حجر اسود نصب کرنے سے پہلے اس پتھر کو ایک چادر میں رکھ لیا۔ اور ہر خاندان کو چادر کے کونے پکڑا دیئے اور پھر گو اس مقام پر آنحضرت علیہ السلام نے اپنے دست مقدس سے نصب فرادیا اس طرح مستقبل میں ایک زبردست جنگ چھڑنے کا جو اندیشہ تھا وہ ختم ہو گیا۔ اس وقت حضور علیہ السلام کی عمر مبارک 53 سال تھی۔

حجر اسود کے خلاف سازشیں

حجر اسود کے کی تاریخ مکمل اور مدلل لکھی جائے تو ایک چھا خاصا کتابچہ

تیار ہو سکتا ہے۔ تاہم اس کے خلاف سازشوں کا تذکرہ بھی ملتا ہے جو حضرت
انگیز ہے۔ علما اور مورخین تحریر فرماتے ہیں کہ مختلف ادوار میں اس جنتی پتھر کو
نیست نابود کرنے کے لئے مختلف سازشیں کی گئی ہیں۔
پہلی سازش :

قبیلہ جرم، عمالہ، ایاد اور قرامطہ قبائل کے لوگ بارہا اس پتھر کو بیت اللہ
شریف سے نکال کرے گئے تاکہ وہ بیت اللہ کے مد مقابل اس نمونے کا ایک جلی
بیت اللہ تعمیر کر کے یہ پتھر اس میں نصب کر سکیں اور حقیقی بیت اللہ کی اہمیت
اور عظمت ختم ہو جائے، لیکن ان کی یہ سازشیں ناکام ہوتی رہیں اور حجر
اسود اپنے مرکز سے زیادہ عرصہ کبھی جدانہ نہ رہا اور اپنے اصلی مقام پر بہت
جلد واپس ہوتا رہا۔

دوسری سازش :

امیر معاویہ کے لڑکے یزید جب حاکم تھے اس وقت ان کے
حکم سے حصین بن نمیر نے جب عبد اللہ بن زبیر سے جنگ کرنے کے لئے مکہ
مظفر پر لشکر کشی کی تو حضرت عبد اللہ نے اپنے ساتھیوں سمیت مسجد حرام میں
پناہ لی اور دھوپ سے بچاؤ کے لئے خیمہ نصب کئے حصین بن نمیر نے جبل ابی قیس
اور جبل ابی کعبہ سے متجنبت کے ذریعہ حضرت عبد اللہ اور ان کی فوج پر
گبار بھی کی۔ اس سے کعبہ اللہ کو شدید ترین نقصان پہنچا حتیٰ کہ کعبہ
شریف میں آگ لگ گئی جس کی وجہ سے حجر اسود اس حادثہ کا شکار ہو کر
پھٹ گیا۔ اس عظیم سانحہ سے یاشد گمان مکہ اور خصوصاً حصین کی فوج بہت

گھبراہٹ اور ان پر خوف طاری ہو گیا اور ایک ماہ بعد محاصرہ ختم کر دیا۔ بعد میں حضرت ابن زبیرؓ نے نئی تعمیر کعبہ کی۔

حجر اسود چونکہ آتشزدگی کی وجہ سے پھٹ گیا تھا اور تین ٹکڑے ہو گئے ابن زبیرؓ نے ان ٹکڑوں کو چاندی کے مضبوط پتروں اور تاروں میں جکڑ کر نصب کیا تھا تیسری اور آخری سازش :

تاریخ میں حجر اسود کو آخری بار باہر نکالنے کی سازش ۳۱۳ھ میں ہوئی۔ اور ہمدانی الحجه کو ابو طاہر سیہان بن حسن قرطبی نے مکہ مکرمہ پر حملہ کر کے حجاج کرام کو لوٹا اور اس قدر خونریزی کی بقول مورخین دیوار کعبہ پر انسانی خون کے نشان بغیر زمزم لاشوں سے بھرا پڑا تھا۔ اس حملہ میں سیہان حجر اسود کو نکال کر کوفہ لے گیا۔ جامع مسجد کوفہ میں اس یث سے لگا دیا کہ اب حجاج کا رخ کوفہ کی طرف رہے گا۔ لیکن خلیفہ ابو العباس الفضل ابن المقتدر نے تیس ہزار دینار کے عوض قرامیٹوں سے خرید لیا۔ اور ۳۳۹ھ میں بائیس سال بعد حجر اسود خانہ خدا کی دیوار میں پھر نصب کر دیا گیا۔

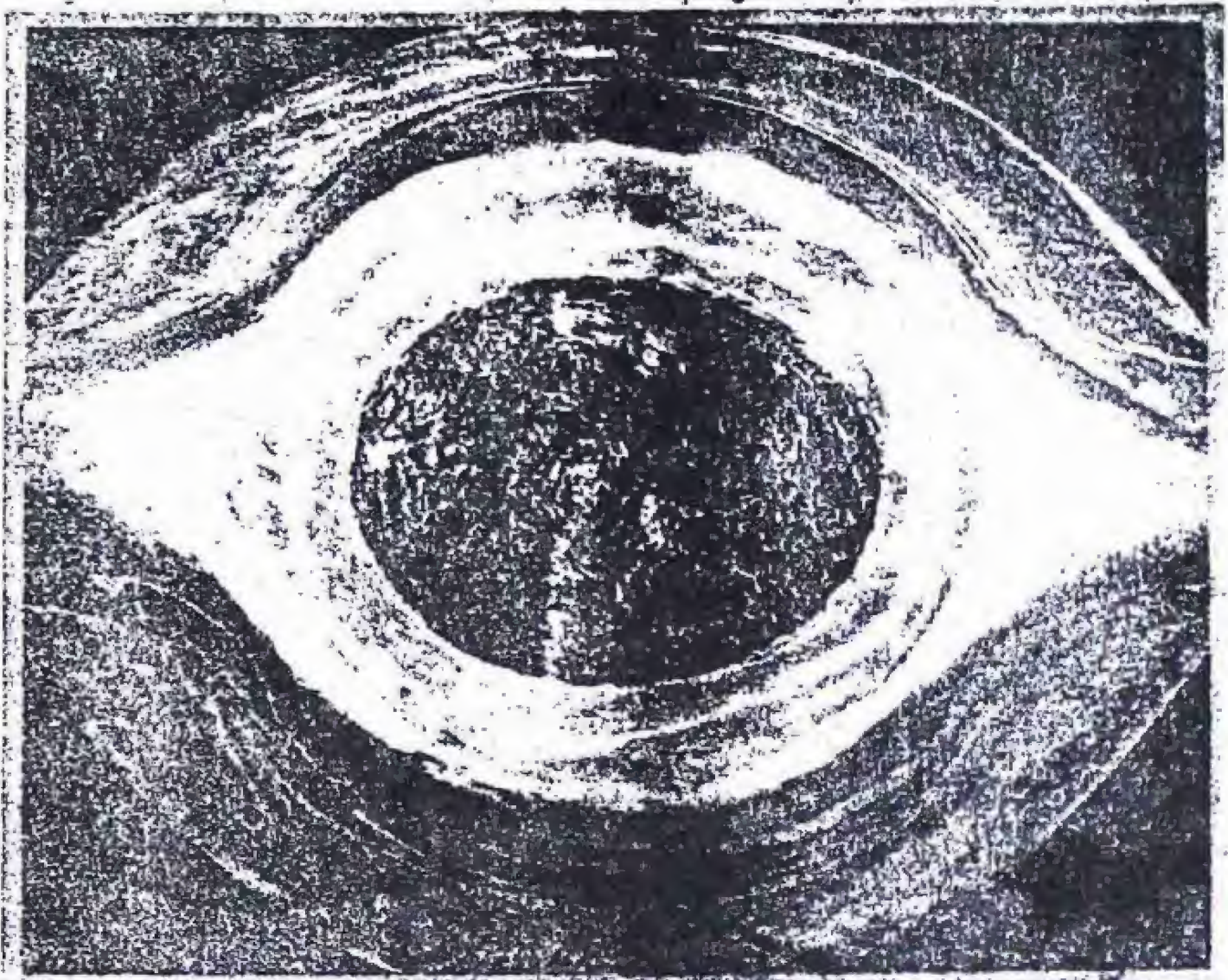
سفیدی سے سیاہی تک : کہتے ہیں کہ جب یہ پتھر جنت سے لایا گیا تھا اس وقت سفید تھا اور حضرت انسان کے گناہوں کی وجہ سے یہ سیاہ ہو گیا جب بالکل سیاہ ہو جائے گا تو قیامت آجائیگی حضرت قاضی عزیز الدین بیان فرماتے ہیں کہ میں نے ۷۰۰ھ میں حجر اسود کو دیکھا تو اس پر سفید دھبہ تھا۔ اسی کے بعد یہ سفیدی ختم ہوتے ہوئے بالکل جاتی رہی۔ ابن خلیل کہتے ہیں کہ میں نے تین بگڑ سفیدی دیکھی جو بتدریج سیاہی میں بدل گئی۔ حجر کے معنی پتھر اور اسود کے معنی سیاہ کے ہیں اکی لے سے حجر اسود کہتے ہیں۔

عبرت

اس عظیم پتھر حجر اسود نے ہمارے گناہوں سے عبرت مال کی اور
سیاہ رنگ کا ہو گیا۔ کاش ہم بھی اپنے اوپر ستر یا نظر ڈالیں تاکہ اس متبرک
پتھر سے سبق مال کر سکیں۔

ملتمز

بیت اللہ شریف کا وہ حصہ جو حجر اسود اور بیت اللہ کے دروازے
کے درمیان ہے ملتزم کہلاتا ہے۔ اس مقام پر دعا و خالص طور پر قبول ہوتی ہے
رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم نے اس جگہ دونوں ہاتھ سر کے اوپر سیدھے بچھا کر اپنا
سینہ مبارک دیوار سے ملا کر اور خسر مبارک بھی دیوار پر رکھ کر رورور کر دے
مانگی تھیں۔ یہ انتہائی متبرک مقام ہے اور بہت ہی زیادہ فضیلت کا حامل ہے یہی
وجہ ہے کہ یہاں ہر وقت لوگوں کا ہجوم رہتا ہے، دوسروں کو کوئی تکلیف نہجائے
بغیر جب بھی آپ کو موقع ملے مقام ملتزم سے چمٹ کر اللہ تعالیٰ کے حضور سرگودا
کہ نہایت عاجزی سے دعا مانگیئے اگر عربی الفاظ یاد نہ ہوں تو جو بھی دل میں ہو مانگیئے
جس زبان میں جی چاہے مانگیئے اور یہ سمجھ کر مانگیئے کہ رب کریم کے آستانے پر پہنچ گیا ہوں
رب کریم خود تو اس سے بالاتر ہے کہ ہم اس کا دامن تھام سکیں ہماری نارسائی پر
ترس کھا کر اس نے یہ گھر ہمارے لئے بنادیا تاکہ اس کے دامن سے پیٹ کر اپنی
آرزوئیں پیش کرنے کی جو تمنا ہمارے دل میں ہے اسے ہم اس کے گھر کی۔
چو کھٹ سے پیٹ کر پورا کر لیں۔



تمام حجاج کرام اس متبرک پتھر کو بوسہ دینا اپنا فرض اولین خیال کرتے ہیں اگر یہ پتھر اپنی جگہ سے ہٹ جائے تو سوائے اہلبیت اطہار علیہم السلام کے کوئی دوسرا فرد اس کو اس مقام پر نہیں لگا سکتا۔ اس بات کے لئے تاریخ گواہ ہے۔ (وہی)

پنجتن تبرکات سینئر
نزد محفل شاہ خراسان سوجہ بازار کراچی
عزاداری سید الشہداء کے جملہ سامان ہم سے خریدیں

اعجاز بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم جب "بسم اللہ" نازل ہوئی تو تمام آسمان کا نیچے اور تھرا ہے۔ اور زمین لرزنے لگی۔ اور فرشتوں نے تسبیح میں زیادتی کی اور یہی بسم اللہ کے متعلق مولا علی علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ "بسم اللہ" کی "ب" کا نقطہ میں ہوں اسی لئے ہی بسم اللہ حضرت اسرافیل اور حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی پر، حضرت جبریل کے بازو پر، حضرت عزرائیل علیہ السلام کی ہتھیلی پر، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا پر، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان پر، حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی پر کندہ ہے۔ اور یہی بسم اللہ قرآن پاک کی ابتداء ہے۔

بسم اللہ شروع کلام اللہ کا ہے۔ اور ہر کام کی ابتداء بسم اللہ سے اگر شروع کی جائے تو بہت بہتر ہوتی ہے۔ کیونکہ اس نیک کام میں خالق و دو عالم کی مرضی شامل ہو جاتی ہے "بسم اللہ الرحمن الرحیم" قرآن کریم کی ایک مکمل آیت ہے جو اپنے اندر بے پناہ اعجاز اور کرامت رکھتی ہے۔ اس آیت میں خداوند کریم کی جمالی خصوصیات شامل ہیں جو باعث خیر و برکت ہے۔

۱۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم نزدیک تر ہے اسم اعظم سے جس کے متعلق یہ کہنا کہ قدرت نے دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے بالکل حقیقت ہے۔ اس آیت کے زیر دامن جو علوم و معانی اور اسرار پہنچا ہوا ہے انکی وسعت پر تبصرہ انسانی قدرت سے باہر ہے۔

۲۔ حضرت علی مرتضیٰ امیر المومنین امام المتقین علیہ السلام نے اپنی علم افروز بزم میں اس ہی آیت کریمہ کے لئے دعویٰ فرمایا کہ اگر میں چاہوں تو بسم اللہ

الرحمن الرحیم کی تفسیر میں ایک اونٹ کا بار سپردِ قلم کر دوں "بحوالہ مذکورہ خواص الامۃ
از سبط ابن جوزی صفحہ ۱۲۷

۳ علوم قرآن میں خاندان رسالت کے خدمات

علوم قرآن کے لئے آل محمد علیہ السلام نے جو بیکراں خدمات پیش کی ہیں
اُن کی اہمیت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ دیکھئے اس آیت کریمہ کی عظمت کا
تعارف۔ باب مدنیۃ العلم کس طرح بیان کر رہے ہیں۔ دوسری طرف اپنی
فروتنی اور انکاری کی ایک نئی مثال دی۔ چنانچہ شیخ سلیمان بنی نقشبندی اپنی
کتاب نیایع المودت صفحہ نمبر ۲۱۲ چھاپہ بمبئی میں رقمطراز ہیں کہ حضرت امام علی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں وہ نقطہ ہوں جو "بسم اللہ" کہتے دیا جا تا ہے
بسم اللہ ہر سورہ کا ہر باب اور لغیر اس کے الحمد مکمل نہیں ہے۔ ہر کار
میں کتاب کا ارشاد ہے کہ جب تم سورہ الحمد پڑھو تو بسم اللہ الرحمن الرحیم بھی پڑھو یہ
سورہ کی آیتوں میں سے ایک آیت ہے اس آیت کو نہ صرف بھی حاصل ہے کہ
قرآن شریف کے ہر سورہ کا جز بھی یہ آیت ہے۔ اہل سنت کے شیخ و امام محمد
شریفی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ ابن خزیمہ نے اپنی صحیح اسناد سے جناب امام
سلمہ کے روایت نقل کی ہے کہ پیغمبر خدا نے "بسم اللہ الرحمن الرحیم" کو ایک آیت
اور الحمد للہ رب العالمین سے ولا انصا لین "ایک چھ آیتیں شمار کی ہیں اور
یہ ہر ایک سورہ کی پہلی آیت ہے سوائے سورہ "برات" کے۔ اس لئے صحابہ کا
اجماع ہے کہ دست مبارک کے مصحف میں ہر سورہ کی لوح پر بسم اللہ
تحریر تھی۔ سوائے سورہ برات کے (بحوالہ تفسیر سراج منیر جلد اول صفحہ ۲۷ چھاپہ
کلکتہ۔

۴ مومن کے پہچان

۱ سوائے سورہ برات کے

نماز نیچگانہ میں باواز بلند بسم اللہ کی تلاوت شانِ ایمان ہے جس کے منظر ہرہ کا
ہر مرد اور ایمانی کو سکھ ہے۔ یہ سیرت حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب کی ہے
جس کو عوام نے طاقِ نیال پر رکھ دیا ہے۔

امام فخر الدین رازی نے منصفانہ انداز سے اپنی تفسیر میں اس پر توجہ
اس طرح دلائی ہے کہ حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہمیشہ بسم اللہ بآواز
بلند پڑھتے تھے جب بنو امیہ تخت و تاج کے مالک ہوئے تو انھوں نے حضرت
علی علیہ السلام کے اثرات محو کرنے کے لئے بسم اللہ بلند بلند پڑھنے کا حکم اتنا عی
صادر کر دیا۔ (تفسیر کبیر صفحہ ۱۱۱ اچھا یہ کلکتہ)

یہ۔ خباب امیر علیہ السلام اپنے دست مبارک سے رحمان الف کامل سے
تحریر فرماتے تھے (بحوالہ تحقیق باسم اللہ از مرزا محمد شاہ عالم نامی پریس لکھنؤ)
۶۔ امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام نے ابن عباس سے
تمام رات اس آیت مبارکہ صرف بار بسم اللہ کے تمام و کمال فضائل بیان کئے
بعد دامنِ شب تنگ ہو جانے کا شکوہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اگر گریبان
سحر پاک نہ ہو جاتا تو میں ابھی کچھ اور بیان کرتا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس آیت کے
فضائل اور موزوں نکات کوئی کیا بیان کر سکتا ہے جس کے شامل کئے بغیر
سوائے سورۃ برأت کے ہر سورہ ناممکن ہے۔

آیت کے دنیاوی فائدے اور برکات

۷۔ اس آیت کو مکہ کا فیض سب سے پہلے مسلمانوں کو یوں پہنچا کہ جب آیہ انذر
عشیرتہ الا حربین نازل ہوئی تو حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب
علیہ السلام فرماتے ہیں کہ سرکارِ رسالت نے مجھے حکم فرمایا کہ میں کچھ کھانے اور پینے کا

مبند و بست کردوں اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک عزیزوں کو جمع کروں۔ میں نے ارشاد رسول کی بموجب چالیس آدمیوں کو جو کہ اقربا کے رسول خدا سے جمع کیا ان میں جناب ابوطالب عبا بھی شامل تھے۔ جب میں ضیافت کے لئے کھانا لایا۔ حضرت رسول خدا نے کچھ گوشت اپنے ہاتھ میں لے کر حضور اسما بسم اللہ کہہ کر کھایا باقی طبق میں رکھ دیا۔ اور فرمایا بسم اللہ الرحمن الرحیم کہہ کر اس کھانے کو تناول فرمائیں۔ سب لوگ کھانا کھا کر سیر ہو گئے جناب امیر علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ قسم بخدا کہ علی کی جان اس کے قبضہ قدرت میں ہے کہ اس مقدار طعام کو جو میں لایا ایک ہی آدمی کھا لیتا اور دودھ پیالہ تو ایک آدمی کو بھی ناکافی تھا۔ مگر سب لوگ سیر و سیر ہو گئے۔ دما رتخ الانبیاء

جلد سوم صفحہ ۱۲۵

حضرت ثلی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بسم اللہ الرحمن الرحیم کو اچھی طرح پڑھا کرے گا اس کے نام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (بحوالہ کنز العمال

صفحہ ۲۲۰ حدیث ۱۲۰۵۶)

۹ سرور کائنات جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ معلم بچہ کو بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا تا ہے تو خداوند عالم خود بچہ کے لئے اور پڑھانے والے کے لئے جہنم کی آگ سے نجات کا پروانہ لکھ دیتا ہے۔

۱۰ علامہ زنجیزی تحریر فرماتے ہیں کہ سرکار رسالت مآب کا ارشاد ہے کہ جس دعا کے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا جائے وہ دعا رد نہیں ہوتی ہے۔ پھر ارشاد ہوا کہ قیامت کے دن امت مسلمہ کے لوگ بسم اللہ الرحمن الرحیم کی تلاوت کرتے ہوئے آئیں گے جس سے ترازو پر ان کی نیکیوں کا بوجھ بھاری ہو جائے گا یہ دیکھ کر دوسری امت کے لوگ کہیں گے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کا

ترانہ کا یہ کس قدر جھکا ہوا ہے۔ اس پر انبیاء جواب دیں گے کہ ان کی ہر بات کے شرف میں خدا کے ناموں میں سے تین نام اللہ۔ رحمان۔ رحیم ایسے ہو اگرتے تھے کہ اگر وہ ایک پلہ پر رکھے جائیں اور دوسرے پلہ پر دنیا کی کل برائیاں رکھی جائیں جب بھی ان ناموں کا ثواب بھاری ثابت ہوگا۔
(برہان جلد اول صفحہ ۲۷ بحوالہ زیعہ الا برار از رخشتری)

۱۱۔ یہ بسم اللہ کی ہی برکات تھیں کہ جس نے ملقبیس کو ملک صبا سے دعوت دی اور حضرت سلیمان علیہ السلام سے عقد ہوا۔ قرآن کریم میں اس مکتوب شریف کی حکایت موجود ہے جس کا سرنامہ بسم اللہ الرحمن الرحیم تھا۔
۱۲۔ ابوبکر سمرانی صدر السلام کے مشہور عارف نے ایک علم آفرین صحبت میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کے فضائل بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص ۲۲۵ مرتبہ بسم اللہ لکھ کر اپنے پاس رکھے خداوند عالم اس کو عظیم الشان ہیبت کا مالک قرار دے گا اور کسی بڑی طاقت کی سمیت نہ ہوگی جو اس کو ضرر پہنچا سکے۔ یہ ایک کامیاب عمل ہے جو بارہا تجربہ میں لایا گیا ہے۔

۱۳۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم میں کل انیس حرف ہیں جن کے اندر پورا قرآن سمویا ہوا ہے اس ہی طرح اسماء ربخین پاک یعنی محمد۔ علی۔ فاطمہ۔ حسن۔ حسین میں بھی کل حروف انیس ہیں۔ یہ قرآن ناطق ہیں۔

۱۴۔ امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کی تعریف اس طرح بیان کی جو کچھ تمام قرآن میں ہے وہ سورہ فاتحہ میں ہے اور جو سورہ فاتحہ میں ہے وہ بسم اللہ میں ہے وہ اس نقطہ میں ہے جو ب کے نیچے ہے اور میں وہی نقطہ ہوں جو اس "ب" کے نیچے ہے۔

بحوالہ خزینۃ الجواہر صفحہ ۵۵ از علامہ شاہوندی و کتاب مقامات انجات۔ از علامہ سید نعمت اللہ جزائری

۱۵ جو کوئی شخص بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے گا خداوند کریم اس کا نام نیک بندوں میں لکھا ہے اور وہ بندہ لغو و فحاشی سے دور رہے گا۔
 ۱۶ جو شخص بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے گا اللہ تعالیٰ اس کے گناہ صغیر بخش دے گا۔

۱۷ جب کوئی شخص بسم اللہ الرحمن الرحیم کہتا ہے تو شیطان اس طرح سے پکھلتا ہے جیسے آگ سے سیسہ پگھلتا ہے۔
 ۱۸ جو شخص بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہزار نیکیاں اور دس ہزار گناہ مٹاتا ہے۔ (حدیث رسول)
 ۱۹ بسم اللہ الرحمن الرحیم کی تابعداری ہے کہ خوف دور ہو جاتا ہے اور اطمینان حاصل ہوتا ہے۔

۲۰ حضرت جبریلؑ نے سرکار رسالت مآبؐ سے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتا ہے ڈر اور خوف اس سے دور ہو جاتا ہے۔
 ۲۱ حدیث رسولؐ میں منقول ہے کہ جو شخص بسم اللہ الرحمن الرحیم اچھی طرح پڑھتا ہے قیامت کے دن رحمت الہی سے قریب رہے گا اور نعمتوں سے نوازا جائیگا۔
 ۲۲ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر خداوند کریم نے میری امت کو عذاب دینا ہوتا تو کبھی بھی بسم اللہ الرحمن الرحیم کو نازل نہ کرتا۔

۲۳ حدیث رسولؐ میں منقول ہے کہ جو شخص عمر کے تمام حصہ میں ایک لاکھ دفعہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کی تلاوت کرتا ہے تو خداوند کریم اس کے جسم پر دوزخ حرام کر دیتا ہے۔
 ۲۴ حدیث میں منقول ہے کہ جو شخص گھر میں جانے وقت بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر داخل ہوگا تو اس کے گھر میں برکت ہوگی اور اگر ساتھ میں قل ہو اللہ احد بھی پڑھے تو یہ شخص جلد ہی غنی ہو جائے گا۔

۲۵ حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اہم غلط
زیادہ نزدیک ہے کہ سب قدر سیاہی آنکھ کی سفیدی سے نزدیک ہے۔

۲۶ سہروردی بارہ مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کی تلاوت کرے بعد ازاں دو
رکعت نماز بطور شکرانہ ادا کرے اور دعا کے لئے دست بلند کرے انشاء اللہ حیرت
انگیز طور پر رزق میں بہکت پائے گا۔ یہ عمل مسلسل بارہ دن تک کرنا چاہیے۔
۲۷ پیش میں درد ہو تو مقام در پر تین دفعہ ہاتھ پیرے اور بسم اللہ الرحمن
الرحیم پڑھتا رہے۔ انشاء اللہ شفا پائے گا۔

۲۸ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اس کلام مبارک کو سہروردی سات سو چھیاسی مرتبہ
پڑھے اور بعد ازاں سات سو چھیاسی دفعہ در پر پڑھے پھر طلب حاجت کرے گا
مراد پائے گا۔

۲۹ گھر سے نکلنے وقت اپنا حج مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر اپنے پیاروں
طرف کلمہ کی انگلی سے حصار کرے نکلے انشاء اللہ کسی سارنہ کا شکار نہ ہوگا۔
گھر پر کے سارنہ واپس آئے گا۔

۳۰ علی بن ربیعہ کہتا ہے کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب کو دیکھا
کہ گھوڑے پر سوار ہو رہے تھے جب پہلا قدم آپ کا سواری پر آیا تو ارشاد
فرمایا بسم اللہ الرحمن الرحیم اور جب سنبھل کر بیٹھ گئے تو فرمایا الحمد للہ
اور کہا رسول اللہ اسی طرح آپ گھوڑے پر سوار ہوتے تھے۔

۳۱ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ جب سواری پر بیٹھو
تو پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم کی تلاوت کرو۔ اس طرح کرنے سے حق تعالیٰ ایک
فرشتہ (روحانی طاقت) اس سواری سے اتارتے وقت تک ساتھ کرتا ہے تاکہ بسم اللہ
پڑھنے والا حفاظت سے منزل تک پہنچ جائے۔ اگر ہم احکام الہی کو یاد رکھیں اور ان پر
عمل کرتے رہیں تو اس دور افتاد میں جان بچاؤ نہیں رہے گا۔

علاج بحوالہ فیض فاطمہ۔ از سید آغا محمدی۔

سرکام کی ابتداء بسم اللہ سے بہتر ہوتی ہے۔ بسم اللہ کے نقوش بھی عجیب کرامات کے حامل ہیں جو کوئی شخص مندرجہ بالا نقوش کو کاغذ چاندی اور عقیق کی تختی پر لکھ کر رکھے اس کے علاوہ روزانہ ایک جلسہ میں بیٹھ کر مندرجہ بالا نقوش کو ۱۴ عدد عربی و ۱۴ عدد ہندی طریقے لکھ کر آٹے کی گولیاں بنائے اور بلاناغہ چالیس روز تک آب رواں میں جا کر ڈالے تو بلاشبہ بعد ختم میعاد لکھتے والا ان نقوش کا حامل ہو جائے گا۔ پھر جس معاملہ میں ان نقوش کو نوریعہ بنائے گا حسب خواہش انشاء اللہ ضرور کامیاب ہوگا۔ خاص کر مریض کے بارے میں روزانہ دونوں نقوش کو لکھ کر اور آب طاہر سے دھو کر مریض کو پلائیں انشاء اللہ بہت جلد شفا رہوگی۔

اور اگر کسی شخص کو کوئی ایسی بیماری لاحق ہو گئی ہو کہ مٹھ پیٹ سے کسی عنوان خون آتا ہو تو تین روز تک ان دونوں نقوش کو لکھ کر آب طاہر سے پالائے۔ انشاء اللہ شفا ہوگی۔ اور جو سفر میں یا لڑائی میں جائے تو ان دونوں نقوش کو تاریخ یوم و ساعت سعید میں لکھے اور اپنے بازو پر باندھے انشاء اللہ کامیاب ہو کر ساتھ فتح کے لوٹے گا۔

ان نقوش کو پہننے سے پہلے بائیں بسم اللہ جناب ایر علیہ السلام کی نیاز شیرینی پر ضرور دلا کر معصوم بچوں میں تقسیم کرنا امت بھولیئے۔



بسم اللہ کی مزید فہدات اگلے صفحات میں دیکھیے۔

نقش بسم اللہ

بسم	اللہ	الرحمن	الرحیم
الرحیم	الرحمن	اللہ	بسم
اللہ	بسم	الرحیم	الرحمن
الرحمن	الرحیم	بسم	اللہ

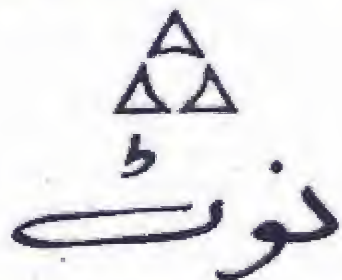
نوٹ:- اکثر عامل اس نقش میں رحمان کھڑے ایف کے ساتھ اور بعض رحمن اس طرح تحریر کرتے ہیں۔ دونوں طرح سے نقش کا لکھنا ٹھیک۔ یہ نام اللہ کا ہے۔ جو اہل قرآن میں ہے کہ یہ نقش حصولِ فتح حاجت روائی بگڑے کاموں کو بتانے اور تمام بلاؤں و آفتوں سے محفوظ رہنے کے لئے مفید و اکیسر ہے۔ یہ مجرب نقش مبارک شرف آفتاب میں لکھا جائے۔ معطر کر کے اپنے پاس رکھا جائے۔ ہمیشہ باظہارت رہیں۔ انشاء اللہ ہر کام میں کثادگی ہوگی۔

بسم اللہ کا ایک۔ اعجاز۔ ایک آزدہ عمل

ایک نشست میں باظہارت با وضو قبلہ رو بیٹھ کر اول اور آخر گیارہ مرتبہ محمد آل محمد علیہ السلام پر درود پڑھ کر ۱۲ ہزار مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کی تلاوت کرے پورے اعتقاد کے ساتھ اور توجہ کے ساتھ۔ انشاء اللہ ہر جائز حاجت پوری ہوگی۔ یہ عمل کچھ دنوں تک جاری رکھے۔

ہر نماز کے بعد ایک تسبیح بسم اللہ کی ضرور پڑھیے۔ جو باعثِ ثواب ہے۔

بحرین کے چند عیسائی مدینہ میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے
 آپ نے انکی طرف کوئی خاص توجہ نہیں فرمائی یہ عیسائی عثمان بن عفان
 اور عبدالرحمن بن عوف کے یاس چلے گئے جن سے ان کی پہلے سے شناسائی
 تھی۔ اور وہاں جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے توجہی کی شکایت کی
 یہ دونوں صاحبان ان عیسائیوں کو لے کر امیر المومنین حضرت علی ابن
 ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے جناب امیر علیہ السلام
 نے ان لوگوں کو دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مخاطب نہ ہونے کی
 وجہ بتائی کہ تم لوگ سونے کی انگشتی اور ریشمی کپڑے پہنے ہوئے تھے اگر تم
 ان کو اتار کر آؤ تو اللہ کے رسول تم لوگوں سے کلام کریں گے۔ یہ لوگ دوسرے
 دن سرکار رسالت مآب کی خدمت میں بغیر ان چیزوں کے حاضر ہوئے آنحضرت
 نے ان لوگوں سے گفتگو کی اور اسلام کی دعوت دی ان عیسائیوں نے دعوت
 اسلام قبول نہیں کی۔ اور مباہلہ کے لئے تیار ہوئے۔ اس کے بعد مباہلہ کا
 تاریخی واقعہ پیش آیا جس کا قرآن حکیم میں بھی ذکر ہے۔ یہ مباہلہ اللہ کے
 پاک رسولؐ نے اپنی پاک اولاد جنکو تاریخ اسلام میں اہل بیت رسولؐ کے
 نام سے موسوم کیا جاتا ہے (یعنی علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ) ان کے ساتھ
 مل کر فتح کیا اور اسلام کی حقانیت کو دنیا کے سامنے پیش کیا۔



عقیقہ کی نبی موعیٰ نبیہ پر نبیہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی ملاوت بہت مبارک
 اور افضل عمل ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تبیح فاطمہ کی فضیلت اور خصوصیات

اس کا روزمرہ زندگی پر اثر

اس دعا سے اچھی اگر کوئی اور دعا ہوتی تو اللہ کا رسول اپنی بیٹی کو ضرور تحییم کرتا۔ قبولیت دعا کے لئے خاک شنف پر اس کی تلاوت کرنا چاہیے۔ یہ ایک ایسا عظیم اور معتبر ذکر عمل اور دعا ہے جس کو سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر قسم کی چھوٹی بڑی دنیاوی پریشانیوں اور تکالیفوں سے نجات کے لئے اپنی لخت جگر خاتون جنت بی بی فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی موجودگی میں اس کی تعلیم فرمائی۔ سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزید ارشاد فرمایا اے میری پیاری بیٹی اگر تم یہ دعا برابر پڑھتی رہو گی تو تم ہر قسم کی پریشانیوں سے محفوظ رہو گی۔ اصول کافی میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی عبادت اور اس کی حمد کے لئے تبیح فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے بہتر اور افضل اور کوئی شے نہیں۔ اگر اس سے بہتر کوئی چیز ہوگی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضرور جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو اس تبیح کے بدلہ اس کی تعلیم فرماتے (کافی)

تبیح فاطمہ کے سلسلے میں مزید کچھ تحریر کرنے سے پہلے تبیح والی بی بی خاتون جنت سلام اللہ علیہا کے نام "فاطمہ" کی تشریح اور اس کے معانی کو سمجھانا ضروری ہے۔ تاکہ لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ جس کے نام نامی میں کتنی خیر اور برکت ہے تو اس پاک بی بی سے منسوب عمل کی کتنی فضیلت ہوگی اور رب عظیم کی بارگاہ میں کتنا مقبول عمل ہوگا۔

وجہ تسمیہ فاطمہؑ

سنی شیعہ کتب میں متعدد احادیث نقل ہوئی ہیں جس میں لفظ فاطمہؑ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ آپ کے نام کے متعلق حضرت پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے طاہرین علیہم السلام کے ارشادات گرامی یہ ہیں۔

فاطمہؑ کو اس لئے فاطمہؑ کہا گیا ہے کہ آپ اپنے دوستوں، محبت کرنے والوں اور اپنی ذریت کو دوزخ سے نجات دلاتے ہیں کی نیز اپنے ماننے والوں کی شفاعت فرمائیگی۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ خداوند عالم نے حضرت فاطمہؑ سلام اللہ علیہا کو اپنے نور عظمت سے خلق فرمایا ہے۔ وہ اپنی ذریت کے وجود کا ذریعہ، وسیلہ، پیر، پیشانی اور سرے دور رکھنے والی طالبائیں ہیں۔

ابو ایوب ردین ثمالی سے روایت ہے کہ حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے ایک مرتبہ نبی سعد کے کسی شخص سے کہا میں تجھے بی بی فاطمہؑ زہرا سلام اللہ علیہا کا حال سنانا ہوں کہ حکمی پتے پتے ان کے ہاتھوں میں گئے پڑ گئے تھے گھر میں جاؤ بکشی کے کپڑے میسے پڑ جاتے تھے۔ جو گھر میں آگ روشن کر دیتے ان کے کپڑے دھوئیں کی رنگت کے ہو جاتے تھے تو میں خطی بی بی خاتون باک سلام اللہ علیہا سے کہا کہ آپ اپنے پدر بزرگوار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں جا کر اس دنیاوی پریشانیوں کی بابت عرض کیجئے کہ وہ آپ کو کوئی خادمہ دے دیں تاکہ آپ کو ان تمام مشقتوں سے نجات مل جائے۔ میرے کہنے پر وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت عالی مرتبت میں حاضر ہوئیں۔ مگر یہاں دیکھا کہ سرکارِ آسمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ لوگوں سے مصروف گفتگو ہیں جبکہ وجہ سے آپ کچھ دیر قیام کرنے کے بعد گھر واپس تشریف لے آئیں۔

دوسرے دن خاتونِ جنت پھر سرکارِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت

میں حاضر ہوئیں کچھ دیر قیام کے بعد واپس تشریف لے گئیں

امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے دریافت کیا اے بت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا آپ سرکار رسالت مآب کی خدمت عالی میں گئیں تھیں۔
بی بی نے جواب دیا کہ گئی تھی لیکن بابا گھان سے اپنا مقصد انکی جلالت اور بزرگی کی وجہ سے بیان نہ کر سکی۔

دوسرے دن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خور خاتون جنت بی بی زہرا سلام اللہ علیہا کے گھر تشریف لائے اور دریافت کیا کہ تخت جگر میرے پاس کیوں تشریف لائی تھیں لیکن فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کچھ بھی نہ لوئیں لیکن امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے بعد درود و سلام کے ارشاد فرمایا۔ یا رسول اللہ بی بی زہرا سلام اللہ علیہا کے ہاتھوں میں مسلسل چکی پیسنے کی وجہ سے سخت قسم کے گٹے پڑنے میں گھر میں جا رہے کشتی کرتے کرتے اور چوہے میں کھانا پکانے کے لئے آگ جلانے جلانے دھولے کے کپڑے میلے ہو جاتے ہیں رکاندھے پر پانی کی مشک اٹھاتے اٹھاتے گھٹل بن گیا ہے اس لئے میں نے خاتون جنت سے کہا کہ آپ سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت عالی مرتبت میں جاؤ اور عرض کریں کہ اس رہنمائی کیلئے کو دور کرنے کے لئے مدد فرمائیے اور کسی خادم کا انتظام فرمادیں تو بہتر ہو گا۔ اس طرح بی بی زہرا سلام اللہ علیہا کو ان مشقتوں سے نجات مل جائے گی۔ اسی لئے بی بی زہرا سلام اللہ علیہا خدمت رسالت مآب میں حاضر ہوئی تھیں کہ آپ کے پاس جو اسیرائے ہوتے ہیں ان میں سے ایک کو کنیز کے طور پر حاصل کریں کتاب شہزادی میں مرقوم ہے یہ سننے کے بعد آنحضرت کچھ دیر تک خاموش ٹھہرے رہے اور آنکھیں آبدیدہ ہو گئیں پھر گویا ہونے لگیں میرا تخت جگر اس والا صفات کی عظمت و جلالت کی قسم جس نے مجھ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اسی وقت مسجد میں چار سو افراد ایسے دریا جن کے پاس نہ کھانے کے لئے کچھ ہے نہ پہننے کے لئے۔ اگر مجھ کو اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ

اس طرح تمہارے اجر و ثواب میں کمی آجائے گی تو میں تمہیں ایک کنیز ضرور دے دیتا اس کے علاوہ جو اسیر آئے ہیں ان کو فخر و خیر کر کے ان کی قیمت اہل صفہ کو دینا چاہتا ہوں۔ لیکن پیاری بیٹی پھر بھی تمہاری اس رنجش اور پریشانی دور کرنے کے لئے تم لوگوں کو ایسی دعا لے لیں کہ تمہاری رنجش دور کر دی جائے گی اس کے بعد اللہ کے اس نئے اور نئے جگر کو ایک نئے نئے تعلیم فرمائی جو بعد میں تسبیح فاطمہ کے نام سے منسوب ہو گئی (صحیح بخاری - صحیح مسلم)

اے بیٹی جب تم سونے کے لئے جا یا کرو تو تینیس مرتبہ الحمد للہ تینیس مرتبہ سبحان اللہ درجہ تینیس مرتبہ اللہ اکبر کہہ لیا کرو۔ اس طرح تمہاری تمام الجھنیں اور پریشانیاں دور ہو جائیں گی۔ آرام اور سکون سے نیند آئے گی امیر المؤمنین اور خاتون جنت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عرس کی بابا جہان میں اللہ اور اس کے رسول برحق کے حکم پر اپنی ہوں (عیون الاخبار الرضا)

امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے خاتون جنت سلام اللہ علیہا سے ارشاد فرمایا کہ ہم لوگوں نے سہ کار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی زیادتی تکلیف اور پریشانی دور ہونے کی خواہش کی تھی۔ لیکن اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا و آخرت دونوں جہاں کی پریشانی اور تکلیف سے نجات کا راستہ دکھا دیا۔

فارغین اکرام سے ایک اہم سوال۔ طلب کنیز اور تسبیح فاطمہ سلام اللہ علیہا کے درمیان کون سا ایسا ربط ہے۔ ظاہراً دونوں چیزیں الگ الگ مقام رکھتی ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ لوگ ان دعاؤں اور عملیات سے فائدہ اٹھائیں اس بنا پر کہ اس عظیم منہ تسبیح امیر المؤمنین کی موجودگی میں اپنی لخت جگر فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو تعظیم فرمائی تھی کیونکہ اللہ کے رسول کو علم تھا کہ ہمارے امینوں کو قدم قدم پر دنیاوی

نکالیں اور پریشانیاں ننگ کر دیں گی۔ اس وجہ سے آپ نے اس عمل کو اپنے
لحنت جگر کو تسلیم فرما کر ہم تک پہنچائی۔ اگر اس عمل سے کوئی اچھا عمل ہوتا تو
اس کی تعلیم فرماتے۔

ہر دنیاوی پریشانی کو دور کرنے کے لئے "تسبیح فاطمہ" کا ورد ضروری ہے مگر
سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ تسبیح فاطمہ کا پڑھنا کس طرح کنیر یا غلام کی کمی کو پورا کر سکتا
ہے یہ بات عام فہم ہے اول یہ کہ خداوند کریم کا ذکر خصوصاً جب اس بات اقدس کی
بجائے وقفہ پس کی جائے۔ اس کا شکر یہ ادا کیا جائے اس کی تسبیح کی جائے تو اس عمل سے
انسان کی قدرت و طاقت میں اضافہ ہو جاتا ہے اور خداوند کریم اس کی ہر مشکل میں
مدد فرماتا ہے اور جسمانی مشقت کے دوران تھکاوٹ محسوس نہیں ہوتی۔ اس وقت
ہر انسان کنیر و غلام کے بغیر اپنے ہر کام کو انجام دیتا ہے اور کسی دوسرے انسان کی مدد
کی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔ دوسرا یہ کہ اکثر اوقات گھریلو کاموں میں تھکاوٹ اس
وقت ہوتی ہے جب کام بے ترتیب پڑ جائیں۔ گھر کا انتظام درہم برہم ہو جائے۔ لیکن
جب خداوند کریم و رحم انسان کا حامی و مددگار ہو اور اس کے ہر کام کی انجام دہی میں
توفیق عطا فرمائے تو اس وقت اکثر کام خود بخود حل ہو جاتے ہیں اور انسان خود ہی
بڑی آسانی سے گھر کے تمام کام انجام دے دیتا ہے۔ یہ اس خالق کائنات کی
قدرت کاملہ کا کرشمہ ہے۔

ابوالکتاب انوار سرائیہ حسن البطلی صفحہ ۶۲ تا ۶۳ ناشر ولی العصر پبلیکیشنز
قاری رضاء المصطفیٰ اعظمی خطیب مومنین مسجد بولٹن مارکیٹ کراچی اپنی
تحریر کردہ کتاب مجموعہ وظائف ناشر مکتبہ رضویہ کراچی صفحہ نمبر ۱۰ پر رقم طراز
ہیں کہ دن بھر محنت کرنے اور طویل سفر کرنے پر کسبل مندی دور کرنے کے لئے تسبیح
فاطمہ سے بہتر کوئی وظیفہ نہیں ہے۔ تسبیح فاطمہ پڑھ کر سوئے جب صبح کو اٹھے گا

تو ایسا معلوم ہو گا کہ رات بھر کمیزوں نے ہاتھ پیر دبانے ہیں۔ وہ وہ بدن کے لئے اور گرنے سے بچنے کے لئے یہاں تک کہ اگر کسی عضو پر عیب ہو جانے کا اندیشہ ہو تو تسبیح فاطمہ کا درو کرے اور اگر کوئی عضو معطل ہو گیا ہے تو اس کا ورد جاری رکھے رفتہ رفتہ وہ عیب جاتا رہے گا۔ اور فضیلت کا یہ عالم کہ اس دن وہ تمام جہان میں کسی کا عمل اس کے برابر ملنے نہ کیا جائے گا۔

تسبیح فاطمہ کی فضیلت ائمہ اطہار علیہم السلام کی نظر میں۔

(۱) امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تم اپنے چھوٹے بچوں کو فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی تسبیح کا ورد بنے میں جیسا کہ ان کو نماز کا حکم دیتے ہیں۔ پس اس کو ترک نہ کرنا۔ کیونکہ جو اسے ہمیشہ پڑھتا رہے بد بخت اور شقی نہ ہو گا۔

(۲) روایت معتبرہ میں ہے کہ وہ ذکر کثیر کہ جس کا خداوند نے قرآن کریم میں حکم دیا ہے وہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی تسبیح ہے جو شخص نماز کے بعد ہمیشہ پڑھے اس نے خدا کو بہت زیادہ یاد کیا۔ اور آیت قرآنی "ذکر واللہ ذکر کثیر"

پر عمل کیا ہے (بحوالہ مفناح الجنان صفحہ ۳۸)

(۳) روایت معتبرہ میں ہے کہ جو شخص نماز کے بعد پہلو نہ بدے اور فوراً تسبیح فاطمہ کی تلاوت شروع کر دے اس کو ہزار رکعتوں کا ثواب ملتا ہے۔

(۴) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جو شخص تسبیح فاطمہ کے پڑھنے کے بعد استغفار کی تسبیح کی تلاوت کرے گا خداوند کریم اس کے تمام گناہ بخش دے گا۔

(۵) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص نماز کے بعد فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی تسبیح پڑھے گا اس میں پانچ سو حرکت کرنے سے پہلے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور اس پر بہشت واجب ہو جائے گی۔

(بحوالہ مقابیم الجنان صفحہ ۳۸) (۶۱) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ میرے نزدیک ہر نماز کے بعد فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی تسبیح کی تلاوت ہر دن ہزار رکعت نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ (۶۲) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ اللہ کی عبادت تسبیح فاطمہ سے بہتر نہیں کی گئی۔ اگر اس سے کوئی اور عبادت بہتر ہو تو رسول خدا ہی عبادت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو عنایت فرمائیے (۶۳) امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جو شخص نماز پچیسگانہ کے بعد تسبیح فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی تلاوت کے بعد ایک دفعہ لا الہ الا اللہ کی بھی تلاوت کرے تو خداوند کریم اس کو مختار بگا۔ اور اس کی مراد کو لوری کرے گا (۶۴) رات کو سونے سے پہلے تسبیح فاطمہ کو اس ترتیب سے پڑھنا چاہیے جس طرح پڑھنے کے ثواب ہی ثواب ہے۔ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ، الحمد للہ ۳۳ مرتبہ اور اللہ اکبر ۳۳ مرتبہ (۱۰۱) امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ خاک شفا سے بنی ہوئی تسبیح پڑھنا باعث ثواب ہے۔ اس تسبیح کو سروت پاس رکھنے سے مصیبت اور پریشانی سے نجات ملتی ہے۔

فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی تسبیح کی ساخت :

خاتون جنت سلام اللہ علیہا نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بنائے ہوئے عمل کو کرنے کے لئے آپ نے ادن کو گرہ لگا کر تسبیح بنائی تھی اور اس پر تلاوت فرماتی تھیں۔ لیکن جناب حمزہ بن عبد المطلبؓ کی شہادت کے بعد آپ ان کی قبر سے مٹی سے راتے بنا کر تسبیح کی شکل دے کر اس پر تلاوت کرتی تھیں۔ ائمہ معصومین علیہم السلام کا ارشاد ہے کہ شہید کربلا کی قبر کی خاک کی مٹی کی بنی ہوئی تسبیح پر ذکر الہی کرنا عمل کو چار چاند لگاتا ہے (۱۱) امام زمانہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ جس شخص کے ہاتھ میں خاک شفا کی تسبیح ہوگی اور ذکر کرنا بھول جائے تو پھر بھی اس کے لئے ٹکڑا جائیگا۔ (بحوالہ مفاح الجنان صفحہ ۴۴)

۱۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ ایک تسبیح کی تلاوت کے بعد ایک تسبیح استغفار کی تلاوت کرے تو پینس تسبیحوں کی تلاوت کا ثواب ملتا ہے۔ اگر کچھ نہ پڑھے تو تسبیح کے دانوں پر انگلیاں پھیرتا رہے تو ایک تسبیح کے عوض ۲۰ تسبیحوں کا ثواب ملے گا۔

(بحوالہ مفتاح الجنان صفحہ ۱۴)

۱۲۔ ایک روایت میں ہے کہ جب جنت کی عورتیں کسی فرشتہ کو زمین پر جاتے دیکھتی ہیں تو اس سے درخوارت کرتی ہیں کہ ان کے لئے سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کی تربت کی خاک کی تسبیح اور سجدہ گاہ ضرور لیتے آئے۔

۱۵۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت ہے کہ مومن کو اپنے پاس پانچ چیز رکھنا ضروری ہیں (۱) تسبیح (۲) جگے نماز (۳) سنگھی (۴) مسواک (۵) تحقیق کی انگلی۔

۱۶۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے جو شخص تربت سید الشہداء کی خاک کی بنی ہوئی تسبیح پر ایک مرتبہ تلاوت اللہ اکبر الحمد للہ اور سبحان اللہ کی کرتا ہے۔ خداوند کریم اس کے لئے چار سو حسنہ لکھتا ہے۔ چار سو گناہ مٹاتا ہے۔ چار سو حاجتیں پوری کرتا ہے۔

(اور اس کے چار سو درجات ملندے ہیں) (مفتاح)

(۱۷) گھر بھر پڑائیوں کو دور کرنے کے لئے مثلاً بیماری، نوکری، کاروبار میں ترقی، امتحان میں کامیابی، حاکم کے خوف سے بچات، دشمن کے شر سے بچات، درازی عمر، شادی وغیرہ کے لئے دو رکعت نماز حاجت پڑھنے کے بعد پانچ مرتبہ تسبیح فاطمہ کی تلاوت کرے، اول و آخر محمد و آل محمد علیہم السلام پڑھ کر دیکھ کر ایک تسبیح پڑھ کر دعا کرے انشاء اللہ بی بی زہرا سلام اللہ علیہا کے صدقے میں مراد جلدی پوری ہوگی۔ یہ عمل کچھ دنوں تک گھر کی عورتیں ماں بیٹی یا بیوی کریں۔ دنیاوی پریشانیوں سے بچات ہوگا۔ اس سے اچھا کوئی عمل نہیں ہے۔

۱۸۔ عورتوں کے لئے ہاتھوں کی انگلیوں پر زکوٰۃ کرنا افضل ہے۔

تاریخ اسلام کے قیمتی نایاب متبرک پتھر

ایرانی فرنگی سفارت جمہوری اسلامی ایران اسلام آباد نے ایک نایاب کتاب بنام میراث جاوہراں دو جلدیں ۱۹۹۲ء میں شائع کیں۔ ان کتابوں میں مسجد امام بارگاہ ادرتبرک مزارات جو پاکستان میں زمانہ قدیم سے موجود ہیں۔ انکی دیواروں پر جو متبرک پتھر کے کتبہ نصب ہیں ان کے نوٹوں اصلی حالت میں کتاب میں موجود ہیں۔

اس کتاب کی جلد اول میں حضرت داتا گنج بخش لاہور کی دیولیدہا میں دو متبرک قدیمی کتبہ متبرک پتھر میں نصب ہیں۔ ان پتھروں پر حونار کی زبان کے اشعار کتبہ ہیں وہ پیش خدمت ہیں۔ (ربانی خواجہ امیری)

شاء است حسین الشاما است حسین دین است حسین دین پناہ است حسین
سرور انداد دست دردست پرید حقا کہ بنائے لا الہ است حسین
مزید صفحہ ۵۰ پر لوح مزار پر کتبہ پر حجرہ کا آخری شعر
حسن بھری مرید مرتضیٰ ابود۔ علی راپر کال مصطفیٰ پور۔

کتابے

حضرت علیؑ کا ارشاد، شہد و ابھی، غذا بھی۔

گھر بیٹھے اس کتاب کے ذریعہ بیماریوں کا علاج خود کیجیے

چند کامیاب اور آزمودہ وظائف

۱۔ دنیا کے مظلوموں اور پریشان حال لوگوں کے عجائب خدا کے جلوہ بردار حضرت علی ابن ابی طالبؓ کو دراپنی مدد کے لئے پکار کر دیکھو تم کو ہر مصیبت اور پریشانی اور بلا میں آنکو مشکل کشا پاؤ گے۔ اور جب دعائیں مانگے گے تو سرکار رسالتؐ کی نبوت اور حضرت علیؓ علیہ السلام کی ولایت کو وسیلہ بناؤ کیونکہ دنیا میں یہی لوگ خدا کی طرف سے حاجت روائی کے لئے ہیں۔

برائے وسعت رزق :- ہر نماز کے بعد دس مرتبہ لا الہ الا اللہ املک الحق المبین ۱۰ پڑھے۔ رزق میں بہت برکت ہوگی۔
۳۔ نماز عشاء کے بعد ایک تسبیح الکریم الوہاب ذو الطول پڑھے۔ خداوند عالم اس دعا کے پڑھنے والے کو وہاں سے رزق عطا کرے گا جہاں سے اس شخص کو امید نہ ہو۔

دست غیب کا عمل :-

۳۔ کسی بھی نماز کے بعد ایک تسبیح "الوہاب" کی پڑھنے سے محتاجی دور ہوتی ہے۔
۴۔ بہتر (۲)، دن تک ہر روز محمد و آل محمد علیہ السلام پر ۱۱ مرتبہ درود پڑھنے کے بعد ۲ مرتبہ السباک کی تلاوت کرے انشاء اللہ رزق کی فراوانی میں غیب سے ترقی پائے گا۔

۵۔ علی البصیح کسی شخص سے گفتگو کرنے سے پہلے ایک ہزار مرتبہ "۱" کو لکھ کر اپنے پاس رکھے اور بعد ازاں ہر ایک ہزار مرتبہ "۱" درود کرے رزق میں کشادگی آئے گی۔

۶۔ دونوں وقت کھانا یا وضو کھانے سے رزق میں برکت ہوتی ہے۔

اور بادِ ضرورت کو سونے سے ساری رات عبادت میں شمار ہوتی ہے۔
 ۷۔ جو شخص سورہ والعدا یا کو امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام
 کے اسم مبارک کے اعداد (۱۱۰) کے مطابق یعنی ایک سو دس مرتبہ تلاوت کرے گا تو
 پڑھنے والے کو ایسی جگہ سے روزی ملے گی جس کا اس کو گمان بھی نہ ہو گا۔ یہ سورہ
 امیر المؤمنین کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

۸۔ دولتِ عظیم اور وسعتِ روزی کے لئے دس جمعے پے درپے ترکِ صوابت
 کر کے ۱۲ ہزار مرتبہ ایک جگہ میں "الغنی المغنی" کا ورد کر کے۔ خداوند
 کریم دنیا و عقبی میں پڑھنے والے کو غنی اور بے نیاز کر دے گا۔
 ۹۔ اول وقت ہر روز تین سو آٹھ (۳۰۸) مرتبہ "یا رزاق" کی تلاوت
 کرے تو انشاء اللہ روزی میں فراخی ہوگی۔

۱۰۔ نماز صبح سے پہلے اپنے مکان کے چاروں کونوں میں دس دس مرتبہ کہے
 "الرزاق" یہ عمل دابن ہاتھ کے کونے سے شروع کرے اور قبلہ کو چلے فقروفا
 اور بے سوسامانی سے خلاصی پائے گا۔

۱۱۔ ان چار اسموں کو ایک دن میں ہزار مرتبہ بغیر کسی سے بات چیت کئے پڑھے
 تو آسودگی اور تونگری اس کی طرف دوڑ کر آئے گی۔

"یا غنی یا قوی یا ملتی یا ولی"

۱۲۔ برائے ادا کے قسریں

ہر نماز کے بعد بکثرت استغفر اللہ ربی واتوب الیہ کی تلاوت
 کرے پریشانی جلد دور ہوگی۔

۱۳۔ ہر نماز کے بعد سجدہ میں جا کر محمد و آل محمد علیہ السلام پر درود پڑھنے کے بعد

بسم اللہ الرحمن الرحیم کہر چودہ مرتبہ "الوہا" کی تلاوت کرے یہ عمل کچھ دنوں تک جاری رکھے۔

۱۳۔ بعد نماز عشاء محمد و آل محمد علیہ السلام درود پڑھنے کے بعد دس تسبیح
بسم اللہ اللہم صل علی محمد و آل محمد کا در کرے
ان شاء اللہ جلد ہی قحط کی لعنت سے نجات پائے گا۔
رزق کی زیادتی کے لئے

۱۵۔ ۲ مرتبہ ۷ دن تک بعد نماز فجر الباسیط کا در کرے پہلے ۱۱
مرتبہ محمد و آل محمد علیہ السلام پر درود اول اور آخر ضرور پڑھے۔
۱۶۔ ہر نماز کے بعد ایک تسبیح لا الہ الا اللہ الحمد للہ الحق المبین رزق
میں وسعت پیدا ہوگی۔

۱۷۔ ہر نماز کے بعد اَلْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ کی ایک تسبیح ضرور تلاوت کرے۔ یہ اسم
اعظم ہے ہر کام کے لئے بہتر اور متبرک ہے۔ مومن کو اس کی تلاوت کثرت
سے کنز یا جائیے۔

۱۸۔ نماز فجر کے بعد تین سو آٹھ مرتبہ "یا رزاق" پڑھا کر روزی اور رزق
میں برکت ہوگی۔

عمل عظیم اسم تاثیر

۱۹۔

شیخ بہائی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جو کوئی ان اسموں کو ایک ہزار دو سو
مرتبہ ایک جگہ ایک جگہ میں بغیر اٹھے اور بلا پاؤں بدے بلا تکلم احد خلوت میں

پڑھے تو اسی روز بفضل الہی غنی ہو جائے بشرطیکہ شک نہ کرے اور مالوس نہ ہو۔ اور حرام اور مشتبہ روزی نہ رکھتا ہو اور جھوٹ نہ بولتا ہو اور پابند شریع ہو عمل کرنے سے پہلے اترتہ محمد و آل محمد پر درود پڑھے۔ پھر بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے کے بعد یا قوی یا غنی یا ولی یا ملئ یا وصی کی بارہ سو مرتبہ تلاوت کرے۔ یہ عمل بہت آزمودہ اور کامیاب ترین وظائف میں سے ہے خلوص، جائز حلال چیز کی خواہش ہونا چاہیے۔

بیماریوں کے دور کرپنی دعا

۲۰۔ جو شخص "یا شافی" کو کسی مریض پر ۳۵۱ مرتبہ پڑھ کر دم کرے انشاء اللہ مریض شفا پائے گا۔ یا مریض خود پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے امراضِ ظہری اور باطنی دور ہوں گے اور عجب نہیں کہ یہ شخص پھر بیمار نہ ہو۔ اس کے علاوہ کھانے اور پانی پر بھی مریض کو دم کر کے دیا جاسکتا ہے۔

۲۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ جو مریض صبح کی نماز کے سرور تیس (۳۰) مرتبہ ۴۴ (چالیس) دن تک مسلسل مندرجہ ذیل دعا کی تلاوت کرے گا حق تعالیٰ ننانوے قسم کی بلاؤں کو اس سے دفع کرے گا اور ابھی چالیس دن پور بھی نہیں ہونے پائیں گے کہ مریض صحت یاب ہو جائیگا "بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین ہ تبارک اللہ احسن الخالقین ط لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم الحمد للہ رب العالمین حسبنا اللہ ونعم الوکیل ط

۲۲۔ مریض کے سر ہانے ۱۰ سو مرتبہ "یا سلام" پڑھ کر اس پر دم کیا جائے

تو مریض شفا یا یگیا اور مرض کی شدت سے جلدی نجات پا جائے گا۔
 ۲۳۔ ہر روز اور دھ کے لئے السُّبْحُ کو کثرت سے پڑھے۔ کیونکہ یہ
 مرض کے دور کرتے کا اسعیم اعظم ہے جتنی زیادہ تلاوت کی جائے کم ہے
 ۲۴۔ مریض کے سر ہاتھ صبح اور شام ۱۱ مرتبہ یا شافی یا کافی یا علی
 مدد پڑھ کر دم کیجئے یا پانی پر دم کر کے پلائے انشاء اللہ جلدی مریض کو
 شفا ملے گی۔

لاعلاج مرض کا شرطیہ علاج

۲۵۔ ہر مرض کے لئے جس کے علاج سے مایوس ہو گیا ہو اور ہر حاجت
 کے لئے محمد و آل محمد علیہ السلام پر درود کی با وضو ہو کر کچھ دنوں تک ۱۱۴ (چودہ)
 تسبیح پڑھے اور پڑھنے کے بعد اس کا ثواب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام
 کی خدمت میں تذکرے پھر دعا مانگے۔ انشاء اللہ ضرور پوری ہوگی۔ یہ عمل بہت
 مجرب اور آزمودہ ہے۔

۲۶۔ ظالم کے شر سے بچنے کے لئے ہر روز ۲۱ مرتبہ الجَبَّارُ کی تلاوت کرو
 ظالموں کے شر سے محفوظ رہو گے۔

۲۷۔ دشمن کی تسخیر کا ایک عجیب سے عمل

یہ عمل علامہ سید ذکی اجتہادی عامل فیض روحانی نے برائے استفادہ
 خاص دعاء تحریر فرمایا ہے بہت آزمودہ ہے۔ یہ عمل آقائے صدرالعلماء علامہ
 سید غلام محمد صاحب قبلہ مجتہد اعظم جنوبی ہند و فاتح زنجبار (مرحوم) کا عطا کردہ
 ترکیب عمل ۱۲ رات ۱۲ اور ایک بجے کے درمیان شب میں با جہات ۱۱ مرتبہ

محمد و آل محمد علیہ السلام اول و آخر درود پڑھنے کے بعد ۱۰۰ ادا اس مرتبہ اسنی دے
کو پڑھے کچھ ہی دنوں کے بعد خاطر خواہ نتائج برآمد ہوں گے۔

ضربے کہ زدی بر کمر مرہ بن قیس

یا صاحبک اسرار

یک بار دیگر بر کمر دشمن من زن

یا حیدر کرار

دشمن کا تصور ذہن میں رکھنا ضروری ہے۔

۲۸۔ خوف دور کرنے کا کامیاب عمل

اگر کسی شخص کو کسی ظالم شخص کا خوف ہو اور وہ اس کے سامنے جاتے
سے ڈرتا ہو یا کسی حاکم کے سامنے جاتے سے گھبراتا ہو تو ایسے شخص کے لئے
کثرت "یا حلیم یا سرور یا منان" کا ورد کرے۔ اور بخوف
ہو کر ظالم یا حاکم کے پاس جائے۔ انشاء اللہ یہ دونوں ذیل ہوں گے
یہ کامیاب عمل ہے۔ ویسے بھی یہ اللہ کے نام ہیں جن کا ورد کرنا باعث خیر و
برکت ہے۔

دعا دفع بلیات و آفات

ایک کامیاب ترین عمل

مندرجہ ذیل دعا اپنے اندر بہت عظیم کرامات رکھتی ہے۔ اس کے ورد سے
ہر قسم کی آفت پریشانی نصیب دور ہو جاتی ہے۔ لاکھوں انسانوں کا آزمودہ

عمل ہے۔ اس دعا کی برکت کے متعلق لیڈی نصرت ہارون اپنی زندگی کے ایک عجیب واقعہ کو بیان کرتی ہیں جسکو آنے ریاست رضوی صاحب نے اوراق زریں کتاب میں شائع کیا ہے۔ اس کتاب کو بیگم دولت خانم ہدایت اللہ نے ۱۹۷۶ء میں شائع کیا۔ اس واقعہ کو کتاب کے حلقہ ۱، اور ۲ سے پیش خدمت ہے

دوبت ہوا جہاز بچ گیا

لندن سے کینیڈا جاتے ہوئے لیڈی ہارون کا جہاز ساحل کیوبیک کے برف کے طوفان میں پھنس گیا۔ تاوقتیکہ برف نہ پے جہاز کو راستہ ملنا شروع تھا (ICE-BERGS) برف کے ٹودے لگے ہوئے تھے۔ سب لوگ پریشان جہاز کا عملہ بھی متفکر تھا جہاز کو بچ سمندر میں شکر اندازہ کر دیا گیا۔ آج کل کے جدید آلات و طریقے موجود نہ تھے۔ لیڈی ہارون نے اس مصیبت سے نجات کے لئے پورے اعتقاد کے ساتھ دعائے دفع بلیات و آفات

”اَمِنْ يَجِدُ الْمَصْطَرَّ اِذَا ادْعَا وَ يَكْسِفُ السُّوْعَ“ کا ورد شروع کیا خدائے پاک کا کرم کہ ایک دوسرا مال بردار جہاز ادھکے گزر رہا اور وہ اس زور سے برف کے ٹودوں سے ٹکرا یا کہ برف کے ٹودوں سے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے اور اس جہاز کو بھی نقصان پہنچا۔ مگر ڈوبنے سے جہاز بچ گیا۔ اور لیڈی ہارون کے جہاز کو راستہ مل گیا۔ سب لوگ اس وظیفہ کی کرامات سے بہت متاثر ہوئے۔

ہا۔ سید عبداللہ ہارون ۱۹۳۲ء میں ٹاواہ اکانوک کا ٹرنس میں شرکت کے لئے گئے تھے اوٹاواہ کینیڈا کا دار الخلافہ ہے۔ (مراسلہ سید رضارضوی)

اس کے علاوہ ایک نشست میں ۱۲۰۰۰ ہزار مرتبہ اس اسم اعظم کا وظیفہ کیا جائے
ہر جائز خواہش پوری ہوتی ہے اور مصیبت آفت اور بلا سے نجات ملتی ہے بہت
کامیاب عمل ہے انقلاب اسلامی ایران کے قائد اور ہمارے رہبر آقای خمینی کا ہر دلعزیز
وظیفہ ہے۔ آپ بھی اس کو اپنائیے۔

عمل سورہ حمد برائے حب

اکیس دنہ فلفل کے ٹکڑے کو ہر دانہ پر ایک مرتبہ "سورہ فاتحہ" پڑھے
اور پھر ایک پوٹی (گٹھ) پیاز سفید کو درمیان سے خالی کر کے اس میں سارے
فلفل بھر کر اوپر سے پیاز کا منہ کسی چیز سے محکم بند کر دے پھر تین سو چوبانار
تیسری سے تراش کر اس پیاز میں چھو دے بعد اس کے آتش دان کے اندر
رکھے تاکہ اثر حرارت آتش اسکو بآہستگی پہنچتا رہے۔ ساتھ ہی اس کا بھی خیال
رکھے کہ پیاز جل کر سیاہ نہ ہو جائے۔ یا زَن اللہ تعالیٰ حرارتِ محبت محبوب
میں اثرِ عظیم پیدا کر دے گی۔ چاہیئے کہ ناپلوں کو اس عمل سے آگاہ نہ کرے۔

برائے نکاح

دریافت حال نکاح کہ فلاں عورت اور مرد کے مابین نکاح ہو گا یا نہیں۔
مناسبت کہ دونوں کے نام کے اعداد و بحساب الجذبہ جمع کر کے پانچ سے تقسیم کرے
اگر صفر، ایک، تین، باقی بچے تو ضرور نکاح ہو گا، اگر دو یا چار باقی بچے تو یہ کام
نہیں ہو گا۔ نسخہ لہذا بمقام کراچی مورخہ، ۱۱ اگست ۱۹۵۳ء روزِ دوشنبہ
ایک قلمی کتاب سے نقل کیا گیا۔

امام حسن عسکری علیہ السلام کی

اُوج شریف نسلج بھاو لیو میں آمد

رضا علی عابدی اپنی بی بی سنی شریات میں ارشاد فرماتے ہیں :-
 کہ "کتابوں کی تلاش اب سہی ایک ایسے خطے میں لے چلتی ہے جہاں
 عالم لوگوں کی نگاہ بھی نہیں جاتی۔

بھادلیپور کے بارے میں سناتے ہیں کہ ریاست کے زمانے
 میں اس کا نقشہ بالکل عراق جیسا تھا۔ وہاں عراق سے لاگ کھجور
 اگائی گئی تھی۔ یہاں تک کہ ریاست کا دارالخلافہ بغداد جدید کہلا جانے
 لگا۔ اس قدیم بغداد اور اس جدید بغداد میں یکسانیت صرف نقشہ
 اور کھجوروں کی نہیں تھی بلکہ ایک خاص دولت اور بھی تھی جس
 پر بغداد کو بھی ناز تھا اور اس بغداد (جدید بھاو لیو) کو بھی۔
 اسکے علاوہ علم کے جواہر پاروں کی دولت الگ تھی۔ ایسی ایسی
 کتابوں کی دولت جن کا دنیا میں صرف ایک نسخہ تھا اور وہ بھی
 اسی بھاو لیو والے بغداد کی سرزمین میں اوج شریف کا نام ہم

ے پہلے پہل مزاروں، گدیوں اور خانقاہوں کے باعث سنا
 تھا۔ پھر تاریخ میں بارہا اس کا ذکر آتا رہا کس طرح دارا شکوہ بھاگتا
 ہوا اوچ شریف پہنچا تھا اور کس طرح اورنگ زیب کی فوجیں اس کی
 بوسو نچھتی وہاں پہنچی تھیں۔ پھر کسی نے بتایا کہ شہر اوچ کو تاریخ میں
 فضیلت یوں بھی حاصل ہے کہ خاندان بنی ہاشم کے کتنے ہی افراد
 حجاز، عراق اور ایران چھوڑ کر اوچ ہندوستان شریف لائے اور
 اوچ شریف میں قیام فرمایا۔ کتابیں اس قسم کی سچی روایتوں سے
 بھری پڑی ہیں (بحوالہ کتب خانہ ۱۹۸۵ از رضا علی عابدی)

بی بی سی لندن

اوتج شریف کے علمی نوادر

اس کے علاوہ جناب مسعود حسن شہاب نے اپنے مضمون اوچ
 شریف کے علمی نوادر (بحوالہ رسالہ سہ ماہی الزہیر مجاویلو کتب ناد
 نمبر سن طباعت ۱۹۶۷ء صفحہ نمبر ۲۰۸ میں امام حسن عسکری علیہ السلام کی
 سندوستان اور مقام اوتج کے سلسلہ میں ارشاد فرماتے ہیں۔
 اوتج شریف کی تاریخی کتب ابوں میں "انبار الالاف" ایک
 چونکا دینے والی تاریخ ہے اس میں اہل بیت نبوت کے گیارہویں
 امام حضرت حسن عسکریؑ کے بارے میں یہ روایت درج کی گئی ہے کہ انھوں

نے بخارا سے ترک سکونت فرما کر ہندوستان کو اپنے قدم میمنت
لزوم سے نوانا اور اوج شریف کی سرزمین کو ان کا مسکن بننے کا
شرف حاصل ہوا۔

کلاہ گوشتہ دہقاں بہ آفتاب رسید۔

اس روایت کی صحت کے لئے تاریخی شواہد موجود نہیں ہیں تاہم
راقم الحروف کے ذہن میں عرصے سے یہ سوال موجود تھا کہ آخر اوج شریف
میں وہ کونسی خصوصیت تھی یا اس کی آب و ہوا میں وہ کیا تاثیر تھی جس نے سادات
کرام کے مقدس طائفہ کو ہر دور میں اس سرزمین کا رنج کرنے پر مجبور کیا اور چوتھی
صدی ہجری سے لے کر ساتویں بلکہ نویں صدی ہجری تک خانوادہ رسالت کے
عظیم الشان اور جلیل القدر افراد کا ناشابند ہار ہوا اور انھوں نے صحرا کے
اس پیسے تہوئے خطے کو اپنی سکونت کے لئے منتخب فرمایا۔ اسی تردد
مذکور بالا کی روشنی میں اس کی وجہ بڑی آسانی سے سمجھ میں آ سکتی ہے۔ اور
اوج شریف کی عظمت کو اس واقعہ سے اگر یہ صحیح ہے تو چار چاند لگ
جاتے ہیں۔

بر زمین کہ نشان کعبہ پائے تو بود

ساہا سجدہ کہ اہل نظر خواہد بود

(حوالہ: رسالہ التزییر بجاو پور کتب خانہ نمبر ۱۹۶۷ صفحہ ۲۱۳-۲۰۸-)

مخصوص چیزیں جن کو ہر ماہ کے چاند کو دیکھ کر دیکھنا چاہیئے

ماہ محرم	ماہ صفر	ماہ ربیع الاول
سورہ کہف (پارہ ۱۵) یا سبزوہ یا سونار یا چاندی	سورہ جمس (پارہ ۲۵) یا آئینہ یا پانی یا انگوٹھی	سورہ مجادلہ (پارہ ۲۸) یا آئینہ یا جاری پانی یا اچھی صورت
ماہ ربیع الثانی	ماہ جمادی الاول	ماہ جمادی الثانی
سورہ ملک (پارہ ۲۹) جواہر یا گھوڑا یا گوسفند	سورہ نزل (پارہ ۲۹) یا رکسیر یا دپیہ یا چاندی	سورہ مدثر (پارہ ۲۹) یا رک فرزند یا بوڑھا آدمی
ماہ رجب	ماہ شعبان	ماہ رمضان
سورہ یسین (پارہ ۲۲) یا پھول۔ مہیصلی یا قرآن مجید	سورہ جن (پارہ ۲۹) یا سبزوہ یا رنگین کپڑا یا رک پر سرنگار	سورہ محمد (پارہ ۲۶) یا تلوار یا ایل و عیال یا بوڑھا آدمی
ماہ شوال	ماہ ذیقعد	ماہ ذی الحجہ
سورہ فتح (پارہ ۲۶) یا مہیصلی یا پانی یا فیروزہ	سورہ ناز (پارہ ۴۷) خوبصورت چہرہ یا آئینہ یا جھل یا پاپ	سورہ حجر (پارہ ۱۳) اچھی صورت۔ آب روان

نوٹ

ہاتھ کی انگلی میں اگر یا قوت، درخشف، فیروزہ عقیقی، یا عید پنی کی انگشتری ہو تو، دعا مانگ کر ان نگینوں میں سے کسی بھی نگینہ کی انگشتری دیکھنا بہتر ہے۔

ذکر الہی

نصار شکرانہ : پہلی رکعت

سورہ الحمد کے بعد سورۃ الکا فرون، رکوع و سجود میں
تین بار الْحَمْدُ لِلّٰہِ شُکْرًا وَحَمْدًا ۱۵
ترجمہ : اللہ ہی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اسی کا شکر یہ
اور ثنا ہے۔

دوسری رکعت :- سورہ الحمد کے بعد سورہ توحید
رکوع و سجود میں ۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اِسْتِجَابَ دُعَائِیْ
وَ اَعْطَانِیْ مَسْئَلَتِیْ

ترجمہ : ہر قسم کی حمد اللہ کے لئے جس کے میری دعا
قبول فرمائی اور مشنیل کو حل کیا۔

دُعائے روزِ بلا

بدھ جمعرات اور جمعہ کو ۷۰ بار تنہائی میں حالت سجدہ
میں پڑھے، مصیبت دور ہونے اور مرا و پور کا ہونے کے لئے
یَا اللّٰہُ یَا مُحَمَّدُ یَا عَلِیُّ یَا فَاطِمَہُ یَا حَسَنُ یَا
حُسَیْنُ یَا صَاحِبُ الزَّمَانِ اَدْرِکْنِیْ وَلَا تُہْلِکْنِیْ

مشکل اور اضطراب

کی
حالت میں بار بار کہیے یَا لَطِیْفُ اَرْحَمُ اَنَا عَبْدُکَ
الضَّعِیْفُ ۱۵

رسول خدا نے فرمایا جو شخص روزانہ پانچ مرتبہ اس
استغفار کو پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف
فرماتا ہے،

أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
الْحَيُّ الْقَيُّومُ ذَا تَوْبٍ إِلَيْهِ

رُکے ہوئے کا پورا ہونے کیلئے

ایام زمانہ کی تعلیم کردہ دن میں ایک بار پڑھیں
اللَّهُمَّ بِنُورِكَ اهْتَدَيْتَ وَبِفَضْلِكَ
أَسْتَغِيثُ وَبِنِعْمَتِكَ

ترجمہ :- اے اللہ میں تیرے نور سے ہدایت یافتہ ہوئی
اور تیرے فضل سے فریادی ہوئی اور تیری نعمت کیساتھ
اَصْبَحْتُ وَامْسَيْتُ هَذِهِ ذُنُوبِي بَيْنَ
يَدَيْكَ اَسْتَغْفِرُكَ ترجمہ :-

صبح و شام کی میں نے یہ میرے گناہ تیرے سامنے
موجود ہیں۔

مِنْهَا ذَا تَوْبٍ إِلَيْكَ يَا رَبِّ ه
(ان کی تجھ سے مغفرت چاہتی ہوں اور تیرے حضور توبہ
کرتی ہوں اے میرے پروردگار)

حصار برائے حفاظت

(۱) تین بار اول و آخر درود تین بار آیت الکرسی تین بار
سورۃ الاخلاص (۲۲) چور بار سورۃ اخلاص سامنے دایں
بائیں پیچھے اور نیچے رخ تصور کر کے پڑھیں۔

منت ماننے کے افضل طریقے

- ۱۔ دو رکعت نماز حاجت پڑھ کر دعا کریں۔
- ۲۔ نماز استغاثہ برائے امام عصر پڑھیں گے
- ۳۔ لا الہ الا اللہ پڑھنے کی نیت کریں۔
- ۴۔ ۱۰۰ بار تسبیح درود کی پڑھنے کی نیت کریں اور ہر معصوم کے لئے دس تسبیح درود پڑھ کر یہ اور آخر میں نماز حاجت پڑھ کر دعا کریں
- ۵۔ دعائے صمدی قریش پڑھیں (ترجمہ)

خوشحالی و خوشنختی کے لئے

امام رضا۔ بعد نماز صبح تین بار پڑھے
 سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ
 اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ اَسْأَلُهُ مِنْ فَضْلِهِ
 (پاکیزہ ہے وہ ذات اور وہی لائق تعریف ہے میں اللہ سے توبہ کرتا ہوں اور سوال کرتا ہوں اس کے فضل کی۔)

پانی پینے کے آداب

پانی پیتے وقت ہمیں مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔

(۱) بسم اللہ پڑھ کر پانی تین سانس میں پیا جائے اس طرح کہ تھوڑا پانی پی کر منہ ہٹا کر الحمد للہ کہیں پھر پییں الحمد للہ کہیں پھر پییں۔

(۲) پانی دن میں کھڑے ہو کر اور رات کو بیٹھ کر پییں۔

(۳) پانی کا گلاس ہمیشہ سیدھے ہاتھ سے اٹھا کر پییں۔

(۴) پانی پیتے وقت اگر یہ کلمہ پڑھ لیا جائے تو ایک ہزار گناہ معاف ہیں۔ ایک ہزار نیکیاں ملتی ہیں اور ایک ہزار حاجتیں پوری ہوتی ہیں ایک ہزار درجے بلند ہوتے ہیں اور ایک ہزار درجے بہشت میں بلند ہوتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَى اللَّهِ عَلَى الْحُسَيْنِ وَاهْلِ بَيْتِهِ وَأَصْحَابِهِ
وَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى قَتَلَةِ الْحُسَيْنِ وَأَعْدَائِهِ۔

اللہ کا درود اور سلام امام حسینؑ پر آپ کے گھر والوں اور آپ
دوستوں پر اور امام حسینؑ کے قاتلوں اور آپ کے دشمنوں پر خدا
کی لعنت ہو۔

(اس دعا کو فرج پاکو لہ پر پلاٹک چڑھا کر لگا دیجئے :-)



10/109

19/8/10

BOOK LIBRARY

Shop No. 14

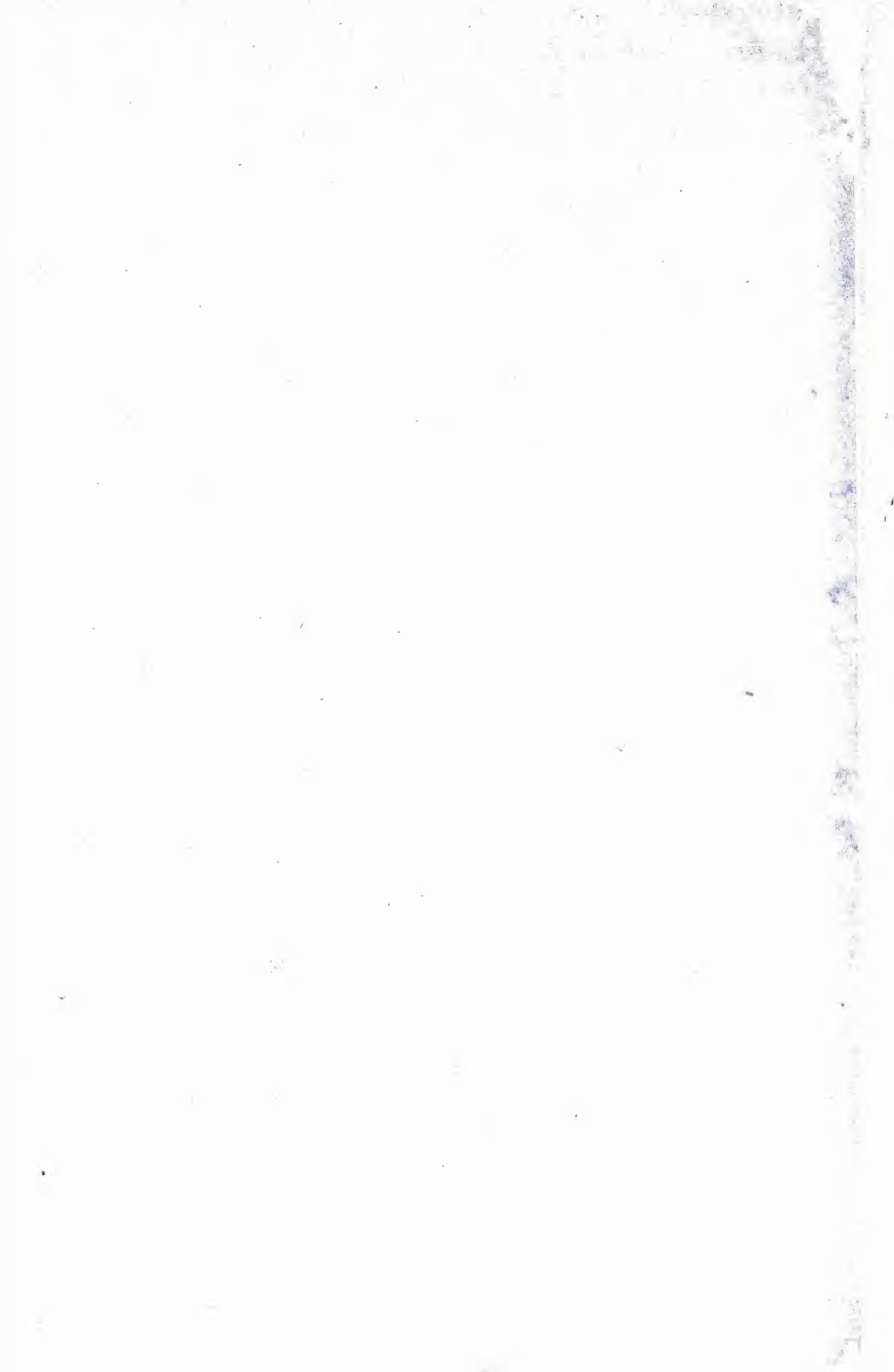
M.L. Heights

Soldior Bazar #2

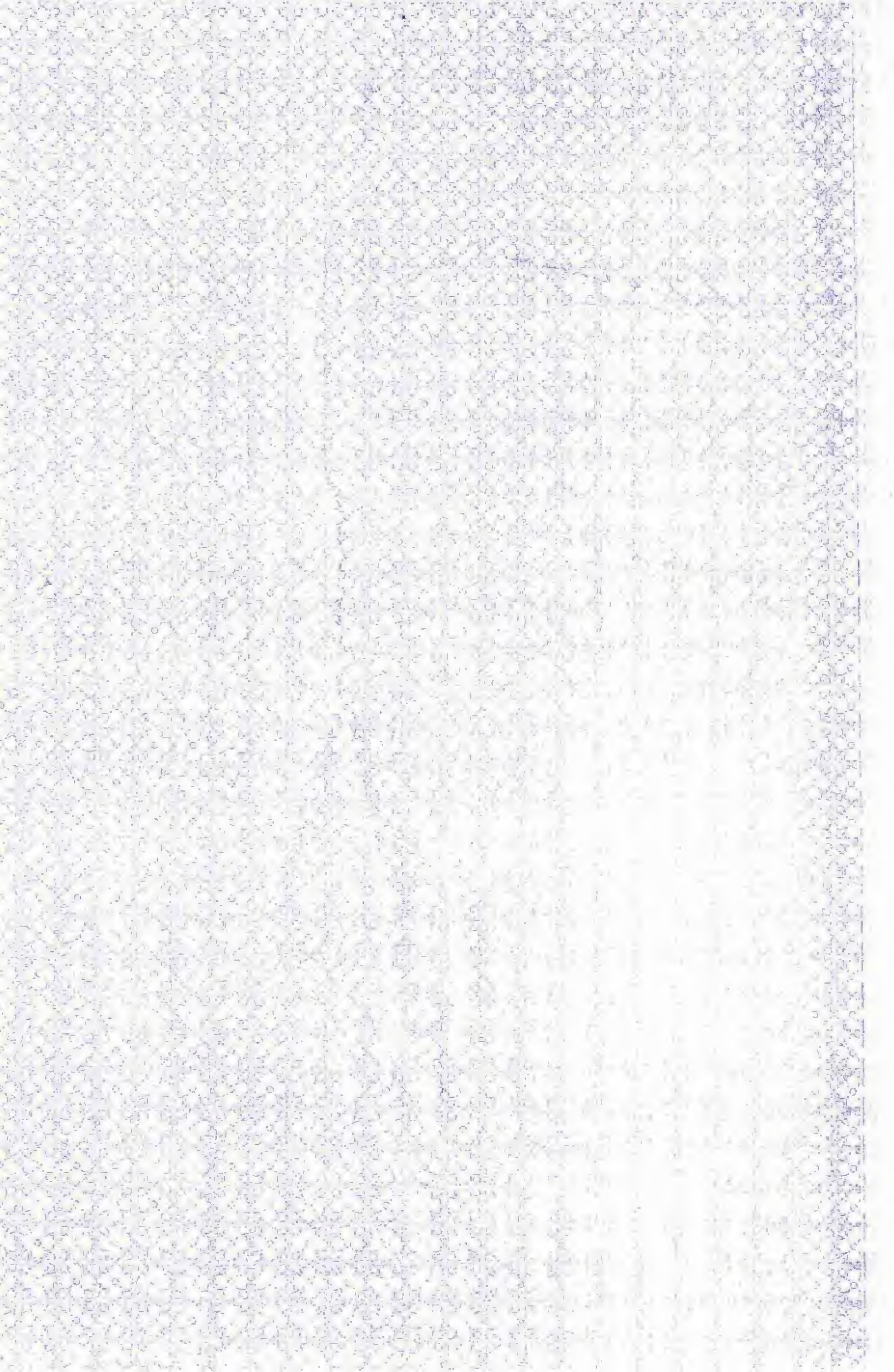
KARACHI

NAJAFI BOOK LIBRARY

PH. 7211795



A circular library stamp from the University of Toronto Libraries. The text "UNIVERSITY OF TORONTO" is curved along the top inner edge, and "LIBRARIES" is curved along the bottom inner edge. In the center, the date "1905" is printed. The stamp is faded and partially obscured by the texture of the paper.



محمد مصطفیٰ خان کی تصانیف

حسینؑ حسینؑ (اول دوم)

علیؑ علیؑ جلد اول و دوم

حضرت علیؑ میدان جنگ میں

بیعت علیؑ

اولیائے کرام آستانہ مولا علیؑ پر

حضرت علیؑ کے فیصلے

حضرت علیؑ کے معجزات

حضرت عباسؑ کے معجزات

حضرت امام حسینؑ کے معجزات

معجزات حضرت امام موسیٰ کاظمؑ

معجزات امام محمد تقیؑ

وارث فدک

شیعہ حفاظ قرآن

علامہ اقبال بارگاہِ پنجتن پاکؑ میں

تشکیل پاکستان میں شیعانِ علیؑ کا کردار

حصہ اول : دوم - سوم

شیعانِ علیؑ کی قربانیاں

تاریخ گج شہیداںؑ

تاریخ سر حسینؑ

تاریخ آل محمدؑ

ہنج البلاغہ کی روشنی میں زندگی کا منظر

مقالات سید العلماء علامہ سید علی نقی النقی

جلد اول، دوم، سوم

قذیل (مقالات پر و فیسر علی رضا شاہ نقوی

شہد دوا بھی ہے غذا بھی (ارشاد حضرت علیؑ)

آدابِ انگشتی قیمتی پتھر اور ارشادات علیؑ

بیاض تسکین زہراؑ اول تاہم

بیاض تسکین زینبؑ اول و دوم

ملنے کا پتہ

بالمقابل بڑا امام بارگاہ کھارادر

کراچی ۷۴۰۰۰ فون: ۷۳۳۱۵۷۷

رحمت اللہ بک ایجنسی